Globethics Repository

Al-Najabat fi Manaqib al-sahabah wa al-qarabah 1 (The confrontation on the virtues of the prophetic friendship and kinship 1)

This page was generated automatically upon download from the Globethics Repository. More information on Globethics see https://www.globethics.net. Data and content policy of Globethics Repository see https://repository.globethics.net/pages/policy.

Item Type	Book
Authors	al-Qodiri, Muhammad Thohir
Publisher	Minhajul Quran Press
Rights	With permission of the license/copyright holder
Download date	2026-07-10 19:02:12
Link to Item	http://hdl.handle.net/20.500.12424/184776

اَلنَّجَابَةُ

فِي

مَنَاقِبِ الصَّحَابَةِ وَالْقَرَابَةِ رضي الله عنهم

﴿صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اَہلِ بیتِ اَطہار رضی اللہ عنہم کے فضائل و مناقب﴾

www.MinhajBooks.com

مِنہاجُ القرآن پبلیکیشنز

365-ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 5168514، 042-111-140-140

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 042-7237695

www.Minhaj.org - sales@Minhaj.org

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

www.MinhajBooks.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مَولَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیبِکَ خَیرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

وَالآلِ وَالصَّحْبِ ثُمَّ التَّابِعِینَ فَهُمْ

أَهْلُ التُّقَی وَالنُّقَی وَالْحِلْمِ وَالْکَرَمِ

www.MinhajBooks.com منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

جملہ حقوق بحقِ تحریکِ منہاج القرآن محفوظ ہیں

نام کتاب	:	اَلنَّجَابَةُ فِي مَنَاقِبِ الصَّحَابَةِ وَالْقَرَابَةِ رضی اللہ عنہم
تالیف	:	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری
معاونینِ تخریج	:	فیض اللہ بغدادی، حافظ ظہیر اَحمد الاسنادی
زیرِ اِہتمام	:	فرید ملّت رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk
مطبع	:	منہاجُ القرآن پرنٹرز، لاہور
اِشاعتِ اَوّل	:	ستمبر 2008ء
تعداد	:	1,100
قیمت	:	-/400 روپے

www.MinhajBooks.com

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصانیف اور ریکارڈڈ خطبات و لیکچرز کی کیسٹس اور CDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے **تحریکِ منہاجُ القرآن** کے لیے وقف ہے۔

(ڈائریکٹر منہاجُ القرآن پبلی کیشنز)

fmri@research.com.pk

www.MinhajBooks.com منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

حکومتِ پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔ا) ۴-۱/ ۸۰ پی آئی وی، مؤرّخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومتِ بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۷-۴-۲۰ جنرل وایم ۴/ ۹۷۰-۳-۷، مؤرّخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومتِ شمال مغربی سرحدی صوبہ کی چٹھی نمبر ۲۴۴۱۱-۶۷ این۔ا/ اے ڈی (لائبریری)، مؤرّخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۶ء؛ اورحکومتِ آزاد ریاست جموں وکشمیر کی چٹھی نمبر س ت/ اِنتظامیہ ۶۳-۸۰۶۱/ ۹۲، مؤرّخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی تصنیف کردہ کتب تمام سکولز اور کالجز کی لائبریریوں کے لئے منظور شدہ ہیں۔

فہرس

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
١.	اَلْبَابُ الْأَوَّلُ:	
	مَنَاقِبُ صَحَابَةِ الرَّسُوْلِ رضی اللہ عنہم	٢٧
	﴿حضور ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مناقب﴾	
١.	فَصْلٌ فِي كَوْنِ قَرْنِ الصَّحَابَةِ رضی اللہ عنہم خَيْرَ الْقُرُوْنِ	٢٩
	﴿صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا زمانہ سب سے بہترین زمانہ ہونے کا بیان﴾	
٢.	فَصْلٌ فِي قَوْلِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ: طُوْبَى لِمَنْ رَآنِي	٣٦
	﴿حضور ﷺ کی زیارت کرنے والے مؤمنین کے لئے خوش خبری کا بیان﴾	
٣.	فَصْلٌ فِي أَنَّ الصَّحَابَةَ رضی اللہ عنہم أَمَنَةٌ لِأُمَّتِهِ ﷺ	٤٠
	﴿صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا آپ ﷺ کی امت کے لئے سببِ امان ہونے کا بیان﴾	
٤.	فَصْلٌ فِي أَمْرِ النَّبِيِّ ﷺ بِالْمُحَافَظَةِ عَلَى أَصْحَابِهِ	٤٤

www.MinhajBooks.com

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
	﴿حضور ﷺ کا اپنے صحابہ ﷺ کی محافظت کا حکم دینے کا بیان﴾	
٥.	فَصْلٌ فِي التَّوَسُّلِ بِأَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ لِلْفَتْحِ	٤٩
	﴿صحابہ کرام ﷺ کے توسّل سے حصولِ فتح کا بیان﴾	
٦.	فَصْلٌ فِي تَحْرِيْمِ سَبِّ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ	٥٣
	﴿صحابہ کرام ﷺ کو برا بھلا کہنے کی ممانعت﴾	
٧.	فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ أَصْحَابِهِ ﷺ	٦٠
	﴿صحابہ کرام ﷺ کے جامع مناقب کا بیان﴾	
٢.	اَلْبَابُ الثَّانِي:	
	مَنَاقِبُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ ﷺ	٦٧
	﴿حضرت ابو بکر صدیق ﷺ کے مناقب﴾	
١.	فَصْلٌ فِيْمَا يَتَعَلَّقُ بِاسْمِهِ وَنَسَبِهِ وَكَوْنِهِ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الرِّجَالِ وَأَوَّلَ مَنْ جَمَعَ الْقُرْآنَ	٦٩

www.MinhajBooks.com

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
	﴿سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے نام و نسب، مَردوں میں سب سے پہلے اسلام لانے اور سب سے پہلے مُدوِّن قرآن ہونے کا بیان﴾	
٢.	فَصْلٌ فِي مَنْزِلَتِهِ رضی اللہ عنہ عِنْدَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	٧٥
	﴿بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا مقام و مرتبہ﴾	
٣.	فَصْلٌ فِي أَنَّهُ كَانَ أَشَدَّ النَّاسِ حُبًّا لِلنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	٨١
	﴿صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیان﴾	
٤.	فَصْلٌ فِي أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اتَّخَذَهُ صَاحِبًا لَهُ وَرَفِيقًا وَنَائِبًا وَوَزِيْرًا	٩٢
	﴿حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو اپنا ساتھی، دوست، نائب، اور وزیر قرار دینے کا بیان﴾	
٥.	فَصْلٌ فِي مُصَاحَبَتِهِ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فِي الْغَارِ وَالْمَزَارِ	٩٧
	﴿حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رفیقِ غار و مزار ہونے کا بیان﴾	

www.MinhajBooks.com

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
٦.	فَصْلٌ فِي مَكَانَةِ أَبِي بَكْرٍ ؓ فِي الْآخِرَةِ ﴿روزِ آخرت حضرت صدیق اکبر ؓ کا مقام و مرتبہ﴾	١٠٠
٧.	فَصْلٌ فِي جَامِعِ صِفَاتِهِ وَمَنَاقِبِهِ ؓ ﴿حضرت صدیق اکبر ؓ کی جامع صفات اور مناقب کا بیان﴾	١٠٥
٣.	اَلْبَابُ الثَّالِثُ: مَنَاقِبُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ؓ ﴿حضرت عمر بن خطاب ؓ کے مناقب﴾	١١٥
١.	فَصْلٌ فِيمَا يَتَعَلَّقُ بِإِسْلَامِهِ ؓ ﴿حضرت عمر فاروق ؓ کے قبولِ اسلام کا بیان﴾	١١٧
٢.	فَصْلٌ فِي مَنْزِلَتِهِ ؓ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ ﴿بارگاہِ رسالت ﷺ میں حضرت عمر ؓ کا مقام و مرتبہ﴾	١٢١
٣.	فَصْلٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: لَوْ كَانَ نَبِيٌّ بَعْدِي لَكَانَ عُمَرُ	١٢٧

www.MinhajBooks.com

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
	﴿فرمان رسول ﷺ: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر ہوتا﴾	
٤.	فَصْلٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: إِنَّ الشَّيْطَانَ يَفِرُّ مِنْ ظِلِّ عُمَرَ ﴿فرمانِ رسول ﷺ: بے شک شیطان عمر کے سائے سے بھی بھاگتا ہے﴾	١٢٩
٥.	فَصْلٌ فِي تَبْشِيْرِ النَّبِيِّ ﷺ لَهُ بِالْجَنَّةِ ﴿حضور ﷺ کا حضرت عمر رضي الله عنه کو جنت کی بشارت دینا﴾	١٣٤
٦.	فَصْلٌ فِيْمَا وَرَدَ لَهُ مِنَ الْفَضْلِ مِنْ مُوَافَقَتِهِ رضي الله عنه لِلْوَحْيِ ﴿حضرت عمر رضي الله عنه کی رائے کے مطابق نزولِ وحی الٰہی کا بیان﴾	١٣٩
٧.	فَصْلٌ فِي جَامِعِ صِفَاتِهِ وَمَنَاقِبِهِ رضي الله عنه ﴿حضرت عمر رضي الله عنه کی جامع صفات اور مناقب کا بیان﴾	١٤٩

www.MinhajBooks.com

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
٤.	اَلْبَابُ الرَّابِعُ:	
	مَنَاقِبُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ	١٦٥
	﴿حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے مناقب﴾	
١.	فَصْلٌ فِي مَكَانَتِهِ رضی اللہ عنہ عِنْدَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	١٦٧
	﴿بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا مقام و مرتبہ﴾	
٢.	فَصْلٌ فِي اخْتِصَاصِهِ رضی اللہ عنہ بِأَنَّهُ أَشَدُّ الْأُمَّةِ حَيَاءً	١٧١
	﴿حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا امت میں سب سے زیادہ حیادار ہونے کا بیان﴾	
٣.	فَصْلٌ فِي تَبْشِيْرِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لَهُ بِمُرَافَقَتِهِ فِي الْجَنَّةِ	١٧٣
	﴿حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے جنت میں رفاقتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشارت﴾	
٤.	فَصْلٌ فِي اخْتِصَاصِ كَوْنِهِ رضی اللہ عنہ ذَا النُّوْرَيْنِ	١٧٧
	﴿حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے ذوالنّورین کے لقبِ خاص کا بیان﴾	

www.MinhajBooks.com

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
٥.	فَصْلٌ فِي اخْتِصَاصِهِ رضی الله عنه بِإِقَامَةِ يَدِ النَّبِيِّ صلی الله علیه وآله وسلم مَقَامَ يَدِهِ فِي بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ ﴿حضور صلی الله علیه وآله وسلم کا بیعت رضوان میں اپنے دستِ مبارک کو دستِ عثمان قرار دینے کا بیان﴾	١٨٣
٦.	فَصْلٌ فِي إِعْلَامِ النَّبِيِّ صلی الله علیه وآله وسلم إِيَّاهُ بِاسْتِشْهَادِهِ ﴿حضور صلی الله علیه وآله وسلم کا حضرت عثمان رضی الله عنه کو ان کی شہادت کی خبر دینا﴾	١٨٩
٧.	فَصْلٌ فِي جَامِعِ صِفَاتِهِ وَمَنَاقِبِهِ رضی الله عنه ﴿حضرت عثمان رضی الله عنه کی جامع صفات اور مناقب کا بیان﴾	١٩٥
٥.	اَلْبَابُ الْخَامِسُ: مَنَاقِبُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كرّم الله وجهه ﴿حضرت علی بن ابی طالب رضی الله عنه کے مناقب﴾	٢٠٥
١.	فَصْلٌ فِي كَوْنِهِ رضی الله عنه أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ وَصَلَّى ﴿حضرت علی رضی الله عنه کی قبولِ اسلام اور نماز پڑھنے میں اوّلیت کا بیان﴾	٢٠٧

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
٢.	فَصْلٌ فِي مَكَانَتِهِ رضي الله عنه عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ ﴿بارگاہِ رسالت ﷺ میں حضرت علی رضي الله عنه کا مقام ومرتبہ﴾	٢١٢
٣.	فَصْلٌ فِي كَوْنِهِ رضي الله عنه مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ ﴿حضرت علی رضي الله عنه کا اہلِ بیتِ رسول ﷺ میں سے ہونے کا بیان﴾	٢٢٧
٤.	فَصْلٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ ﴿فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے﴾	٢٣٣
٥.	فَصْلٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: مَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَبْغَضَ عَلِيًّا رضي الله عنه فَقَدْ أَبْغَضَنِي ﴿حبِّ علی رضي الله عنه حبِّ مصطفیٰ ﷺ اور بُغضِ علی رضي الله عنه بُغضِ مصطفیٰ ﷺ ہونے کا بیان﴾	٢٤٩
٦.	فَصْلٌ فِي مَكَانَتِهِ رضي الله عنه الْعِلْمِيَّةِ ﴿حضرت علی رضي الله عنه کے علمی مقام ومرتبہ کا بیان﴾	٢٥٥
٧.	فَصْلٌ فِي جَامِعِ صِفَاتِهِ وَمَنَاقِبِهِ رضي الله عنه	٢٥٨

www.MinhajBooks.com

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
	﴿حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جامع صفات اور مناقب کا بیان﴾	
٦.	اَلْبَابُ السَّادِسُ:	
	جَامِعُ مَنَاقِبِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ رضی اللہ عنہم	٢٧٣
	﴿خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے جامع مناقب﴾	
١.	فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ رضی اللہ عنہم	٢٧٥
	﴿خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے جامع مناقب کا بیان﴾	
٧.	اَلْبَابُ السَّابِعُ:	
	مَنَاقِبُ الْمُهَاجِرِيْنَ رضی اللہ عنہم	٣٠٥
	﴿مہاجرین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مناقب﴾	
١.	فَصْلٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَءًا مِنَ الْأَنْصَارِ	٣٠٧
	﴿فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا﴾	

www.MinhajBooks.com

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
٢.	فَصْلٌ فِي دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ لِلْمُهَاجِرِيْنَ رضي الله عنهم ﴿حضور ﷺ کا مہاجرین کے لئے دعا فرمانے کا بیان﴾	٣١٠
٣.	فَصْلٌ فِيْمَا جَاءَ فِي فَضْلِهِمْ رضي الله عنهم ﴿فضیلتِ مہاجرین رضي الله عنهم کا بیان﴾	٣١٥
٤.	فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِهِمْ رضي الله عنهم ﴿مہاجرین صحابہ کرام رضي الله عنهم کے جامع مناقب کا بیان﴾	٣٢٠
٨.	اَلْبَابُ الثَّامِنُ: مَنَاقِبُ الْأَنْصَارِ رضي الله عنهم ﴿انصار صحابہ کرام رضي الله عنهم کے مناقب کا بیان﴾	٣٢٧
١.	فَصْلٌ فِي حُبِّ الْأَنْصَارِ رضي الله عنهم مِنَ الْإِيْمَانِ ﴿انصار رضي الله عنهم کی محبت علامت ایمان ہے﴾	٣٢٩
٢.	فَصْلٌ فِي نُصْرَةِ الْأَنْصَارِ لِلنَّبِيِّ ﷺ ﴿انصار رضي الله عنهم کا حضور ﷺ کی مدد و نصرت کرنے کا بیان﴾	٣٣٤

www.MinhajBooks.com

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
٣.	فَصْلٌ فِي دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ لِلْأَنْصَارِ وَلِأَبْنَائِهِمْ وَنِسَائِهِمْ ﴿حضور ﷺ کا انصار اور ان کی اولاد و ازواج کے لئے دعا فرمانے کا بیان﴾	٣٦١
٤.	فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ الْأَنْصَارِ ﷺ ﴿انصار صحابہ ﷺ کے جامع مناقب کا بیان﴾	٣٦٤
٩.	اَلْبَابُ التَّاسِعُ:	
	مَنَاقِبُ أَهْلِ بَدْرٍ وَالْحُدَيْبِيَةِ ﷺ ﴿اہلِ بدر اور اہلِ حدیبیہ صحابہ ﷺ کے مناقب﴾	٣٧١
١.	فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ أَهْلِ بَدْرٍ وَالْحُدَيْبِيَةِ ﷺ ﴿اہلِ بدر اور اہلِ حدیبیہ صحابہ ﷺ کے جامع مناقب کا بیان﴾	٣٧٣

www.MinhajBooks.com

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
١٠.	اَلْبَابُ الْعَاشِرُ:	
	مَنَاقِبُ الْعَشَرَةِ الْمُبَشَّرَةِ رضي الله عنهم	٣٨٥
	﴿عشرہ مبشرہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے مناقب﴾	
١.	فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ الْعَشَرَةِ الْمُبَشَّرَةِ رضي الله عنهم	٣٨٧
	﴿عشرہ مبشرہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے جامع مناقب کا بیان﴾	
١١.	اَلْبَابُ الْحَادِي عَشَرَ:	
	مَنَاقِبُ الصَّحَابِيَاتِ رضي الله عنهن	٤٠٧
	﴿صحابیات رضی اللہ عنہن کے مناقب﴾	
١.	فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ الصَّحَابِيَاتِ رضي الله عنهن	٤٠٩
	﴿صحابیات رضی اللہ عنہن کے جامع مناقب کا بیان﴾	

www.MinhajBooks.com

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
١٢.	**اَلْبَابُ الثَّانِي عَشَرَ:**	
	مَنَاقِبُ أَهْلِ الْبَيْتِ وَقَرَابَةِ الرَّسُوْلِ عليهم السلام ﴿حضور ﷺ کے اہلِ بیت اور قرابت داروں علیہم السلام کے مناقب﴾	٤٢٣
١.	فَصْلٌ فِي وَصِيَّةِ النَّبِيِّ ﷺ بِأَهْلِ بَيْتِهِ عليهم السلام ﴿حضور ﷺ کی اپنے اہل بیت کے بارے میں وصیت کا بیان﴾	٤٢٥
٢.	فَصْلٌ فِي حَثِّ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى حُبِّهِمْ عليهم السلام ﴿حضور ﷺ کا لوگوں کو اپنے اہلِ بیت سے محبت کی ترغیب دینے کا بیان﴾	٤٣١
٣.	فَصْلٌ فِي مَشْرُوْعِيَّةِ الصَّلَاةِ عَلَيْهِمْ تَبْعًا لِلنَّبِيِّ ﷺ ﴿حضور ﷺ کی اِتباع میں آپ ﷺ کے اہلِ بیت پر درود بھیجنے کا بیان﴾	٤٤٢

www.MinhajBooks.com

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
٤.	فَصْلٌ فِي بِشَارَةِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم لَهُمْ بِالْجَنَّةِ وَجَزَائِهِ صلى الله عليه وآله وسلم لِمَنْ أَحْسَنَ إِلَيْهِم ﴿حضور صلى الله عليه وآله وسلم کا اپنے اہلِ بیت کو جنت کی بشارت دینے اور ان سے نیکی کرنے والوں کو جزاء دینے کا بیان﴾	٤٤٧
٥.	فَصْلٌ فِي أَنَّهُمْ أَمَانٌ وَنَجَاةٌ لِأُمَّتِهِ صلى الله عليه وآله وسلم ﴿اہلِ بیتِ اطہار علیہم السلام کا آپ صلى الله عليه وآله وسلم کی امت کے لئے باعثِ امان اور نجات ہونے کا بیان﴾	٤٤٩
٦.	فَصْلٌ فِي تَحْذِيرِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم مِنْ بُغْضِهِمْ وَعَدَاوَتِهِمْ ﴿حضور صلى الله عليه وآله وسلم کا اپنے اہلِ بیت سے بغض و عداوت رکھنے سے ڈرانے کا بیان﴾	٤٥٤
٧.	فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ أَهْلِ الْبَيْتِ وَالْقَرَابَةِ علیہم السلام ﴿اہلِ بیتِ اَطہار علیہم السلام اور کے جامع مناقب﴾	٤٦٠

www.MinhajBooks.com

الرقم	الأبواب و الفصول	الصفحة
۱۳.	اَلْبَابُ الثَّالِثُ عَشَرَ:	
	مَنَاقِبُ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ رضي الله عنهن	۴۷۳
	﴿اُمّہات المؤمنین رضی اللہ عنہن کے مناقب﴾	
۱.	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ خَدِيْجَةَ بِنْتِ خُوَيْلَدٍ رضي الله عنها	۴۷۵
	﴿اُمّ المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے مناقب﴾	
۲.	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنهما	۴۹۰
	﴿اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے مناقب﴾	
۳.	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ رضي الله عنهما	۵۱۰
	﴿اُمّ المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے مناقب﴾	
۴.	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها	۵۱۳
	﴿اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے مناقب﴾	

www.MinhajBooks.com

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
٥.	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ أُمِّ حَبِيْبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ رضي الله عنهما ﴿اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کے مناقب﴾	٥١٦
٦.	فَصْلٌ فِي مُنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ سَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ رضي الله عنها ﴿اُمّ المؤمنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے مناقب﴾	٥١٩
٧.	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رضي الله عنها ﴿اُمّ المؤمنین حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے مناقب﴾	٥٢١
٨.	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رضي الله عنها ﴿اُمّ المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے مناقب﴾	٥٢٥
٩.	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رضي الله عنها ﴿اُمّ المؤمنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کے مناقب﴾	٥٢٦

www.MinhajBooks.com

الرقم	الأبواب و الفصول	الصفحة
۱۰.	فَصْلٌ فِي مَنَاقِبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيِّ بْنِ أَخْطَبَ رضي الله عنها ﴿اُمّ المؤمنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے مناقب﴾	۵۲۸
۱٤.	اَلْبَابُ الرَّابِعَ عَشَرَ: مَنَاقِبُ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ سلام الله عليها ﴿سیدۂ کائنات فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کے مناقب﴾	۵۳۱
۱.	فَصْلٌ فِي كَوْنِ آلِ فَاطِمَةَ سلام الله عليها مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ وَأَهْلِ كِسَاءٍ ﴿سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھرانے کا اہلِ بیت اور اہلِ کساء ہونے کا بیان﴾	۵۳۳
۲.	فَصْلٌ فِي كَوْنِهَا سلام الله عليها بَضْعَةً مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ﴿سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کا لختِ جگرِ مصطفیٰ ﷺ ہونے کا بیان﴾	۵۳۷

www.MinhajBooks.com

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
٣.	فَصْلٌ فِي مَكَانَتِهَا سلام الله عليها عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ ﴿ بارگاہِ رسالت ﷺ میں سیدہ فاطمہ سلام الله علیہا کا مقام ومرتبہ ﴾	٥٤٣
٤.	فَصْلٌ فِي كَوْنِهَا سلام الله عليها سَيِّدَةَ نَسَاءِ الْعَالَمِيْنَ ﴿ سیدہ فاطمہ سلام الله علیہا کا سارے جہانوں کی عورتوں کی سردار ہونے کا بیان ﴾	٥٥٠
٥.	فَصْلٌ فِيْمَا يَتَعَلَّقُ بِزَوَاجِهَا سلام الله عليها ﴿ سیدہ فاطمہ سلام الله علیہا کی شادی سے متعلقہ اُمور کا بیان ﴾	٥٥٥
٦.	فَصْلٌ فِي مَكَانَتِهَا سلام الله عليها يَوْمَ الْقِيَامَةِ ﴿ روزِ قیامت سیدہ فاطمہ سلام الله علیہا کا مقام ومرتبہ ﴾	٥٦٠
٧.	فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ فَاطِمَةَ سلام الله عليها ﴿ سیدہ فاطمہ سلام الله علیہا کے جامع مناقب کا بیان ﴾	٥٦٥

www.MinhajBooks.com

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
١٥.	اَلْبَابُ الْخَامِسُ عَشَرَ:	
	مَنَاقِبُ الْحَسَنَيْنِ عليهما السلام ﴿حسنین کریمین علیہما السلام کے مناقب﴾	٥٧٧
١.	فَصْلٌ فِي تَسْمِيَةِ النَّبِيِّ ﷺ إِيَّاهُمَا وَأَذَانِهِ فِي أُذُنِهِمَا وَعَقِيْقَتِهِ عَنْهُمَا عليهما السلام ﴿حضور ﷺ کا حسنین کریمین علیہما السلام کا نام رکھنے، ان کے کانوں میں اذان دینے اور ان کی طرف سے عقیقہ کرنے کا بیان﴾	٥٧٩
٢.	فَصْلٌ فِي أَنَّهُمَا عليهما السلام مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ وَخَيْرُ النَّاسِ نَسَبًا ﴿حسنین کریمین علیہما السلام کا اہل بیت میں سے ہونے اور نسب کے اعتبار سے تمام لوگوں سے بہتر ہونے کا بیان﴾	٥٨٤

www.MinhajBooks.com

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
٣.	فَصْلٌ فِي كَوْنِ حُبِّهِمَا حُبَّ النَّبِيِّ وَبُغْضِهِمَا بُغْضَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم ﴿حسنین کریمین علیہما السلام سے محبت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت اور ان سے بغض حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بغض ہونے کا بیان﴾	٥٩٣
٤.	فَصْلٌ فِي مَكَانَتِهِمَا علیہما السلام عِنْدَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم ﴿بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حسنین کریمین علیہما السلام کا مقام و مرتبہ﴾	٥٩٦
٥.	فَصْلٌ فِيمَنْ أَحَبَّهُمَا أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ أَبْغَضَهُمَا أَدْخَلَهُ اللهُ النَّارَ ﴿اللہ تعالیٰ کا حسنین کریمین سے محبت رکھنے والوں کو جنت اور ان سے بغض رکھنے والوں کو دوزخ میں داخل کرنے کا بیان﴾	٦٠٦
٦.	فَصْلٌ فِي مَكَانَتِهِمَا علیہما السلام فِي الْجَنَّةِ ﴿حسنین کریمین علیہما السلام کا جنت میں مقام و مرتبہ﴾	٦٠٩
٧.	فَصْلٌ فِي جَامِعِ صِفَاتِهِمَا وَمَنَاقِبِهِمَا علیہما السلام ﴿حسنین کریمین علیہما السلام کی جامع صفات اور مناقب کا بیان﴾	٦١٤

www.MinhajBooks.com

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
١٦.	**اَلْبَابُ السَّادِسُ عَشَرَ:**	
	مَنَاقِبُ الإِمَامِ مُحَمَّدِ الْمَهْدِيِّ عليه السلام ﴿امام محمد مہدی عليه السلام کے مناقب﴾	٦٢٣
١.	**فَصْلٌ فِي كَوْنِهِ عليه السلام مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ** ﴿سیدنا امام مہدی عليه السلام کا اہلِ بیت اَطہار علیہم السلام میں سے ہونے کا بیان﴾	٦٢٥
٢.	**فَصْلٌ فِي عَلَامَاتِ ظُهُوْرِ الْمَهْدِيِّ عليه السلام** ﴿سیدنا امام مہدی عليه السلام کے ظہور کی علامات کا بیان﴾	٦٢٨
٣.	**فَصْلٌ فِي أَدَاءِ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ عليهما السلام صَلَاتَهُ وَرَاءَهُ عليه السلام** ﴿حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کا امام مہدی عليه السلام کے پیچھے نماز ادا کرنے کا بیان﴾	٦٣٥
٤.	**فَصْلٌ فِي أَنَّ الإِمَامَ الْمَهْدِيَّ يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا** ﴿سیدنا امام مہدی عليه السلام کا زمین کو عدل و انصاف سے بھر دینے کا بیان﴾	٦٣٨

الرقم	الأبواب والفصول	الصفحة
٥.	فَصْلٌ فِي أَنَّ الْإِمَامَ الْمَهْدِيَّ عليه السلام يَكُوْنُ خَلِيْفَةَ اللهِ عَلَى الْإِطْلَاقِ ﴿سیدنا امام مہدی علیہ السلام کے علی الاطلاق خلیفۃ اللہ ہونے کا بیان﴾	٦٤٣
٦.	فَصْلٌ فِي أَنَّ الْأُمَّةَ الْمُحَمَّدِيَةَ تُنعَمُ فِي وِلَايَتِهِ نِعْمَةً لَمْ تُنعَمْهَا قَطُّ ﴿سیدنا امام مہدی علیہ السلام کی خلافت میں اُمّتِ محمدیہ کو وہ نعمتیں حاصل ہوں گی جو اسے کبھی حاصل نہ ہوئی ہوں گی﴾	٦٤٩
٧.	فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ صِفَاتِهِ وَمَنَاقِبِهِ عليه السلام ﴿سیدنا امام مہدی علیہ السلام کی جامع صفات اور مناقب کا بیان﴾	٦٥٣
❁	مصادر التخريج	٦٥٩

www.MinhajBooks.com

اَلْبَابُ الْأَوَّلُ:

مَنَاقِبُ صَحَابَةِ الرَّسُوْلِ رضی اللہ عنہم

﴿حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مناقب﴾

www.MinhajBooks.com

www.MinhajBooks.com

www.MinhajBooks.com منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

١. فَصْلٌ فِي كَوْنِ قَرْنِ الصَّحَابَةِ ﷺ خَيْرَ الْقُرُوْنِ

﴿صحابہ کرام ﷺ کا زمانہ سب سے بہترین زمانہ ہونے کا بیان﴾

١/١. عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ﷺ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، قَالَ عِمْرَانُ: فَلَا أَدْرِي أَذَكَرَ بَعْدَ قَرْنِهِ قَرْنَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ إِنَّ بَعْدَكُمْ قَوْمًا يَشْهَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ وَيَخُوْنُوْنَ وَلَا يُؤْتَمَنُوْنَ وَيَنْذُرُوْنَ وَلَا يُوْفُوْنَ. يَظْهَرُ فِيْهِمُ السِّمَنُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالطَّحَاوِيُّ.

’’حضرت عمران بن حصین ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: سب سے بہتر میرا زمانہ ہے پھر جو ان کے بعد ہوں گے اور پھر جو ان کے بعد ہوں گے۔ حضرت عمران ﷺ فرماتے ہیں مجھے یاد نہیں کہ اپنے زمانے کے بعد دو زمانوں کا ذکر فرمایا یا تین کا۔ (پھر فرمایا:) پھر تمہارے بعد ایسی قوم آئے گی کہ وہ گواہی دیں گے حالانکہ ان سے گواہی طلب نہیں کی جائے گی۔ وہ خیانت کریں گی حالانکہ وہ امین نہیں بنائے جائیں گے۔ وہ نذریں مانیں گے اور ان کو پورا نہیں کریں گے اور ان پر چربی چڑھی ہوگی۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری اور طحاوی نے روایت کیا ہے۔

١: أخرجه البخارى فى الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل أصحاب النبى ﷺ، ٣/١٣٣٥، الرقم: ٣٤٥٠، والطيالسى فى المسند، ١/١١٣، الرقم: ٨٤١، و ابن الجعد فى المسند، ١/١٩٦ الرقم: ١٢٨٩، والطحاوى فى شرح معانى الآثار، ٤/١٥١۔

٢/٢. عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنُ الَّذِيْنَ يَلُوْنِي ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ. ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ. ثُمَّ يَجِيئُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِيْنَهُ وَيَمِيْنُهُ شَهَادَتَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا: میری امت کے بہترین لوگ وہ ہیں جو اس قرن (زمانہ) میں ہیں جو میرے قریب ہے، پھر وہ لوگ ہیں جو ان کے قریب ہیں، پھر وہ لوگ ہیں جو ان کے قریب ہیں، ان کے بعد ایسے لوگ آئیں گے جن میں سے کسی ایک کی شہادت اس کی قسم پر سابق ہوگی اور اس کی قسم اس کی شہادت پر سابق ہوگی۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٣/٣. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ: أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ؟ قَالَ: الْقَرْنُ الَّذِي أَنَا فِيهِ. ثُمَّ الثَّانِي. ثُمَّ الثَّالِثُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا کہ کون سے لوگ بہتر ہیں حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سب سے

٢: أخرجه مسلم فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: فضل الصحابة، ٤/١٩٦٢، الرقم: ٢٥٣٣، وابن أبي شيبة فی المصنف، ٦/٤٠٤، الرقم: ٣٢٤٠٠، وأبو يعلی فی المسند، ٩/٤٠، الرقم: ٥١٠٣۔

٣: أخرجه مسلم فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: فضل الصحابة، ٤/١٩٦٥، الرقم: ٢٥٣٦، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٦/١٥٦، الرقم: ٢٥٢٧٢، وابن أبي شيبة فی المصنف ٦/٤٠٤، الرقم: ٣٢٤٠٩، وابن أبی عاصم فی السنة، ٢/٦٢٩، الرقم: ١٤٧٥۔

بہتر لوگ اس زمانے کے ہیں جس میں، میں موجود ہوں اس کے بعد دوسرے زمانے کے اوراس کے بعد تیسرے زمانے کے۔'' اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٤/ ٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنُ الَّذِيْنَ بُعِثْتُ، فِيْهِمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، وَاللهُ أَعْلَمُ أَ ذَكَرَ الثَّالِثَ أَمْ لَا؟ قَالَ: ثُمَّ يَخْلُفُ قَوْمٌ يُحِبُّوْنَ السَّمَانَةَ. يَشْهَدُوْنَ قَبْلَ أَنْ يُّسْتَشْهَدُوْا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے بہترین لوگ اس زمانہ کے ہیں جس میں میں مبعوث ہوا ہوں پھر وہ لوگ ہیں جو ان کے قریب ہیں اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ آپ نے تیسرے زمانے کا ذکر کیا یا نہیں پھر ایک ایسی قوم آئے گی جو فربہی کو پسند کریں گے وہ شہادت طلب کئے جانے سے پہلے شہادت دیں گے۔'' اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٥/ ٥. عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنُ الَّذِيْنَ بُعِثْتُ فِيْهِمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، قَالَ: وَلَا أَعْلَمُ أَذَكَرَ الثَّالِثَ

٤: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضل الصحابة، ٤/ ١٩٢٣، الرقم: ٢٥٣٤، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢/ ٢٢٨، الرقم: ٧١٢٣، والشوكاني فی نيل الأوطار، ٩/ ٢٠٨۔

٥: أخرجه الترمذی فی السنن، كتاب: الفتن، باب: ماجاء في القرن الثالث، ٤/ ٥٠٠، الرقم: ٢٢٢٢، وأبوداود فی السنن، كتاب: السنة، باب: في فضل أصحاب رسول الله ﷺ، ٤/ ٢١٤، الرقم: ٤٦٥٧، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٤/ ٤٤٠، وابن حبان فی الصحيح، ١٥/ ١٢٣، الرقم: ٦٧٢٩۔

أَمْ لَا، ثُمَّ يَنْشَأُ أَقْوَامٌ يَشْهَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ، وَيَخُوْنُوْنَ وَلَا يُؤْتَمَنُوْنَ، وَيَفْشُوْ فِيْهِمُ السِّمَنُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عمران بن حصین ﷛ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت میں میرے زمانہ بعثت کے لوگ بہتر ہیں پھر ان سے متصل زمانے کے لوگ راوی کہتے ہیں مجھے معلوم نہیں کہ تیسرے زمانے کا ذکر فرمایا یا نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو بغیر کہے شہادت دیں گے امانت میں خیانت کریں گے اور ان میں موٹاپا عام ہوگا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داود اور احمد نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٦/٦. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْلَاةَ قَالَ: بَيْنَا أَنَا أَسِيْرُ بِالْأَهْوَازِ إِذَا بِرَجُلٍ يَسِيْرُ بَيْنَ يَدَيَّ عَلَى بَغْلٍ أَوْ بَغْلَةٍ وَهُوَ يَقُوْلُ: اَللَّهُمَّ، قَدْ ذَهَبَ قَرْنِي مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ فَأَلْحِقْنِي بِهِمْ فَقُلْتُ: وَأَنَا أُدْخُلْ فِي دَعْوَتِکَ قَالَ: وَصَاحِبِي هَذَا إِنْ أَرَادَ ذَلِکَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنِي مِنْهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، فَلَا أَدْرِي أَذَکَرَ الثَّالِثَ أَمْ لَا؟ ثُمَّ يَخْلِفُ قَوْمٌ يَظْهَرُ فِيْهِمُ السِّمَنُ، يَهْرِيْقُوْنَ الشَّهَادَةَ وَلَا يَسْأَلُوْنَهَا. وَإِذَا هُوَ بُرَيْدَةُ الْأَسْلَمِيُّ.

٦: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ٥/ ٣٥٠، الرقم: ٢٣٠١٠، وأبو يعلی فی المسند، ١٣/ ٤١٦، الرقم: ٧٤٢٠، والطيالسی فی المسند، ١/ ٣٩، الرقم: ٢٩٩۔

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ يَعْلَى.

’’حضرت عبداللہ بن مولیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ جب میں اہواز میں چل رہا تھا تو اچانک اپنے سامنے میں نے ایک آدمی کو خچر پر سوار دیکھا اور وہ کہہ رہا تھا اے اللہ، میرے زمانے کے لوگ اس امت سے جا چکے ہیں اے اللہ، مجھے ان کے ساتھ ملا دے میں نے کہا: میں بھی تمہاری دعا میں داخل ہونا چاہتا ہوں تو وہ آدمی کہنے لگا اور میرا یہ دوست بھی (یعنی اس کو بھی ان کے ساتھ ملادے) اگر یہ اسی طرح کا ارادہ رکھتا ہے وہ کہنے لگا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے بہترین زمانہ میرا زمانہ ہے پھر ان لوگوں کا زمانہ جو میرے زمانہ کے ساتھ ملے ہوئے ہیں: پھر ان لوگوں کا زمانہ جو اس کے ساتھ ملے ہوئے ہیں روای کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے تیسری مرتبہ ایسا فرمایا: یا نہیں پھر ان کے بعد ایسی قوم آئے گی جن میں سے موٹاپا بہت زیادہ پایا جائے گا وہ شہادت کے لئے خون بہائیں گے لیکن اس کا سوال نہیں کریں گے پھر میں نے دیکھا (ایسا کہنے والے) بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

٧/٧. عَنْ بِنْتِ أَبِي جَهْلٍ قَالَتْ: مَرَّ بِنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَاسْتَسْقَى فَقُمْتُ إِلَى كُوْزٍ فَسَقَيْتُهُ، فَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَخْضَرَانِ فَقَالَ: تَعْبُدُ اللهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيْمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ. قَالَ: ثُمَّ قَالَ: خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

٧: أخرجه الطبراني فی المعجم الكبير، ٢٤/٢٥٨، الرقم: ٢٥٨، والشيباني فی الآحاد والمثاني، ٥/٧٣، الرقم:٣١٦٩، والعسقلاني فی الإصابة، ٧/٥٥٩، الرقم: ١٠٩٧٤۔

’’بنت ابی جہل سے روایت ہے کہ ایک دفعہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس سے گزرے اور پینے کے لئے پانی طلب کیا پس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ایک پیالے میں پانی لے کر آئی اتنے میں ایک آدمی جس نے دو سبز رنگ کے کپڑے پہنے تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کچھ پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور نماز قائم کرو زکوۃ دو۔ راوی کہتے ہیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: امت میں سے بہترین میرے زمانے کے لوگ ہیں پھر وہ جو اس کے ساتھ ملے ہوئے ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۸/۸. عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنُ الَّذِيْنَ بُعِثْتُ، فِيْهِمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں سے بہترین زمانہ وہ ہے جس زمانہ میں، میں ان کی طرف مبعوث ہوا پھر ان کا جو اس کے ساتھ ملے ہوئے ہیں اور پھر ان کا جو اِن کے ساتھ ملے ہوئے ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۹/۹. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: خَيْرُ قَرْنٍ

۸: أخرجه الطبراني في المعجم الصغير، ۱/۷۶، الرقم: ۹۶، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/۱۹۔

۹: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۳: ۳۲۹، الرقم: ۳۴۲۵، وفي المعجم الصغير، ۱/۲۲۰، الرقم: ۳۵۲، وأبونعيم في حلية الأولياء، ۴/۱۷۲، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/۱۹۔

الْقَرْنُ الَّذِي أَنَا فِيْهِ، ثُمَّ الثَّانِيُّ، ثُمَّ الثَّالِثُ، ثُمَّ الرَّابِعُ، فَلاَ يَعْبَأُاللهُ بِهِمْ شَيْئًا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بہترین زمانہ وہ ہے جس میں، میں موجود ہوں پھر دوسرا پھر تیسرا پھر چوتھا پس اللہ تعالیٰ ان کی ذرّہ برابر پرواہ نہیں کرے گا۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

٢. فَصْلٌ فِي قَوْلِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ: طُوْبَى لِمَنْ رَآنِي

﴿حضور ﷺ کی زیارت کرنے والے مؤمنین کے لئے خوش خبری کا بیان﴾

١٠/١٠. عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَآنِي أَوْ رَآى مَنْ رَآنِي. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اس مسلمان کو جہنم کی آگ ہرگز نہیں چھوئے گی جس نے مجھے دیکھا یا مجھے دیکھنے والے (یعنی میرے صحابی) کو دیکھا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور اسے حسن کہا ہے۔

١١/١١. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: طُوبَى لِمَنْ رَآنِي وَ آمَنَ بِي وَطُوْبَى ثُمَّ طُوْبَى لِمَنْ آمَنَ بِي وَلَمْ يَرَنِي.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھے حالت ایمان میں دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا اس کے لئے خوشخبری ہے اور اس کے لئے دو بار خوشخبری ہے جو مجھ پر بن دیکھے ایمان لایا۔‘‘

١٠: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: ماجاء فی فضل من رأی النبی ﷺ، ٥/٦٩٤، الرقم: ٣٨٥٨۔

١١: أخرجه ابن حبان فی الصحيح، ١٦/٢١٣، الرقم: ٧٢٣٠۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

اس حدیث کو امام ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

١٢/١٢. عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا تَزَالُوْنَ بِخَيْرٍ مَا دَامَ فِيْكُمْ مَنْ رَآنِي وَصَاحَبَنِي، وَاللهِ، لَا تَزَالُوْنَ بِخَيْرٍ مَا دَامَ فِيْكُمْ مَنْ رَأَى مَنْ رَأَنِي وَصَاحَبَ مَنْ صَاحَبَنِي. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: خدا کی قسم تم اس وقت تک خیر میں رہو گے جب تک تم میں وہ باقی ہے جس نے مجھے (حالتِ ایمان میں) دیکھا اور میری صحبت اختیار کی (پھر فرمایا) خدا کی قسم تم اس وقت تک خیر میں رہو گے جب تک تم میں وہ باقی ہے جس نے اس کو دیکھا جس نے مجھے دیکھا اور اس کی صحبت اختیار کیا جس نے میری صحبت اختیار کیا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

١٣/١٣. عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُهَنِيِّ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ طَلَعَ رَاكِبَانِ فَلَمَّا رَآهُمَا قَالَ: كِنْدِيَانِ مُذْحِجِيَّانِ، حَتَّى أَتَيَاهُ فَإِذَا رِجَالٌ مِنْ مُذْحِجٍ قَالَ: فَدَنَا إِلَيْهِ ﷺ أَحَدُهُمَا لِيُبَايِعَهُ، فَلَمَّا أَخَذَ بِيَدِهِ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَرَأَيْتَ مَنْ رَآكَ وَآمَنَ بِكَ وَأَتْبَعَكَ وَصَدَّقَكَ مَاذَا لَهُ قَالَ: طُوْبَى لَهُ. قَالَ: فَمَسَحَ عَلَى يَدِهِ فَانْصَرَفَ، ثُمَّ أَقْبَلَ الْآخَرُ حَتَّى أَخَذَ بِيَدِهِ لِيُبَايِعَهُ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَرَأَيْتَ مَنْ آمَنَ

١٢: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٤٠٥، الرقم: ٣٢٤١٧۔

١٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٥٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/٢٨٩، الرقم: ٧٤٢۔

بِکَ، وَاتَّبَعَکَ، وَصَدَّقَکَ، وَلَمْ يَرَکَ، مَاذَا لَهُ قَالَ: طُوْبَى لَهُ، ثُمَّ طُوْبَى لَهُ قَالَ: فَمَسَحَ عَلَى يَدِهِ فَانْصَرَفَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبدالرحمٰن جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھے اس دوران دو گھوڑ سوار نمودار ہوئے پس جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں دیکھا تو فرمایا: دوکندی مذحجی ہیں یہاں تک کہ جب وہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے تو وہ مذحج سے آئے تھے راوی کہتے ہیں کہ ان میں سے ایک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب ہوا تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیعت کرسکے پس جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا ہاتھ پکڑا تو وہ آدمی کہنے لگا: یا رسول اللہ! آپ کی کیا رائے ہے اس شخص کے بارے جس نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لایا اور آپ کی تصدیق کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس کے لئے مبارکباد ہو۔ راوی بیان کرتے ہیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ پھیرا پھر وہ آدمی چلا گیا اور دوسرا آدمی آگے بڑھا یہاں تک کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے ہاتھ کو پکڑا تاکہ اس کی بیعت کرسکیں تو وہ آدمی عرض کرنے لگا: یا رسول اللہ! آپ کی کیا رائے ہے اس شخص کے بارے میں جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع اور تصدیق کرے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اسے دو دفعہ مبارکباد ہو۔ راوی بیان کرتے ہیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ پھیرا پھر وہ آدمی وہاں سے چل دیا۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

١٤/١٤. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اَللَّهُمَّ، اغْفِرْ لِلصَّحَابَةِ وَلِمَنْ رَأَى مَنْ رَآنِي قَالَ: قُلْتُ: وَمَا قَوْلُهُ وَلِمَنْ رَأَى قَالَ مَنْ

١٤: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٦/١٦٦، الرقم: ٥٨٧٤، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٣/٢٥٤۔

رَأَى مَنْ رَآهُمْ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.

’’حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے میرے اللہ! میرے صحابہ کو بخش دے اور اسے بھی بخش دے جس نے ان کو دیکھا جنہوں نے مجھے دیکھا۔ راوی کہتے ہیں میں نے کہا حضور نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان ’’ولمن رأنی‘‘ (اور جس نے مجھے دیکھا) سے کیا مراد ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا اس سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے ان کو دیکھا جنہوں نے انہیں (صحابہ کو) دیکھا۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

٣. فَصْلٌ فِي أَنَّ الصَّحَابَةَ ﷺ أَمَنَةٌ لِأُمَّتِهِ ﷺ

﴿صحابہ کرام ﷺ کا آپ ﷺ کی امت کے لئے سببِ امان ہونے کا بیان﴾

١٥/١٥. عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: صَلَّيْنَا الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، ثُمَّ قُلْنَا: لَوْ جَلَسْنَا حَتَّى نُصَلِّيَ مَعَهُ الْعِشَاءَ. قَالَ: فَجَلَسْنَا فَخَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ: مَا زِلْتُمْ هٰهُنَا؟ قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، صَلَّيْنَا مَعَکَ الْمَغْرِبَ، ثُمَّ قُلْنَا: نَجْلِسُ حَتَّى نُصَلِّيَ مَعَکَ الْعِشَاءَ قَالَ: أَحْسَنْتُمْ أَوْ أَصَبْتُمْ قَالَ: فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ وَكَانَ. كَثِيْرًا مِمَّا يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ. فَقَالَ: النُّجُوْمُ أَمَنَةٌ لِلسَّمَاءِ فَإِذَا ذَهَبَتِ النُّجُوْمُ أَتَى السَّمَاءَ مَا تُوْعَدُ، وَأَنَا أَمَنَةٌ لِأَصْحَابِي فَإِذَا ذَهَبْتُ أَنَا أَتَى أَصْحَابِي مَا يُوْعَدُوْنَ، وَأَصْحَابِي أَمَنَةٌ لِأُمَّتِي، فَإِذَا ذَهَبَ أَصْحَابِي أَتَى أُمَّتِي مَا يُوْعَدُوْنَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

”حضرت ابو بردہ ﷺ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نمازِ مغرب پڑھی پھر ہم نے کہا کہ اگر ہم یہیں بیٹھے رہیں یہاں تک کہ

١٥: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: بيان أن بقاء النبی أمان لأصحابه وبقاء أصحابه أمان للأمة، ١٩٦١/٤، الرقم: ٢٥٣١، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٣٩٨/٤، وأبو يعلى فی المسند، ٢٦٠/١٣، الرقم: ٧٢٧٦۔

عشاء بھی آپ کے ساتھ پڑھیں (تو یہ بہتر ہو گا) وہ کہتے ہیں کہ ہم بیٹھے رہے پھر آپ ﷺ باہر تشریف لائے اور آپ ﷺ نے فرمایا: تم یہاں سے گئے نہیں تو ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ، ہم نے آپ کے ساتھ مغرب کی نماز ادا کی اور پھر ہم نے کہا کہ اگر ہم یہیں بیٹھے رہیں یہاں تک کہ عشاء کی نماز بھی آپ کے ساتھ پڑھیں تو بہت اچھا ہو گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے بہت اچھا کیا یا فرمایا: ٹھیک کیا۔ پھر آپ ﷺ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور آپ ﷺ اکثر چہرہ اقدس آسمان کی طرف اٹھاتے تھے پھر فرمایا: تارے آسمان کے لئے بچاؤ ہیں اور جب تارے ختم ہو جائیں گے تو جس چیز کا وعدہ کیا گیا ہے وہ (یعنی قیامت) آسمان پر آ جائے گی اور میں اپنے صحابہ کے لئے ڈھال ہوں اور جب میں چلا جاؤں گا تو میرے صحابہ پر بھی وہ وقت آئے گا جس کا ان سے وعدہ ہے اور میرے صحابہ میری امت کے لیے بچاؤ ہیں اور جب میرے صحابہ چلے جائیں گے تو میری امت پر وہ وقت آئے گا جن کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

١٦/١٦. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِي يَمُوْتُ بِأَرْضٍ إِلَّا بُعِثَ قَائِدًا وَنُوْرًا لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت ابو بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ میں سے جو صحابی کسی زمین پر فوت ہو گا تو قیامت کے دن ان کے لئے نور اور رہنما بن کر اٹھے گا۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

١٧/١٧. عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا

١٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: فيمن سبّ أصحاب النبي ﷺ، ٥/٦٩٧، الرقم: ٣٨٦٥۔

١٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٨٩، الرقم: ٦٧٥، وعبد بن حميد في المسند، ١/٥٢، الرقم: ٦٩۔

تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتَّى يُلْتَمَسَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِي كَمَا تُلْتَمَسُ أَوْتُبْتَغَى الضَّالَةُ فَلَا تُوْجَدُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی آدمی کو اس طرح ڈھونڈا جائے گا جس طرح گمشدہ چیز کو تلاش کیا جاتا ہے لیکن وہ نہیں ملتی۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

١٨/١٨. عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَصْحَابِي أَمَنَةٌ لِأُمَّتِي فَإِذَا ذَهَبَ أَصْحَابِي أَتَى أُمَّتِي مَا يُوْعَدُوْنَ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ میری امت کے لئے بچاؤ کا ذریعہ ہیں اور جب میرے صحابہ چلے جائیں تو میری امت پر وہ وقت آئے گا جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

١٩/١٩. عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَثَلُ أَصْحَابِي مَثَلُ النُّجُوْمِ يُهْتَدَى بِهَا فَأَيُّهُمْ أَخَذْتُمْ بِقَوْلِهِ اهْتَدَيْتُمْ. رَوَاهُ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کی مثال ستاروں کی طرح ہے۔ جن سے راستے کی تلاش

١٨: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٤٠٤، الرقم: ٣٢٤٠٦۔

١٩: أخرجه عبد بن حميد في المسند، ١/٢٥٠، الرقم: ٧٨٣۔

کی جاتی ہے پس تم میرے صحابہ ﷺ میں سے جس کے قول کو بھی پکڑو گے ہدایت پا جاؤ گے۔‘‘ اس حدیث کو امام عبد بن حمید نے روایت کیا ہے۔

۲۰/۲۰. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: سَأَلْتُ رَبِّي فِيْمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ أَصْحَابِي مِنْ بَعْدِي، فَأَوْحَى إِلَيَّ: يَا مُحَمَّدُ إِنَّ أَصْحَابَکَ عِنْدِي بِمَنْزِلَةِ النُّجُوْمِ فِي السَّمَاءِ بَعْضُهَا أَضْوَءُ مِنْ بَعْضٍ، فَمَنْ أَخَذَ بِشَيءٍ مِمَّا هُمْ عَلَيْهِ مِنِ اخْتِلَافِهِمْ فَهُوَ عِنْدِي عَلَى هُدًى. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

’’حضرت عمر بن خطاب ﷺ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے رب سے اپنے صحابہ کے اختلاف کے بارے میں سوال کیا تو مجھ پر وحی کی گئی: اے محمد! آپ کے اصحاب میرے نزدیک ستاروں کی طرح ہیں۔ بعض بعض سے قوت میں افضل ہیں اور ہر ایک کو روشنی حاصل ہے پس جس نے ان کے اختلاف میں سے جس پر وہ ہیں کچھ لے لیا پس وہ میرے نزدیک ہدایت پر ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

۲۰: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ۲/ ۳۱۰، الرقم: ۳۴۰۰۔

٤. فَصْلٌ فِي أَمْرِ النَّبِيِّ ﷺ بِالْمُحَافَظَةِ عَلَى أَصْحَابِهِ

﴿حضور ﷺ کا اپنے صحابہ ﷺ کی محافظت کا حکم دینے کا بیان﴾

٢١/٢١. عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ﷺ قَالَ: خَطَبَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَامَ فِيْنَا مِثْلَ مُقَامِي فِيْكُمْ، فَقَالَ: احْفَظُوْنِي فِي أَصْحَابِي ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ يَفْشُوْ الْكَذِبُ، حَتَّى يَشْهَدَ الرَّجُلُ وَمَا يُسْتَشْهَدُ وَيَحْلِفُ وَمَا يُسْتَحْلَفُ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

’’حضرت جابر بن سمرہ ﷺ سے روایت ہے کہ جابیہ کے مقام پر حضرت عمر بن خطاب ﷺ نے ہم سے خطاب کیا اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کھڑے تھے جیسے میں تمہارے درمیان کھڑا ہوں اور فرمایا: میرے صحابہ کا خیال رکھنا اور پھر جو ان کے بعد لوگ ہوں گے۔ ان کا اور پھر جو ان کے بعد ہوں گے۔ پھر جھوٹ عام ہو جائے گا حتیٰ کہ ایک شخص خود بخود گواہی دے گا حالانکہ اس سے گواہی نہیں لی جائے گی اور وہ قسم کھائے گا حالانکہ اس سے قسم نہیں لی جائے گی۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٢٢/٢٢. عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِأَصْحَابِهِ: أَنْتُمْ

٢١: أخرجه ابن ماجه فی السنن، المقدمة، کتاب: الأحکام، باب: کراهیة شهادة، ٢/٧٩١، الرقم: ٢٣٦٣، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ١/١٩٣، الرقم: ٩٨۔

٢٢: أخرجه ابن أبی شیبة فی المصنف، ٦/٤٠٤، الرقم: ٣٢٤٠٥، وأحمد بن ـــ

فِي النَّاسِ كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ الْحَسَنُ: وَلَا يَطِيْبُ الطَّعَامُ إِلَّا بِالْمِلْحِ، ثُمَّ يَقُوْلُ الْحَسَنُ: كَيْفَ بِقَوْمٍ ذَهَبَ مِلْحُهُمْ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ.

''حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا: تم لوگوں میں ایسے ہو جیسے کھانے میں نمک ہوتا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نمک کے بغیر کھانا اچھا نہیں ہوتا پھر حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے کہا: اس قوم کا کیا حال ہوگا جس کا نمک ہی چلا گیا۔''

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٢٣/٢٣. عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: خَطَبَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ: قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الْيَوْمَ فَقَالَ: أَلَا أَحْسِنُوْا إِلَى أَصْحَابِي، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ...... الحديث. رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جابیہ کے مقام پر ہم سے خطاب کیا اور فرمایا کہ آج کے ہی دن رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا: خبردار! میرے صحابہ سے اچھا سلوک کرنا اور پھر جو ان کے بعد آئیں گے...... آگے طویل حدیث ہے۔''

.... حنبل في فضائل الصحابة، ١/٥٩، الرقم: ١٧، وابن المبارك في الزهد، ١/٢٠٠، الرقم، ٥٧٢.

٢٣: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ١٠/٤٣٦، الرقم: ٤٥٧٦، والحاكم في المستدرك، ١/١٩٨، الرقم: ٣٨٨، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣/٢٠٤، الرقم: ٢٩٢٩، وفي المعجم الصغير، ١/٥٨، الرقم: ٢٤٥.

اس حدیث کو امام ابن حبان، حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٤/٢٤. عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ: خَطَبَنَا عُمَرُ بِبَابِ الْجَابِيَةِ فَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَامَ فِيْنَا ثُمَّ قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا اللهَ فِي أَصْحَابِي، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ اتَّقُوْا الْكَذِبَ وَشَهَادَاتِ الزُّوْرِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت قبیصہ بن جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جابیہ کے دروازے پر ہمیں خطاب کیا۔ اور کہا بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے لوگو میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرنا پھر جو ان کے بعد ہوں گے اور پھر جو ان کے بعد ہوں گے پھر جھوٹ اور جھوٹی شہادتوں سے بچنا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٢٥/٢٥. عَنْ عُمَرَ قَالَ: قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم فَقَالَ: أَحْسِنُوْا إِلَى أَصْحَابِي، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، مَنْ أَحَبَّ بَحْبُوْحَةَ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ، وَمَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

’’حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے صحابہ کے ساتھ بھلائی کرو پھر جو ان کے بعد ہوں گے اور پھر جو ان کے بعد ہوں

٢٤: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٤٠٤، الرقم: ٣٢٤١٢۔

٢٥: أخرجه البزار في المسند، ١/٢٦٩، الرقم: ١٦٦، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/٦٣١، الرقم: ١٤٨٩۔

گے اور جو جنت کے وسط میں گھر بنانا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ وہ جماعت کو لازم پکڑے اور جس کو اس کی نیکی خوشی میں ڈال دے اور برائی اس کو پریشانی میں مبتلا کردے وہ حقیقی مومن ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام بزار اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

٢٦/٢٦. عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا ذُكِرَ أَصْحَابِي فَأَمْسِكُوْا، وَإِذَا ذُكِرَتِ النُّجُوْمُ فَأَمْسِكُوْا، وَإِذَا ذُكِرَ الْقَدْرُ فَأَمْسِكُوْا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب میرے صحابہ کا ذکر کیا جائے تو خاموش ہو جاؤ جب ستاروں کا ذکر کیا جائے تو خاموش ہو جاؤ اور جب قدر کا ذکر کیا جائے تو بھی خاموش ہو جاؤ۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٧/٢٧. عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ هَلْ كَانَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَضْحَكُوْنَ؟ قَالَ: نَعَمْ وَالإِيْمَانُ فِي قُلُوْبِهِمْ أَعْظَمُ مِنَ الْجِبَالِ. رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ.

وفي رواية: عَنْ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: احْفَظُوْنِي فِي أَصْحَابِي، فَإِنَّهُمْ خِيَارُ أُمَّتِي. رَوَاهُ الْقُضَاعِيُّ.

’’حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ کیا صحابہ کرام ہنستے تھے۔ تو انہوں نے فرمایا کہ ہاں اور ایمان ان

٢٦: أخرجه الطبراني فی المعجم الكبير، ٢/٩٦، الرقم: ١٤٢٧۔

٢٧: أخرجه أبو نعيم فی حلية الأولياء، ١/٣١١، والقضاعي في مسند الشهاب، ١/٤١٨، الرقم: ٧٢٠۔

کے دلوں میں پہاڑوں سے بھی بڑا تھا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

’’اور ایک روایت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کے بارے میں میرا لحاظ کرنا کیونکہ وہ میری امت کے بہترین لوگ ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام قضاعی نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

٥. فَصْلٌ فِي التَّوَسُّلِ بِأَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ لِلْفَتْحِ

﴿صحابہ کرام ﷺ کے توسّل سے حصولِ فتح کا بیان﴾

۲۸/۲۸. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُوْ فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ: هَلْ فِيْكُمْ مَنْ صَاحَبَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُوْ فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ: هَلْ فِيْكُمْ مَنْ صَاحَبَ أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُوْ فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ: هَلْ فِيْكُمْ مَنْ صَاحَبَ مَنْ صَاحَبَ أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابوسعید خدری ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جب لوگوں کی ایک بڑی جماعت جہاد کرے گی تو ان سے پوچھا جائے گا کیا تم میں سے کوئی ایسا شخص ہے جو رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں رہا ہو؟ پس وہ لوگ کہیں گے ہاں تو انہیں فتح حاصل ہو جائے گی۔ پھر لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ جب لوگوں کی ایک بڑی جماعت جہاد کرے گی تو ان سے پوچھا جائے گا کیا تم

۲۸: أخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل أصحاب النبی ﷺ، ۳/۱۳۳۵، الرقم: ۳۴۴۹، ومسلم فی الصحیح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: فضل الصحابة ثم الذین یلونهم ثم الذین یلونهم، ۴/۱۹۶۲، الرقم: ۲۵۳۲، وأحمد بن حنبل فی المسند، ۳/۷، الرقم: ۱۰۵۶، وابن حبان فی الصحیح، ۱۱/۸۶، الرقم: ۴۷۶۸۔

میں کوئی ایسا شخص ہے کہ جس نے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کی صحبت پائی ہو؟ تو وہ کہیں گے ہاں تو پھر انہیں فتح حاصل ہو جائے گی۔ پھر لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ ایک کثیر جماعت جہاد کرے گی تو ان سے پوچھا جائے گا: کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کی صحبت پانے والوں کی صحبت پائی ہو؟ تو وہ کہیں گے کہ ہاں تو انہیں فتح دے دی جائے گی۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲۹/۲۹. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَغْزُوْنَ فَيُقَالُ: هَلْ فِيْكُمْ مَنْ صَحِبَ الرَّسُوْلَ ﷺ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَغْزُوْنَ فَيُقَالُ لَهُمْ: هَلْ فِيْكُمْ مَنْ صَحِبَ مَنْ صَحِبَ الرَّسُوْلَ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ وہ جنگ کریں گے تو انہیں کہا جائے گا کہ کیا تم میں کوئی ایسا شخص بھی ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت پائی ہو؟ وہ کہیں گے کہ ہاں تو انہیں فتح حاصل ہو جائے گی۔ پھر وہ جہاد کریں گے تو ان سے کہا جائے گا کہ تم میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کی صحبت اختیار کر رکھی ہو؟ وہ کہیں گے جی ہاں! تو انہیں فتح حاصل ہو جائے گی۔'' اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۳۰/۳۰. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ:

۲۹: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: المناقب، باب: علامات النبوة فی الإسلام، ۳/۱۳۱۶، الرقم: ۳۳۹۹۔

۳۰: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضل الصحابة ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم، ۴/۱۹۶۲، الرقم: ۲۵۳۲، وأبو يعلی فی المسند، ۲/۲۶۳، الرقم: ۹۷۳۔

يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُبْعَثُ مِنْهُمُ الْبَعْثُ فَيَقُوْلُوْنَ: انْظُرُوْا هَلْ تَجِدُوْنَ فِيْكُمْ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلی الله علیه وآله وسلم؟ فَيُوْجَدُ الرَّجُلُ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِهِ، ثُمَّ يُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّانِيُّ فَيَقُوْلُوْنَ: هَلْ فِيْهِمْ مَنْ رَأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ صلی الله علیه وآله وسلم؟ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِهِ ثُمَّ يُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّالِثُ، فَيُقَالُ: انْظُرُوْا هَلْ تَرَوْنَ فِيْهِمْ مَنْ رَأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ صلی الله علیه وآله وسلم؟ ثُمَّ يَكُوْنُ الْبَعْثُ الرَّابِعُ فَيُقَالُ: انْظُرُوْا هَلْ تَرَوْنَ فِيْهِمْ أَحَدًا رَأَى مَنْ رَأَى أَحَدًا رَأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ صلی الله علیه وآله وسلم؟ فَيُوْجَدُ الرَّجُلُ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جس میں وہ ایک لشکر کو جنگ کے لئے روانہ کریں گے، لوگ کہیں گے دیکھو ان میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کوئی صحابی ہے؟ پھر ایک شخص مل جائے گا اور ان کو اس کی برکت سے فتح حاصل ہوجائے گی، پھر ایک دوسرا لشکر روانہ کیا جائے گا لوگ کہیں گے: کیا ان کوئی ایسا شخص ہے جس نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کو دیکھا ہو؟ پھر اس کی برکت سے ان کو فتح حاصل ہوجائے گی پھر ایک تیسرا لشکر روانہ کیا جائے گا اور یہ کہا جائے گا دیکھو کیا ان میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کو دیکھنے والے کو دیکھا ہو پھر ایک چوتھا لشکر روانہ کیا جائے گا پھر کہا جائے گا دیکھو تم ان میں سے کوئی ایسا شخص دیکھتے ہوں جس نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کے دیکھنے والوں میں سے کسی ایک شخص کو دیکھا ہو پھر ایک شخص مل جائے گا اور اس کی برکت سے فتح حاصل ہو جائے گی۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٣١/٣١. عَنْ جابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ثُمَّ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَخْرُجُ الْجَيْشُ مِنْ جُيُوْشِهِمْ فَيُقَالُ: هَلْ أَحَدٌ صَحِبَ مُحَمَّدًا فَتَسْتَنْصِرُوْنَ بِهِ فَتَنْتَصِرُوْا؟ ثُمَّ يُقَالُ: مَنْ صَحِبَ مُحَمَّدًا؟ فَيُقَالُ: لَا. فَمَنْ صَحِبَ أَصْحَابَهُ؟ فَيُقَالُ: لَا فَيُقَالُ: مَنْ رَأَى مَنْ صَحِبَ أَصْحَابَهُ؟ فَلَوْ أُسْمِعُوْا بِهِ مِنْ وَرَاءِ الْبَحْرِ لَأَتَوْهُ. رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلَى.

”حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ضرور بالضرور لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ ان کے لشکروں میں سے ایک لشکر جہاد کے لئے نکلے گا پس کہا جائے گا کہ کیا کوئی حضور نبی اکرم ﷺ کا صحابی ہے؟ جس کے ذریعے تم نصرت طلب کرو تو فتح یاب ہو جاؤ پھر کہا جائے گا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کا صحابی کون ہے؟ کہا جائے گا کوئی نہیں۔ پھر کہا جائے گا کوئی تابعی ہے؟ کہا جائے گا کوئی نہیں پھر کہا جائے گا کوئی تبع تابعی ہے؟ کہا جائے گا کوئی نہیں اور اگر وہ اس کے متعلق سمندر کے اس پار سے اس کے بارے میں سنتے تو ضرور اس کے پاس آ جاتے۔“

اسے امام ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

٣١: أخرجه أبو يعلى فی المسند، ٤/١٣٢، الرقم: ٢١٧٢، وعبد بن حميد في المسند، ١/٣١٣، الرقم: ١٠٢٠، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ١٠/١٨۔

٦. فَصْلٌ فِي تَحْرِيْمِ سَبِّ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ

﴿صحابہ کرام ﷺ کو برا بھلا کہنے کی ممانعت﴾

٣٢/٣٢. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا تَسُبُّوْا أَصْحَابِي. فَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ أَحَدِهِمْ، وَلَا نَصِيْفَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ابوسعید خدری ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کو برا مت کہو پس اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کر دے تو پھر بھی وہ ان میں سے کسی ایک کے سیر بھر یا اس سے آدھے کے برابر بھی نہیں پہنچ سکتا۔‘‘

اسے امام بخاری، ترمذی اور ابوداود نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٣٣/٣٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا تَسُبُّوْا

٣٢: أخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: قول النبی ﷺ: لو کنت متخذا خلیلا، ١٣٤٣/٣، الرقم: ٣٤٧٠، والترمذی في السنن، کتاب: المناقب، باب: (٥٩)، ٦٩٥/٥، الرقم: ٣٨٦١، وأبو داود فی السنن، کتاب: السنة، باب: في النهی عن سب أصحاب رسول الله ﷺ، ٢١٤/٤، الرقم: ٤٦٥٨۔

٣٣: أخرجه مسلم فی الصحیح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: تحریم سبّ —

أَصْحَابِي لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَو أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَکَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے صحابہ کو برا مت کہو، میرے صحابہ کو برا مت کہو پس قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کر دے تو پھر بھی وہ ان میں سے کسی ایک کے سیر بھر یا اس سے آدھے کے برابر بھی نہیں پہنچ سکتا۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٣٤/٣٤. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: اللهَ اللهَ فِي أَصْحَابِي، لَا تَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضًا بَعْدِي، فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّي أَحَبَّهُمْ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي أَبْغَضَهُمْ، وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي، وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللهَ، وَمَنْ آذَى اللهَ فَيُوْشِکُ أَنْ يَأْخُذَهُ. رَوَاهُ التِّرمِذِيُّ وَأَحْمَدُ.

.... الصحابة، ٤/١٩٦٧، الرقم: ٢٥٤٠، وابن ماجه فی السنن، المقدمة، باب: فضل أهل بدر، ١/٥٧، الرقم: ١٦١، والنسائی فی السنن الکبری، ٥/٨٤، الرقم: ٨٣٠٨، وابن حبان فی الصحيح، ١٦/٢٣٨، الرقم: ٧٢٥٣۔

٣٤: أخرجه الترمذی في السنن، کتاب: المناقب، باب: فی من سبّ أصحاب النّبی صلی الله عليه وآله وسلم، ٥/٦٩٦، الرقم: ٣٨٦٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٨٧، والرويانی في المسند ٢/٩٢، الرقم: ٨٨٢، والديلمی في مسند الفردوس، ١/١٤٧، الرقم: ٥٢٥۔

’’حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں اللہ سے ڈرو اور میرے بعد ان کو اپنی گفتگو کا نشانہ مت بنانا کیونکہ جس نے ان سے محبت کی اس نے میری وجہ سے ان سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا اس نے میرے بغض کی وجہ سے ان سے بغض رکھا اور جس نے ان کو تکلیف پہنچائی اس نے مجھے تکلیف پہنچائی اور جس نے مجھے تکلیف پہنچائی اس نے اللہ کو تکلیف پہنچائی جس نے اللہ کو تکلیف پہنچائی عنقریب اس کی گرفت ہوئی۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۳۵/۳۵. عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَسُبُّوْنَ أَصْحَابِي فَقُوْلُوْا: لَعْنَةُ اللهِ عَلَى شَرِّكُمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کرام کو برا بھلا کہتے ہیں تو تم کہو کہ تم پر اللہ کی لعنت ہو تمہارے شر کی وجہ سے۔‘‘ اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۳۶/۳۶. عَنْ نُسَيْرِ بْنِ ذَعْلُوْقٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ: لَا تَسُبُّوْا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ فَلَمَقَامُ أَحَدِهِمْ سَاعَةً خَيْرٌ مِنْ عَمَلِ

۳۵: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: ما جاء في فضل من رأى النّبي ﷺ، ۵/۶۹۷، الرقم: ۳۸۶۶، والطبراني في المعجم الأوسط، ۸/۱۹۱، الرقم: ۸۳۶۶، والديلمي في مسند الفردوس، ۱/۲۶۳، الرقم: ۱۰۲۲۔

۳۶: أخرجه ابن ماجه في السنن، باب: فضل أهل بدر، ۱/۵۷، الرقم: ۱۶۲، وابن أبي شيبة، في المصنف، ۶/۴۰۵، الرقم: ۳۲۴۱۵، وابن أبي عاصم في السنة، ۲/۴۸۴، الرقم: ۱۰۰۶۔

أَحِدِهِمْ عُمُرِهِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجه وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت نسیر بن ذعلوق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ اصحاب رسول ﷺ کو برا مت کہو پس ان کے عمل کا ایک لمحہ تمہاری زندگی کے تمام اعمال سے بہتر ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۳۷/۳۷. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَخْطُبُ فَقَالَ: أَكْرِمُوْا أَصْحَابِي، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ يَظْهَرُ الْكَذِبُ حَتَّى يَحْلِفَ الرَّجُلُ قَبْلَ أَنْ يُسْتَحْلَفَ، وَيَشْهَدُ قَبْلَ أَنْ يُسْتَشْهَدَ، فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ بَحْبُوحَةَ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ وَهُوَ مِنَ الإِثْنَيْنِ أَبْعَدُ وَلَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ فَإِنَّ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ، وَمَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو خطاب کرتے ہوئے سنا پس آپ ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کی عزت کرو پھر ان کی جو ان کے ساتھ ملے ہوئے ہیں اور پھر ان کی جو ان کے ساتھ ملے ہوئے ہیں پھر جھوٹ ظاہر ہوگا یہاں تک کہ آدمی قسم طلب کیے جانے سے پہلے قسم اٹھالے گا اور شہادت طلب کیے جانے سے پہلے شہادت دے دے گا پس جو جنت کی وسعت کا طالب ہے تو اس پر

۳۷: أخرجه النسائی فی السنن الکبری، ٥/٣٨٧، الرقم: ٩٢٢٢، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ٣/٢٠٤، الرقم: ٢٩٢٩، والطحاوی فی شرح معانی الآثار، ٤/١٥٠، والطیالسی فی المسند، ١/٧، الرقم: ٣١۔

لازم ہے جماعت کو لازم پکڑے اور جدائی اور تفرقہ سے بچو بے شک شیطان ایک کے ساتھ ہے اور وہ دو سے بہت دور ہے اور کوئی آدمی ہرگز کسی عورت کے ساتھ خلوت میں نہ ملے کیونکہ ان میں شیطان ہے اور جس کو اس کی نیکی خوش اور برائی پریشان کرے تو وہی مومن ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام نسائی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣٨/٣٨. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ النَّاسَ يَكْثُرُوْنَ، وَإِنَّ أَصْحَابِي يَقِلُّوْنَ، فَلاَ تَسُبُّوْهُمْ، فَمَنْ سَبَّهُمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ يَعْلَى.

’’حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بے شک لوگ کثیر تعداد میں ہیں اور میرے صحابہ قلیل ہیں۔ پس میرے صحابہ کو برا بھلا مت کہو اور جس نے ان کو برا بھلا کہا اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی اور امام ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

٣٩/٣٩. عَنْ عَطَاءٍ يَعْنِي: بْنَ أَبِي رِبَاحٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ حَفِظَنِي فِي أَصْحَابِي كُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَافِظًا وَمَنْ سَبَّ أَصْحَابِي فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت عطا بن ابو رباح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے میرے صحابہ کی میری وجہ سے حفاظت اور عزت کی تو قیامت کے دن میں اس کا

٣٨: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٢/٤٧، الرقم: ١٢٠٣، وأبو يعلى في المسند، ٤/١٣٣، الرقم: ٢١٨٤، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٣/٣٥٠، والديلمي في مسند الفردوس، ٤/٣٠١، الرقم: ٦٨٨٤۔

٣٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٥٤، الرقم: ١٠۔

محافظ ہوں گا اور جس نے میرے صحابہ کو گالی دی تو اس پر خدا کی لعنت ہو۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

٤٠/ ٤٠. عَنْ عُوَيْمِ بْنِ سَاعِدَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: إِنَّ اللهَ اخْتَارَنِي وَاخْتَارَ لِي أَصْحَابًا فَجَعَلَ لِي مِنْهُمْ وُزَرَاءَ وَأَصْهَارًا وَأَنْصَارًا فَمَنْ سَبَّهُمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ. لَا يَقْبَلُ اللهُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفاً وَلَا عَدْلاً. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت عویم بن ساعدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے (اپنا پسندیدہ رسول) اختیار کیا اور میرے لیے میرے صحابہ کو اختیار کیا پس اس نے میرے لئے ان میں سے وزراء بنائے اور قریبی رشتہ دار اور انصار (مددگار) پس جس نے انہیں گالی دی تو اس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو اور قیامت کے روز اللہ تعالیٰ ان کے کسی ہیر پھیر یا دلیل کو قبول نہیں کرے گا۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم، طبرانی اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٤٠: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ٣/ ٧٣٢، الرقم: ٦٦٥٦، والطبرانى فى المعجم الأوسط، ١/ ١٤٤، الرقم: ٤٥٦، وابن أبي عاصم فى السنة، ٢/ ٤٨٣، الرقم: ١٠٠٠، والشيبانى فى الآحاد والمثانى، ٣/ ٣٧٠، الرقم: ١٧٧٢۔

٤١/٤١. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَاتَذْكُرُوْا مَسَاوِي أَصْحَابِي فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ عَلَيْهِمْ، وَاذْكُرُوْا مَحَاسِنَ أَصْحَابِي حَتَّى تَأْتَلِفَ عَلَيْهِمْ قُلُوْبُكُمْ. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

’’حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کی برائیاں بیان نہ کرو کہ ان کے لئے تمہارے دلوں میں اختلاف پیدا ہو جائے اور میرے صحابہ کے محاسن اور اچھائیاں یاد کرو یہاں تک کہ تمہارے دل ان کے لئے آپس میں اکٹھے ہو جائیں۔‘‘ اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

٤١: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ٥/٣١، الرقم: ٧٣٦٢۔

٧. فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ أَصْحَابِهِ ﷺ

﴿صحابہ کرام ﷺ کے جامع مناقب کا بیان﴾

٤٢/٤٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ عَلَى حِرَاءَ هُوَ وَأَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِهْدَأْ، فَمَا عَلَيْكَ إِلاَّ نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيْقٌ أَوْ شَهِيْدٌ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرمِذِيُّ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت ابوہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ حرا پہاڑ پر تشریف فرما تھے اور آپ کے ساتھ حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ اور حضرت زبیر ﷺ تھے اتنے میں پہاڑ لرزاں ہو گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ٹھہر جا، کیونکہ تیرے اوپر نبی، صدیق اور شہید کے سوا کوئی اور نہیں ہے۔''

اِس حدیث کو امام مسلم اور امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

٤٣/٤٣. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيْقٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ: أَيُّ

٤٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل طلحة والزبير، ٤/١٨٨٠، الرقم: ٢٤١٧، والترمذى في السنن، كتاب: المناقب، باب: فى مناقب عثمان بن عفان، ٥/٦٢٤، الرقم: ٣٦٩٦، والنسائى في السنن الكبرى، ٥/٥٩، الرقم: ٨٢٠٧، وابن حبان في الصحيح، ١٥/٤٤١، الرقم: ٦٩٨٣۔

٤٣: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب أبى بكر—

أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ؟ قَالَتْ: أَبُوْ بَكْرٍ، قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَتْ: عُمَرُ، قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَتْ: ثُمَّ أَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ، قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: فَسَكَتَتْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجه وَأَحْمَدُ.

''حضرت عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدِّیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: حضور نبی اکرم ﷺ کے ہاں آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کون سب سے زیادہ محبوب تھے؟ اُمُّ المؤمنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔ میں نے عرض کیا: پھر کون زیادہ محبوب تھے؟ آپ نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ۔ میں نے عرض کیا: پھر کون زیادہ محبوب تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ۔ میں نے پوچھا پھر کون؟ اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا خاموش ہو گئیں۔''

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٤٤/٤٤. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه قَالَ: إِنَّ اللهَ نَظَرَ فِي قُلُوْبِ الْعِبَادِ، فَوَجَدَ قَلْبَ مُحَمَّدٍ ﷺ، خَيْرَ قُلُوْبِ الْعِبَادِ، فَاصْطَفَاهُ لِنَفْسِهِ،

الصديق رضي الله عنه، ٦/٣٩، الرقم: ٣٦٥٧، وابن ماجه فی السنن، المقدمة، باب: فضل عمر رضي الله عنه، ١/٣٨، الرقم: ١٠٢، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٦/٢١٨، الرقم: ٢٥٨٧١.

٤٤: أخرجه أحمد بن حنبل فی المسند، ١/٣٧٩، الرقم: ٣٦٠٠، والبزار فی المسند، ٥/٢١٢، الرقم: ١٨١٦، ١٧٠٢، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ٤/٥٨، الرقم: ٣٦٠٢، وفی المعجم الكبير، ٩/١١٢، ١١٥، الرقم: ٨٥٨٢، ٨٥٩٣، والبيهقی فی الاعتقاد، ١/٣٢٢، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ١/١٧٧، ٨/٢١٢.

www.MinhajBooks.com

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

فَابْتَعَثَهُ اللهُ بِرِسَالَتِهِ، ثُمَّ نَظَرَ فِي قُلُوْبِ الْعِبَادِ بَعْدَ قَلْبِ مُحَمَّدٍ، فَوَجَدَ قُلُوْبَ أَصْحَابِهِ خَيْرَ قُلُوْبِ الْعِبَادِ، فَجَعَلَهُمْ وُزَرَاءَ نَبِيِّهِ، يُقَاتِلُوْنَ عَلَى دِيْنِهِ (وفي رواية: فَجَعَلَهُمْ أَنْصَارَ دِيْنِهِ) فَمَا رَأَى الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا، فَهُوَ عِنْدَ اللهِ حَسَنٌ، وَمَا رَأَوْا سَيِّئًا، فَهُوَ عِنْدَ اللهِ سَيِّءٌ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمام بندوں کے دلوں کی طرف نظر کی تو قلب محمد ﷺ تمام لوگوں کے دلوں سے بہتر قلب پایا تو اسے اپنے لئے چن لیا (اور خاص کر لیا) اور انہیں اپنی رسالت کے ساتھ مبعوث فرمایا۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ کے دل کو (صرف اپنے لئے) منتخب کرنے کے بعد دوبارہ قلوبِ انسانی کو دیکھا تو آپ ﷺ کے صحابہ کرام کے دلوں کو سب بندوں کے دلوں سے بہتر پایا انہیں اپنے نبی مکرم ﷺ کا وزیر بنا دیا وہ ان کے دین کے لئے جہاد کرتے ہیں (اور ایک روایت میں ہے کہ انہیں آپ ﷺ کے دین کا مددگار بنا دیا) پس جس شے کو مسلمان اچھا جانیں تو وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک (بھی) اچھی اور جسے بُرا سمجھیں وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بُری ہے۔‘‘ اسے امام احمد، بزار، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٤٥/٤٥. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَهْمَا أُوْتِيْتُمْ مِنْ كِتَابِ اللهِ فَالْعَمَلُ بِهِ لَا عُذْرَ لِأَحَدٍ فِي تَرْكِهِ فَإِنْ لَمْ

٤٥: أخرجه البيهقي فى المدخل إلى السنن الكبرى، ١٦٢/١، الرقم: ١٥٢، وعبد بن حميد نحوه فى المسند، ٢٥٠/١، الرقم: ٧٨٣، والقضاعى فى مسند الشهاب، ٢٧٥/٢، الرقم: ١٣٤٦، والديلمى فى مسند الفردوس، ١٦٠/٤، الرقم: ٦٤٩٧، والذهبى فى ميزان الاعتدال، ١٤٢/٢، ٧٣/٨،—

يَكُنْ فِي كِتَابِ اللهِ فَسُنَّةٌ مِنِّي مَاضِيَةً فَإِنْ لَمْ يَكُنْ سُنَّتِي فَمَا قَالَ أَصْحَابِي إِنَّ أَصْحَابِي بِمَنْزِلَةِ النُّجُوْمِ فِي السَّمَاءِ فَأَيُّمَا أَخَذْتُمْ بِهِ اهْتَدَيْتُمْ وَاخْتِلَافُ أَصْحَابِي لَكُمْ رَحْمَةٌ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب بھی تمہیں کتاب اللہ کا حکم دیا جائے تو اس پر عمل لازم ہے، اس پر عمل نہ کرنے پر کسی کا عذر قابل قبول نہیں، اگر وہ (مسئلہ) کتاب اللہ میں نہ ہو تو میری سنت میں اسے تلاش کرو جو تم میں موجود ہو اور اگر میری سنت سے بھی نہ ہو تو (اس مسئلہ کا حل) میرے صحابہ کے اقوال کے مطابق (تلاش) کرو فرمایا: میرے صحابہ کی مثال یوں ہے جیسے آسمان پر ستارے، ان میں سے جس کا دامن پکڑ لو گے ہدایت پا جاؤ گے اور میرے صحابہ کا اختلاف (بھی) تمہارے لئے رحمت ہے۔‘‘ اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٤٦/٤٦. عَنْ نُسَيْرِ بْنِ ذَعْلُوْقٍ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ: لَا

.... وفی لسان الميزان، ٢/١١٨، ١٣٧، الرقم: ٥٩٤، والخطيب بغدادی فی الكفاية فی علم الرواية، ١/٤٨، وابن كثير فی تحفة الطالب، ١/٤٥١، الرقم: ٣٤١، وابن الملقن فی خلاصة البدر المنير، ٢/٤٣١، الرقم: ٢٨٦٨، وابن عبد البر فی التمهيد، ٤/٢٦٣، والعسقلانی فی فتح الباری، ٤/٥٧، وابن قدامة فی المغنی، ٣/٢٠٩، وآمدی فی الإحكام، ١/٢٩٠، وابن حزم فی الإحكام، ٥/٦١۔

٤٦: أخرجه ابن ماجه فی السنن، المقدمة، باب: فضل أهل بدر، ١/٥٧، الرقم: ١٦٢، وابن أبي شيبة فی المصنف، ٦/٤٠٥، الرقم: ٣٢٤١٥، وابن أبی عاصم فی كتاب السنة، ٢/٤٨٤، الرقم: ١٠٠٦، والكنانی فی مصباح الزجاجة، ١/٢٤، الرقم: ٥٩۔

تَسُبُّوا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ فَلَمَقَامُ أَحَدِهِمْ سَاعَةً، خَيْرٌ مِنْ عَمَلِ أَحَدِكُمْ عُمُرَهُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجه وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

”نسیر بن ذعلوق روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام کو برا مت کہو، کیونکہ ان کا حضور نبی اکرم ﷺ کی صحبت میں گزرا ہوا ایک لمحہ تمہاری زندگی بھر کے (اعمال) سے بہتر ہے۔“

اسے امام ابن ماجہ اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٤٧/٤٧. عَنْ جَابِرٍ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي بَيْتٍ فِي نَفَرٍ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ: فِيْهِمْ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَعَبْدُ الرَّحمٰنِ بْنُ عَوْفٍ، وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لِيَنْهَضْ كُلُّ رَجُلٍ إِلَى كُفْئِهِ. وَنَهَضَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى عُثْمَانَ، فَاعْتَنَقَهُ قَالَ: أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَأَنْتَ وَلِيِّي فِي الْآخِرَةِ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَأَبُوْ يَعْلَى، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

”حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دفعہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مہاجرین کے ایک گروہ میں ایک گھر میں تھے اور اس گروہ میں حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم بھی تھے تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر آدمی

٤٧: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/١٠٤، الرقم: ٤٥٣٦، وأبو يعلى في المسند، ٤/٤٤، الرقم: ٢٠٥١، وأحمد بن حنبل فی فضائل الصحابة، ١: ٥٢٤، رقم: ٨٦٨، والمناوي في فيض القدير، ٤/٣٠٢.

اپنے کفو کی طرف کھڑا ہو جائے اور خود حضور نبی اکرم ﷺ حضرت عثمان کی طرف کھڑے ہوگئے اور انہیں اپنے گلے لگایا اور فرمایا: اے عثمان تو دنیا و آخرت میں میرا دوست ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم اور ابو یعلی نے روایت کیا اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

www.MinhajBooks.com

اَلْبَابُ الثَّانِي:

مَنَاقِبُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رضي الله عنه

﴿حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مناقب﴾

www.MinhajBooks.com

www.MinhajBooks.com

١ . فَصْلٌ فِيمَا يَتَعَلَّقُ بِاسْمِهِ وَنَسَبِهِ وَكَوْنِهِ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الرِّجَالِ وَأَوَّلَ مَنْ جَمَعَ الْقُرْآنَ

﴿سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے نام و نسب، مَردوں میں سب سے پہلے اسلام لانے اور سب سے پہلے مُدوِّن قرآن ہونے کا بیان﴾

١/٤٨ . عَنْ هَمَّامٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَمَّارًا يَقُوْلُ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَمَا مَعَهُ إِلَّا خَمْسَةُ أَعْبُدٍ وَامْرَأَتَانِ، وَأَبُوْ بَكْرٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت ہمام بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا: میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس دور میں دیکھا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ پانچ غلاموں، دو عورتوں اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے سوا کوئی نہ تھا۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٢/٤٩ . عَنْ عَائِشَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: كَانَ أَبُوْ بَكْرٍ أَحَبَّنَا إِلَى

:١ أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النّبی صلى الله عليه وآله وسلم، باب: قول النّبی صلى الله عليه وآله وسلم: لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا، ٣/١٣٣٨، الرقم: ٣٤٦٠، والحاكم فی المستدرك، ٣/٤٤٤، الرقم: ٥٦٨٢، والبزار فی المسند، ٤/٢٤٤، الرقم: ١٤١١، والبيهقي فی السنن الكبری، ٦/٣٦٩، الرقم: ١٢٨٨٣۔

:٢ أخرجه ابن حبان فی الصحيح، ١٥/٢٧٩ـ٢٧٨، الرقم: ٦٨٦٢، والبزار فی المسند، ١/٣٧٣، الرقم: ٢٥١، والهيثمی فی موارد الظمآن، ١/٥٣٢، الرقم: ٢١٩٩۔

رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَكَانَ خَيْرَنَا وَسَيِّدَنَا. ذَكَرَ الْبَيَانُ بِأَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ رضی الله عنہ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الرِّجَالِ. رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہم سب سے زیادہ محبوب تھے، اور وہ ہم سے بہتر اور ہمارے سردار تھے۔ آپ گفتگو کرتے رہے یہاں تک کہ فرمایا: مردوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے حضرت ابوبکر تھے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٣/٥٠. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ رضی الله عنہ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَهُوَ نَازِلٌ بِعُكَاظٍ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَنِ اتَّبَعَكَ عَلَى هَذَا الْأَمْرِ؟ قَالَ: اتَّبَعَنِي عَلَيْهِ رَجُلَانِ: حُرٌّ وَعَبْدٌ أَبُوْ بَكْرٍ وَبِلَالٌ قَالَ: فَأَسْلَمْتُ عِنْدَ ذَلِكَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ.

’’حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا، اُس وقت آپ ﷺ عکاظ کے مقام پر تشریف فرما تھے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اِس دین پر آپ کی (اولین) اتباع کس نے کی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اِس پر میری اتباع دو مردوں نے کی ہے ایک آزاد اور ایک غلام، وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اور بلال رضی اللہ عنہ ہیں۔ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اُس وقت اسلام قبول کیا تھا۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم اور بخاری نے ’التاریخ الکبیر‘ میں روایت کیا ہے۔

٣: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٦٩/٣، الرقم: ٤٤١٩، والبخاري في التاريخ الكبير، ٣٠٢/٦، الرقم: ٢٤٧٤.

٥١/ ٤. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: لَمَّا أُسْرِيَ بِالنَّبِيِّ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى أَصْبَحَ يَتَحَدَّثُ النَّاسُ بِذَالِکَ، فَارْتَدَّ نَاسٌ مِمَّنْ كَانَ وَآمَنُوْا بِهِ وَصَدَّقُوْهُ، وَسَعَوْا بِذَالِکَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنه فَقَالُوْا: هَلْ لَکَ إِلَى صَاحِبِکَ يَزْعَمُ أَنَّهُ أُسْرِيَ بِهِ اللَّيْلَةَ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدَسِ؟ قَالَ: أَوَ قَالَ ذٰلِکَ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، قَالَ: لَئِنْ كَانَ قَالَ ذٰلِکَ لَقَدْ صَدَقَ. قَالُوْا: أَوَ تُصَدِّقُ أَنَّهُ ذَهَبَ اللَّيْلَةَ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدَسِ وَجَاءَ قَبْلَ أَنْ يُّصْبِحَ؟ قَالَ: نَعَمْ، إِنِّي لَأُصَدِّقُهُ فِيْمَا هُوَ أَبْعَدُ مِنْ ذٰلِکَ. أُصَدِّقُهُ بِخَبَرِ السَّمَاءِ فِي غَدْوَةٍ أَوْ رَوْحَةٍ. فَلِذٰلِکَ سُمِّيَ أَبُوْ بَكْرٍ ''الصِّدِّيْقَ''.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ.

''اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ کو مسجد اقصیٰ کی طرف سیر کرائی گئی تو آپ ﷺ نے صبح لوگوں کو اس کے بارے بیان فرمایا تو کچھ ایسے لوگ بھی اس کے منکر ہو گئے جو آپ ﷺ پر ایمان لا چکے تھے اور آپ ﷺ کی تصدیق کر چکے تھے۔ وہ دوڑتے ہوئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے اور کہنے لگے: کیا آپ اپنے صاحب کی تصدیق کرتے ہیں جو یہ گمان کرتے ہیں کہ انہیں آج رات بیت المقدس تک سیر کرائی گئی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا آپ ﷺ نے یہ فرمایا ہے؟ انہوں نے کہا، ہاں! تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر آپ ﷺ نے یہ فرمایا ہے تو یقیناً سچ فرمایا ہے۔ انہوں نے کہا: کیا آپ اُن کی تصدیق

٤: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/ ٦٥، الرقم: ٤٤٠٧، وعبد الرزاق في المصنف، ٥/ ٣٢٨، وأبو يعلى في المعجم، ١٠/ ٤٥، الرقم: ٩، والديلمي في مسند الفردوس، ٥/ ٣٠٧، الرقم: ٨٢٧١۔

کرتے ہیں کہ وہ آج رات بیت المقدس تک گئے بھی ہیں اور صبح ہونے سے پہلے واپس بھی آ گئے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں! میں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق اُس خبر کے بارے میں بھی کرتا ہوں جو اس سے بہت زیادہ بعید از قیاس ہے، میں تو صبح و شام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آسمانی خبروں کی بھی تصدیق کرتا ہوں۔ پس اس تصدیق کی وجہ سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ''الصدیق'' کے نام سے موسوم ہوئے۔''

اس حدیث کو امام حاکم اور عبدالرزاق نے روایت کیا ہے۔

٥٢/٥. عَنْ أَبِي يَحْيَى سَمِعَ عَلِيًّا يَحْلِفُ: لَأَنْزَلَ اللهُ اسْمَ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنه مِنَ السَّمَاءِ صِدِّيْقًا. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

''حضرت ابو یحییٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو قسم اُٹھا کر کہتے ہوئے سُنا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا لقب ''صدیق'' اللہ تعالیٰ نے آسمان سے نازل فرمایا۔'' اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

٥٣/٦. عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ: لَا نَعْلَمُ أَرْبَعَةً أَدْرَكُوا النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَأَبْنَاؤُهُمْ إِلَّا هٰؤُلَاءِ الْأَرْبَعَةُ: أَبُوْ قُحَافَةَ، وَأَبُوْ بَكْرٍ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، وَأَبُوْ عَتِيْقِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَاسْمُ أَبِي عَتِيْقٍ مُحَمَّدٌ رضي الله عنهم.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ.

٥: أخرجه الحاكم فی المستدرك، ٣/٦٥، الرقم: ٤٤٠٥۔

٦: أخرجه الطبرانی فی المعجم الكبير، ١/٥٤، الرقم: ١١، والحاكم فی المستدرك، ٣/٥٤٠، الرقم: ٦٠٠٨، والبخاری فی التاريخ الكبير، ١/١٣٠، الرقم: ٣٩٢، والشيبانی فی الآحاد والمثانی، ١/٧٧، الرقم: ٢٢۔

’’حضرت موسیٰ بن عقبہ سے روایت ہے کہ ہم ایسے چار افراد کو نہیں جانتے کہ جنہوں نے خود اور ان کے بیٹوں نے بھی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہو (یعنی انہیں شرف صحابیت نصیب ہوا ہو) سوائے ابوقحافہ، ابوبکر، عبدالرحمٰن بن ابی بکر اور ابوعتیق محمد بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہم کے۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی، حاکم اور بخاری نے ’التاریخ الکبیر‘ میں روایت کیا ہے۔

۵۴/ ۷. عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: إِنَّ أَعْظَمَ أَجْرًا فِي الْمَصَاحِفِ أَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ: كَانَ أَوَّلَ مَنْ جَمَعَ الْقُرْآنَ بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا: قرآن کے حوالے سے سب سے زیادہ اجر پانے والے ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں کہ انہوں نے سب سے پہلے قرآن کو دو جلدوں میں جمع کیا۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۵۵/ ۸. عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: إِنَّمَا سُمِّيَ أَبُوْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ عَتِيْقًا لِجَمَالِ وَجْهِهِ وَاسْمُهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت لیث بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا نام عتیق آپ کی خوبروئی کی وجہ سے رکھا گیا اور آپ کا اصل نام عبداللہ بن عثمان ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

:۷ أخرجه ابن أبی شيبة فی المصنف، ٦/ ١٤٨، الرقم: ٣٠٢٢٩، وابن سعد فی الطبقات الکبری، ٣/ ١٩٣۔

:۸ أخرجه الطبرانی فی المعجم الکبير، ١/ ٥٢، الرقم: ٤، والشيبانی فی الآحاد والمثانی، ١/ ٦٨، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ٩/ ٤١۔

٩/٥٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِجبْرِيْلَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ: إِنَّ قَوْمِي لَا يُصَدِّقُوْنَنِي، فَقَالَ لَهُ جِبْرِيْلُ: يُصَدِّقُكَ أَبُوْ بَكْرٍ وَهُوَ الصِّدِّيْقُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت جبرائیل امین سے فرمایا: اے جبرائیل! میری قوم (واقعہ معراج میں) میری تصدیق نہیں کرے گی۔ جبرائیل علیہ السلام نے کہا: ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ کی تصدیق کریں گے اور وہ صدیق ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٠/٥٧. عَنْ أَبِي يَحْيَى حَكِيْمِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ يَحْلِفُ: لَلّٰهُ أُنْزِلَ اسْمُ أَبِي بَكْرٍ مِنَ السَّمَاءِ الصِّدِّيْقُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابو یحییٰ حکیم بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو اللہ کی قسم اُٹھا کر کہتے ہوئے سُنا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا لقب ’’الصدیق‘‘ آسمان سے اُتارا گیا۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٩: أخرجه الطبرانی فی المعجم الأوسط، ١٦٦/٧، الرقم: ٧١٧٣، وابن سعد فی الطبقات الکبری، ٢١٥/١۔

١٠: أخرجه الطبرانی فی المعجم الکبیر، ٥٥/١، الرقم: ١٤۔

٢. فَصْلٌ فِي مَنْزِلَتِهِ رضی اللہ عنہ عِنْدَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا مقام و مرتبہ

١١/٥٨. عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بَعَثَهُ عَلَى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ، فَأَتَيْتُهُ، فَقُلْتُ: أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْکَ؟ قَالَ: عَائِشَةُ. فَقُلْتُ: مِنَ الرِّجَالِ؟ فَقَالَ: أَبُوْهَا. قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَعَدَّ رِجَالًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے غزوہ ذاتِ السلاسل کا امیرِ لشکر بنا کر روانہ فرمایا جب واپس آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوا: عورتوں میں آپ کو سب سے زیادہ محبت کس سے ہے؟ تو فرمایا: عائشہ کے ساتھ۔ میں نے پھر عرض کیا: مردوں میں سے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اُس کے والد (ابوبکر رضی اللہ عنہ) کے ساتھ۔ میں نے عرض کیا: پھر اُن کے بعد؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عمر بن

١١: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: فضائل أصحاب النّبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب: من فضائل أبی بکر الصديق رضی اللہ عنہ، ٣/١٣٣٩، الرقم: ٣٤٦٢، ومسلم فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أبی بکر الصديق رضی اللہ عنہ، ٤/١٨٥٦، الرقم: ٢٣٨٤، والترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب أبی بکر الصديق رضی اللہ عنہ، ٥/٧٠٦، الرقم: ٣٨٨٥، ٣٨٨٦، وابن ماجه فی السنن، المقدمة، باب: فضل أبي بکر الصديق، ١/٣٨، الرقم: ١٠١، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٤/٢٠٣، الرقم: ١٧١٤٣۔

خطاب کے ساتھ۔ اور پھر آپ ﷺ نے اُن کے بعد چند دوسرے حضرات کے نام لئے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۲/۵۹. عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی الله عنه قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ أَقْبَلَ أَبُوْ بَكْرٍ آخِذًا بِطَرَفِ ثَوْبِهِ، حَتَّى أَبْدَى عَنْ رُكْبَتِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَمَّا صَاحِبُكُمْ فَقَدْ غَامَرَ، فَسَلَّمَ وَقَالَ: إِنِّي كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ ابْنِ الْخَطَّابِ شَيْءٌ، فَأَسْرَعْتُ إِلَيْهِ ثُمَّ نَدِمْتُ، فَسَأَلْتُهُ أَنْ يَغْفِرَلِي، فَأَبَى عَلَيَّ، فَأَقْبَلْتُ إِلَيْكَ، فَقَالَ: يَغْفِرُ اللهُ لَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ، ثَلَاثًا. ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ نَدِمَ فَأَتَى مَنْزِلَ أَبِي بَكْرٍ، فَسَأَلَ: أَ ثَمَّ أَبُوْ بَكْرٍ؟ فَقَالُوْا: لَا، فَأَتَى إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَلَّمَ، فَجَعَلَ وَجْهُ النَّبِيِّ ﷺ يَتَمَعَّرُ، حَتَّى أَشْفَقَ أَبُوْ بَكْرٍ، فَجَثَا عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَاللهِ، أَنَا كُنْتُ أَظْلَمَ، مَرَّتَيْنِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ اللهَ بَعَثَنِي إِلَيْكُمْ فَقُلْتُمْ كَذَبْتَ، وَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: صَدَقَ. وَوَاسَانِي بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ، فَهَلْ أَنْتُمْ تَارِكُوْا لِي صَاحِبِي؟ مَرَّتَيْنِ، فَمَا أُوْذِيَ بَعْدَهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت ابودرداء رضی الله عنه سے روایت ہے کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی الله عنه بھی اپنی چادر کا کنارہ پکڑے حاضرِ خدمت ہوئے۔ یہاں تک کہ اُن کا گھٹنا ننگا ہو گیا، حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے یہ ساتھی

۱۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل أصحاب النّبي، باب: فضل أبي بكر الصديق، ۳/۱۳۳۹، الرقم: ۳۴۶۱، والبيهقي في السنن الكبرى، ۱۰/۲۳۲، والطبراني في مسند الشاميين، ۲/۲۰۸، الرقم: ۱۱۹۹، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۹/۳۰۴۔

لڑ جھگڑ کر آ رہے ہیں۔ انہوں نے سلام عرض کیا اور بتایا کہ میرے اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے درمیان کچھ تکرار ہوئی تو جلدی میں میرے منہ سے ایک بات نکل گئی جس پر مجھے بعد میں ندامت ہوئی اور میں نے اُن سے معافی مانگی لیکن انہوں نے معاف کرنے سے انکار کر دیا۔ لہٰذا میں آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! اللہ تمہیں معاف فرمائے یہ تین مرتبہ فرمایا۔ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نادم ہو کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر گئے اور ان کے بارے میں پوچھا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہاں ہیں؟ گھر والوں نے کہا: نہیں ہیں۔ چنانچہ آپ بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلام عرض کیا، اس وقت حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ پُر نور کا رنگ بدل گیا۔ یہ صورتِ حال دیکھ کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ڈر گئے اور گھٹنوں کے بل ہو کر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اللہ کی قسم! میں ہی زیادتی کرنے والا تھا۔ یہ دو مرتبہ عرض کیا پس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک جب اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہاری طرف مبعوث فرمایا تو تم سب لوگوں نے میری تکذیب کی (مجھے جھٹلایا) لیکن ابوبکر نے میری تصدیق کی اور پھر اپنی جان اور اپنے مال سے میری خدمت میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا۔ پھر دو مرتبہ فرمایا: کیا تم میرے ایسے ساتھی سے میرے لئے درگزر (نہیں) کرو گے؟ اس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کبھی اذیت نہیں دی گئی۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

۱۳/۶۰. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خَرَجَ ذَاتَ

۱۳: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: فی مناقب أبي بکر وعمر کليهما، ۵/۶۱۲، الرقم: ۳۶۶۹، وابن ماجه فی السنن، المقدمة، باب: فضل أبي بکر الصديق، ۱/۳۸، الرقم: ۹۹، والحاکم فی المستدرک، ۴/۳۱۲، الرقم: ۷۷۴۶، وابن حبان فی طبقات المحدثين بأصبهان، ۴/۲۳۹، الرقم: ۶۴۰۔

يَوْمٍ وَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِيْنِهِ وَالْآخَرُ عَنْ شِمَالِهِ وَهُوَ آخِذٌ بِأَيْدِيْهِمَا، وَقَالَ: هٰكَذَا نُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دن حضور نبی اکرم ﷺ گھر سے باہر تشریف لائے مسجد میں داخل ہوئے اس دوران حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے ہمراہ تھے، ایک آپ ﷺ کی دائیں جانب تھے اور دوسرے بائیں جانب اور حضور نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ہم قیامت کے روز اِسی طرح اُٹھائے جائیں گے۔''

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٦١/١٤. عَنْ عَائِشَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ: أَبُوْ بَكْرٍ سَيِّدُنَا وَخَيْرُنَا وَأَحَبُّنَا إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

''اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا امیر المؤمنین سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے فرمایا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہمارے سردار، ہم سب سے بہتر اور رسول اللہ ﷺ کو ہم سب سے زیادہ محبوب تھے۔''

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٦٢/١٥. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ:

١٤: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب أبی بکر الصدیق رضی الله عنه، ٥/٦٠٦، الرقم: ٣٦٥٦، والحاکم فی المستدرک، ٣/٦٩، الرقم: ٤٤٢١۔

١٥: أخرجه الحاکم فی المستدرک، ٣/٧٢، الرقم: ٤٤٢٩، وأحمد بن حنبل فی فضائل الصحابة، ١/٣٥١، الرقم: ٥٠٧۔

أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ أَنَا، ثُمَّ أَبُوْ بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ آتِي أَهْلَ الْبَقِيْعِ، فَتَنْشَقُّ عَنهُمْ فَأُبْعَثُ بَيْنَهُمْ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَأَحْمَدُ.

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سب سے پہلے جس سے زمین پھٹے گی وہ میں ہوں پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ سے، پھر عمر رضی اللہ عنہ سے، پھر میں اہلِ بقیع کے پاس آؤں گا تو اُن سے زمین شق (پھٹے) ہو گی پھر میں اُن سب کے درمیان اُٹھایا جاؤں گا۔'' اس حدیث کو امام حاکم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۶/۶۳. عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ رضی الله عنه: هَلْ قُلْتَ فِي أَبِي بَكْرٍ شَيْئًا؟ قَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ: قُلْ وَأَنَا أَسْمَعُ فَقَالَ: ثَانِي اثْنَيْنِ فِي الْغَارِ الْمُنِيْفِ وَقَدْ طَافَ الْعَدُوُّ بِهِ إِذْ صَعِدَ الْجَبَلَ وَكَانَ حِبَّ رَسُوْلِ اللهِ قَدْ عَلِمُوْا مِنَ الْبَرِيَّةِ لَمْ يَعْدِلْ بِهِ رَجُلًا.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

''امام زہری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا تم نے ابوبکر (صدیق رضی اللہ عنہ) کے بارے کچھ کلام کہا ہے۔ انہوں نے عرض کی، ہاں (یا رسول اللہ!)۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ وہ کلام مجھے سناؤ میں سنوں گا۔ حضرت حسان رضی اللہ عنہ یوں گویا ہوئے وہ غار میں دو میں سے دوسرے تھے۔ جب وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لے کر پہاڑ (جبل ثور) پر چڑھے تو دشمن نے اُن کے ارد گرد چکر لگائے اور تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کو معلوم ہے کہ وہ (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محبوب ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی شخص کو اُن کے برابر شمار نہیں کرتے ہیں۔ (یہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہنس

۱۶: أخرجه الحاكم في المستدرك، ۳/۶۷، الرقم: ۴۴۱۳، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ۳/۱۷۴۔

پڑے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دندانِ مبارک ظاہر ہو گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے حسان تم نے سچ کہا، وہ (ابوبکر رضی اللہ عنہ) بالکل ایسے ہی ہیں جیسے تم نے کہا۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

٦٤/١٧. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَإِحْدَى يَدَيْهِ عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَالْأُخْرَى عَلَى عُمَرَ. فَقَالَ: هَكَذَا نُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

’’حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجدِ نبوی میں اس حال میں داخل ہوئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک دستِ مبارک حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر تھا اور دوسرا حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اِس طرح ہم قیامت کے روز اُٹھائے جائیں گے۔‘‘ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

٦٥/١٨. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنَّا نَجْلِسُ مَعَ النَّبِيِّ كَأَنَّمَا عَلَى رُؤُوْسِنَا الطَّيْرُ. مَا يَتَكَلَّمُ أَحَدٌ مِنَّا إِلَّا أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں بیٹھتے تو ہماری یہ حالت ہوتی گویا کہ ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں اور ہم میں سے کوئی بھی کلام نہ کرسکتا سوائے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٧: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/ ٧١، الرقم: ٤٤٢٨۔

١٨: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٨/ ٥، الرقم: ٧٧٨٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ٥٣۔

٣. فَصْلٌ فِي أَنَّهُ كَانَ أَشَدَّ النَّاسِ حُبًّا لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم

﴿صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیان﴾

١٩/٦٦. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: خَطَبَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم النَّاسَ وَقَالَ: إِنَّ اللهَ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ، فَاخْتَارَ ذٰلِكَ الْعَبْدُ مَا عِنْدَ اللهِ. قَالَ: فَبَكَى أَبُوْ بَكْرٍ. فَعَجِبْنَا لِبُكَائِهِ: أَنْ يُّخْبِرَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم عَنْ عَبْدٍ خُيِّرَ، فَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم هُوَ الْمُخَيَّرَ، وَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ أَعْلَمَنَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا: ’’بیشک اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو دنیا اور جو اللہ کے پاس ہے کے درمیان اختیار دیا ہے۔ پس اُس بندے نے اُس چیز کو اختیار کیا جو اللہ کے پاس ہے۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رو پڑے۔ ہم نے اُن کے رونے پر تعجب کیا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو ایک بندے کا حال بیان فرما رہے ہیں کہ اُس کو اختیار دیا گیا ہے۔ پس وہ (بندہ) جس کو اختیار دیا گیا تھا خود تاجدارِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے اور

١٩: أخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب: فضائل أصحاب النّبی صلى الله عليه وآله وسلم، باب: قول النّبی صلى الله عليه وآله وسلم سدّوا الأبواب إلّا باب أبی بکر، ١٣٣٧/٣، الرقم: ٣٤٥٤، ومسلم فی الصحیح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أبي بکر الصدیق رضي الله عنه، ١٨٥٤/٤، الرقم: ٢٣٨٢، والترمذی فی الجامع الصحیح، کتاب:المناقب، باب:مناقب أبی بکر الصدیق، ٦٠٧/٥، الرقم:٣٦٥٩، وابن حبان فی الصحیح، ٥٥٩/١٤، الرقم: ٦٥٩٤.

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہم سب سے زیادہ علم رکھنے والے تھے (جو حضور ﷺ کی مراد سمجھ گئے)۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۶۷/۲۰. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: إِنَّ عَبْدًا خَيَّرَهُ اللهُ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ، وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ، فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهُ. فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فَدَيْنَاكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ، بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا. قَالَ: فَعَجِبْنَا! فَقَالَ النَّاسُ: انْظُرُوْا إِلَى هَذَا الشَّيْخِ يُخْبِرُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنْ عَبْدٍ خَيَّرَهُ اللهُ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ وَبَيْنَ مَا عِنْدَ اللهِ وَهُوَ يَقُوْلُ: فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا! قَالَ: فَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ هُوَ الْمُخَيَّرُ، وَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ هُوَ أَعْلَمُنَا بِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے تو فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو اختیار دیا کہ یا تو دنیا کی آرائش سے جو چاہے لے لے یا جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ حاصل کرے، تو اس بندے نے اُسے پسند کیا جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ (یہ سن کر) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں۔ راوی فرماتے ہیں ہمیں تعجب ہوا، تو لوگوں نے ایک دوسرے سے کہا کہ اس شیخ کی طرف دیکھو! حضور نبی اکرم ﷺ تو کسی بندے کے

۲۰: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: فضائل أصحاب النبی ﷺ، باب: هجرة النّبي ﷺ وأصحابه إلی المدينة، ۳/۱۴۱۷، الرقم: ۳۶۹۱، ومسلم فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أبي بکر الصديق، ۴/۱۸۵۴، الرقم: ۲۳۸۲، والترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب أبي بکر، ۶/۴۱، الرقم: ۳۶۶۰، وابن حبان فی الصحيح، ۱۵/۲۷۷، الرقم: ۶۸۶۱۔

متعلق فرما رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے دنیا کی آرائش یا جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے، اُن میں سے ایک کے حصول کا اختیار دیا اور یہ فرما رہے ہیں ہمارے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: درحقیقت حضور ﷺ کو ہی اختیار دیا گیا تھا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس بات کو ہم سب سے زیادہ جانتے تھے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۶۸/۲۱. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ ذَهَبَ إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ، فَحَانَتِ الصَّلَاةُ، فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ، فَقَالَ: أَتُصَلِّي لِلنَّاسِ فَأُقِيمَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَصَلَّى أَبُوْ بَكْرٍ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَالنَّاسُ فِي الصَّلَاةِ، فَتَخَلَّصَ حَتَّى وَقَفَ فِي الصَّفِّ، فَصَفَّقَ النَّاسُ، وَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيْقَ الْتَفَتَ فَرَأَى رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنِ امْكُثْ مَكَانَكَ فَرَفَعَ أَبُوْ بَكْرٍ رضی الله عنه يَدَيْهِ، فَحَمِدَ اللهَ عَلَى مَا أَمَرَهُ بِهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنْ ذَلِكَ، ثُمَّ اسْتَأْخَرَ أَبُوْ بَكْرٍ رضی الله عنه حَتَّى اسْتَوَى فِي الصَّفِّ، وَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَصَلَّى، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، مَا مَنَعَكَ أَنْ تَثْبُتَ إِذْ أَمَرْتُكَ. فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: مَا كَانَ لِابْنِ أَبِي

۲۱: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الأذان، باب: مَنْ دخل ليؤمّ الناس فجاء الإمام الأول، ۱/۲۴۲، الرقم: ۶۵۲، و مسلم فی الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: تقديم الجماعة من يصلی بهم، ۱/۳۱۶، الرقم: ۴۲۱، وأبو داود فی السنن، كتاب: الصلاة، باب: التصفيق فی الصلاة، ۱/۲۴۷، الرقم: ۹۴۰، والنسائی فی السنن، كتاب: الإمامة، باب: استخلاف الإمام، ۲/۸۲، الرقم: ۷۹۳ ومالك فی الموطأ، ۱/۱۶۳، الرقم: ۳۹۰۔

قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ بنی عمرو بن عوف کے ہاں تشریف لے گئے تاکہ اُن (کے کسی تنازعہ) کی صُلح کرا دیں۔ اتنے میں نماز کا وقت ہوگیا۔ مؤذن، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: اگر آپ رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں تو میں اقامت کہہ دوں؟ انہوں نے فرمایا ہاں! پس حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نماز پڑھانے لگے۔ تو اسی دوران رسول اکرم ﷺ واپس تشریف لے آئے اور لوگ ابھی نماز میں تھے۔ پھر آپ ﷺ صفوں میں داخل ہوتے ہوئے پہلی صف میں جا کھڑے ہوئے۔ لوگوں نے تالی کی آواز سے آپ رضی اللہ عنہ کو متوجہ کرنا چاہا۔ مگر چونکہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ حالتِ نماز میں اِدھر اُدھر متوجہ نہ ہوتے تھے اس لئے اِدھر متوجہ نہ ہوئے۔ پھر جب لوگوں نے بہت زور سے تالیاں بجائیں تو آپ متوجہ ہوئے اور حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا۔ آپ ﷺ نے انہیں (ابو بکر صدیق کو) اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ پر کھڑے رہو۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کئے اور اللہ رب العزت کی حمد بیان کی اور اللہ کے رسولِ مکرم ﷺ نے انہیں نماز پڑھاتے رہنے کا جو حکم فرمایا تھا اس پر اللہ کا شکر ادا کیا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹے اور صف میں مل گئے۔ رسول اللہ آگے تشریف لائے اور نماز پڑھائی۔ جب آپ ا نماز سے فارغ ہوئے تو ادھر متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے ابو بکر! جب میں نے تمہیں حکم دیا تھا تو کس چیز نے تمہیں اپنی جگہ پر قائم رہنے سے منع کیا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ابو قحافہ کے بیٹے کی کیا مجال کہ رسول اللہ ﷺ کے آگے کھڑا ہو کر نماز پڑھائے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٦٩/٢٢. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قُبِضَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّيْنَ، وَأَبُوْ بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّيْنَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٢٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: كم سن النّبي ﷺ، يوم قبض، ٤/١٨٢٥، الرقم: ٢٣٤٨۔

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر مبارک تریسٹھ سال (٦٣) سال تھی اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو ان کی عمر بھی (حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت میں) تریسٹھ سال تھی۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

٢٣/٧٠. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ: أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أَنْ نَتَصَدَّقَ، فَوَافَقَ ذٰلِکَ عِنْدِي مَالًا، فَقُلْتُ: الْيَوْمَ أَسْبِقُ أَبَا بَکْرٍ إِنْ سَبَقْتُهُ يَوْمًا، قَالَ: فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِي، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِکَ؟ قُلْتُ: مِثْلَهُ، وَأَتَی أَبُو بَکْرٍ بِکُلِّ مَا عِنْدَهُ، فَقَالَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: يَا أَبَا بَکْرٍ، مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِکَ؟ قَالَ: أَبْقَيْتُ لَهُمُ اللهَ وَرَسُوْلَهُ، قُلْتُ: لَا أَسْبِقُهُ إِلَی شَيءٍ أَبَدًا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ.

’’حضرت زید رضی اللہ عنہ بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمیں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صدقہ دینے کا حکم فرمایا۔ اس حکم کی تعمیل کے لئے میرے پاس مال تھا۔ میں نے (اپنے آپ سے) کہا، اگر میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کبھی سبقت لے جا سکتا ہوں تو آج سبقت

www.MinhajBooks.com

٢٣: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: فی مناقب أبی بکر وعمر رضی الله عنهما کليهما، ٦/٦١٤، الرقم: ٣٦٧٥، وأبوداود فی السنن، کتاب: الزکاة، باب: الرخصة فی ذالك، ٢/١٢٩، الرقم: ١٦٧٨، والدارمی فی السنن، ١/٤٨٠، الرقم: ١٦٦٠، والحاکم فی المستدرك، ١/٥٧٤، الرقم: ١٥١٠۔

لے جاؤں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنا نصف مال لے کر حاضرِ خدمت ہوا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑ آئے ہو؟ میں نے عرض کیا: اتنا ہی مال اُن کے لئے چھوڑ آیا ہوں۔ (اتنے میں) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جو کچھ اُن کے پاس تھا وہ سب کچھ لے کر حاضرِ خدمت ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! اپنے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑ آئے ہو؟ انہوں نے عرض کی: میں ان کے لئے اللہ اور اُس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چھوڑ آیا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے (دل میں) کہا، میں اِن سے کسی شے میں آگے نہ بڑھ سکوں گا۔''

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابو داود نے روایت کیا ہے۔

٢٤/٧١. عَنْ طَارِقٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ أُولٰئِکَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى﴾، [الحجرات، ٤٩:٣]، قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ: فَآلَيْتُ عَلَى نَفْسِي أَنْ لَّا أُكَلِّمَ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم إِلَّا كَأَخِي السِّرَارِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

''حضرت طارق سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب سورت الحجرات کی آیت: ''بیشک وہ لوگ جو اپنی آوازوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے پست رکھتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ رب العزت نے تقویٰ کے لئے مختص کر لیا ہے۔'' حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے قسم کھائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ صرف سرگوشی کی صورت میں (ہی کلام) کروں گا، جس طرح کوئی راز دان سرگوشی کرتے ہیں۔''

٢٤: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/٧٨، الرقم: ٤٤٤٩، والعسقلاني في المطالب العالية، ٤/٣٣، الرقم: ٣٨٨٧۔

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

۲۵/۷۲. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: لَقَدْ ضَرَبُوْا رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم حَتَّى غَشِيَ عَلَيْهِ فَقَامَ أَبُوْ بَكْرٍ رضی الله عنه فَجَعَلَ يُنَادِي يَقُوْلُ: وَيْلَكُمْ أَ تَقْتُلُوْنَ رَجُلًا أَنْ يَقُوْلَ رَبِّيَ اللهُ؟ قَالُوْا: مَنْ هَذَا؟ قَالُوْا: هَذَا ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ الْمَجْنُوْنُ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

''حضرت انس بن مالک رضی الله عنه سے روایت ہے کہ کفار و مشرکین نے رسول اللہ صلی الله علیه وآله وسلم کو اس قدر جسمانی اذیت پہنچائی کہ آپ صلی الله علیه وآله وسلم پر غشی طاری ہوگئی۔ حضرت ابوبکر رضی الله عنه کھڑے ہوگئے اور بلند آواز سے کہنے لگے تم تباہ و برباد ہو جاؤ، کیا تم ایک (معزز) شخص کو اِس لئے قتل کرنا چاہتے ہو کہ وہ کہتے ہیں کہ میرا رب اللہ ہے؟ اُن ظالموں نے کہا، یہ کون ہے؟ (کفار و مشرکین میں سے کچھ) لوگوں نے کہا: یہ ابو قحافہ کا بیٹا ہے جو (محبتِ رسول صلی الله علیه وآله وسلم میں) مجنوں (بن چکا) ہے۔''

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

۲۶/۷۳. عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ سَبَبُ مَوْتِ أَبِي بَكْرٍ رضی الله عنه مَوْتُ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم مَا زَالَ جِسْمُهُ يَجْرِي حَتَّى مَاتَ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

www.MinhajBooks.com

۲۵: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ۳/۷۰، الرقم: ٤٤٢٤، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٦/۲۲۱، والهيثمي فى مجمع الزوائد، ٦/۱۷۔

۲٦: أخرجه الحاكم فى المستدرك، ۳/٦٦، الرقم: ٤٤۱۰، وابن الجوزى فى صفوة الصفوه، ۱/۲٦۳۔

''حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ اپنے والد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات کا سبب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال فرمانا تھا۔ (اِس فراقِ حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غم میں) آپ رضی اللہ عنہ کا جسم کمزور ہوتا گیا یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ کا وصال ہوگیا۔'' اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

٧٤/٢٧. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: تَذَاكَرَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَأَبُوْ بَكْرٍ رضي الله عنه مِيْلَادَهُمَا عِنْدِي. فَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم أَكْبَرَ مِنْ أَبِي بَكْرٍ، فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّ سِتِّيْنَ وَتُوُفِّيَ أَبُوْ بَكْرٍ رضي الله عنه وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَ سِتِّيْنَ لِسَنَتَيْنِ وَنِصْفِ الَّتِي عَاشَ بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

''اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا اپنے یومِ ولادت کے حوالے سے میرے پاس بیٹھے ہوئے مذاکرہ ہوا۔ تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے عمر کے اعتبار سے (بھی) بڑے تھے۔ پھر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر مبارک ٦٣ برس تھی۔ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو اُن کی عمر بھی تریسٹھ (٦٣) برس تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اڑھائی سال ہی عمر مبارک میں بڑے تھے جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد دنیا میں حیات رہے۔''

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

٢٧: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١/٥٨، الرقم:٢٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٦٠۔

۷۵/۲۸. عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: لَمَّا كَانَ لَيْلَةَ الْغَارِ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، دَعْنِي أَدْخُلُ قَبْلَکَ فَإِنْ كَانَ حَيَّةٌ اَوْ شَيْءٌ كَانَتْ لِي قَبْلَکَ قَالَ ﷺ: ادْخُلْ فَدَخَلَ أَبُوْ بَكْرٍ، فَجَعَلَ يَلْتَمِسُ بِيَدِهِ، كُلَّمَا رَأَى جُحْرًا قَالَ: بِثَوْبِهِ فَشَقَّهُ ثُمَّ أَلْقَمَهُ الْجُحْرَ حَتَّى فَعَلَ ذٰلِکَ بِثَوْبِهِ أَجْمَعَ. قَالَ: فَبَقِيَ جُحْرٌ فَوَضَعَ عَقِبَهُ عَلَيْهِ ثُمَّ أَدْخَلَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ. فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: فَأَيْنَ ثَوْبُکَ يَا أَبَا بَكْرٍ؟ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي صَنَعَ، فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَدَيْهِ وَقَالَ: اللّٰهُمَّ، اجْعَلْ أَبَا بَكْرٍ مَعِي فِي دَرَجَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ. فَأَوْحَى اللهُ عزوجل إِلَيْهِ أَنَّ اللهَ تَعَالَى قَدِ اسْتَجَابَ لَکَ. رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: جب غار کی رات تھی تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے اجازت عنایت فرمایئے کہ میں آپ سے پہلے غار میں داخل ہوں تاکہ اگر کوئی سانپ یا کوئی اور چیز ہو تو وہ آپ ﷺ کی بجائے مُجھے تکلیف پہنچائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: داخل ہو جاؤ۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ داخل ہوئے اور اپنے ہاتھ سے ساری جگہ کی تلاشی لینے لگے۔ جب بھی کوئی سوراخ دیکھتے تو اپنے لباس کو پھاڑ کر سوراخ کو بند کر دیتے۔ یہاں تک کہ اپنے تمام لباس کے ساتھ یہی کچھ کیا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر بھی ایک سوراخ بچ گیا تو انہوں نے اپنی ایڑی کو اُس سوراخ پر رکھ دیا اور پھر رسول اللہ ﷺ کو اندر تشریف لانے کی گزارش کی۔ جب صبح ہوئی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا: ’’اے ابوبکر! تمھارا

۲۸: أخرجه أبو نعيم فی حلية الأولياء، ۱/۳۳، وابن الجوزی فی صفوة الصفوة، ۱/۲۴۰، ومحب الطبری فی الرياض النضرة، ۱/۴۵۱۔

لباس کہاں ہے؟ تو انہوں نے جو کچھ کیا تھا اُس کے بارے بتا دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اُٹھائے اور دُعا کی: اے میرے اللہ! ابو بکر کو قیامت کے دن میرے ساتھ میرے درجہ میں رکھنا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی طرف وحی فرمائی کہ اُس نے آپ ﷺ کی دُعا کو قبول فرما لیا ہے۔'' اس حدیث کو امام ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

۲۹/۷۶. عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَعِنْدَهُ أَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ، وَعَلَيْهِ عَبَاءَةٌ قَدْ خَلَّهَا فِي صَدْرِهِ بِخِلَالٍ، فَنَزَلَ عَلَيْهِ جِبْرِيْلُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، مَالِي أَرَى أَبَا بَكْرٍ عَلَيْهِ عَبَاءَةٌ قَدْ خَلَّهَا فِي صَدْرِهِ؟ فَقَالَ: يَا جِبْرِيْلُ، أَنْفَقَ مَالَهُ عَلَيَّ قَبْلَ الْفَتْحِ، قَالَ: فَإِنَّ اللهَ جل جلاله يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ قُلْ لَهُ: أَ رَاضٍ أَنْتَ عَنِّي فِي فَقْرِكَ هَذَا أَمْ سَاخِطٌ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ: يَا أَبَا بَكْرٍ، إِنَّ اللهَ عزوجل يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ لَكَ: أَرَاضٍ أَنْتَ عَنِّي فِي فَقْرِكَ هَذَا أَمْ سَاخِطٌ؟ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: عَلَيْهِ السَّلَامُ أَسْخَطُ عَلَى رَبِّي؟ أَنَا عَنْ رَبِّي رَاضٍ، أَنَا عَنْ رَبِّي رَاضٍ، أَنَا عَنْ رَبِّي رَاضٍ. رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھا اور آپ ﷺ کے پاس ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس حال میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے عباء (لباس جو سامنے سے کھلا ہوا ہو اور اُس کو کپڑوں کے اوپر پہنا جاتا ہے) پہنی ہوئی تھی جس کو اپنے سینے پر خِلال (لکڑی کا ٹکڑا، جس سے سوراخ کیا جاتا

۲۹: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ۷/۱۰۵، وابن الجوزي في صفة الصفوة، ۱/۲۵۰، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۴/۳۰۸، ومحب الطبري في الرياض النضرة، ۲/۲۰۔

ہے) سے جوڑا ہوا تھا اس وقت حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور عرض کیا: اے محمد، میں کیا دیکھ رہا ہوں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عباء پہن کر اُسے اپنے سینے پر ٹانکا ہوا ہے؟ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے جبریل، انہوں نے اپنا سارا مال مجھ پر خرچ کر ڈالا ہے۔ جبریل علیہ السلام نے عرض کیا: اللہ رب العزت آپ کو سلام کہتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہیں، کیا تو اپنے اِس فقر میں مجھ سے راضی ہے یا ناراض؟ اس پر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابوبکر، اللہ تعالیٰ تم پر سلام بھیجتے ہیں اور تمہیں (کیا) فرماتے ہیں: ''کیا تو اپنے اس فقر میں مجھ سے راضی ہے یا ناراض؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ میں اپنے ربِ کریم پر ناراض ہوں گا؟ میں تو اپنے رب سے (ہر حال میں) راضی ہوں میں اپنے ربِ کریم سے راضی ہوں۔ میں اپنے ربِ کریم سے راضی ہوں''۔

اس حدیث کو امام ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

٤. فَصْلٌ فِي أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم اتَّخَذَهُ صَاحِبًا لَهُ وَرَفِيقًا وَنَائِبًا وَوَزِيرًا

﴿حضور صلى الله عليه وآله وسلم کا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو اپنا ساتھی، دوست، نائب، اور وزیر قرار دینے کا بیان﴾

٧٧/ ٣٠. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ أُمَّتِي خَلِيْلًا، لَا تَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ، وَلَكِنْ أَخِي وَصَاحِبِي.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلى الله عليه وآله وسلم نے فرمایا: اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن وہ میرے بھائی اور میرے ساتھی ہیں۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٧٨/ ٣١. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ تَبِعَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم

٣٠: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: المناقب، باب: قول النبی صلى الله عليه وآله وسلم: لو كنت متخذا خليلا، ١٣٣٨/٣، الرقم: ٣٤٥٦، ومسلم فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أبي بكر الصديق، ١٨٥٥/٤، الرقم: ٢٣٨٣، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٤٣٧/١، الرقم: ٤١٦١۔

٣١: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الأذان، باب: أَهْلُ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ أَحَقُّ بِالإِمَامَةِ، ٢٤٠/١، الرقم: ٦٤٨، وفي كتاب: المغازی، باب: مرض النبي صلى الله عليه وآله وسلم ووفاته، ١٦١٦/٤، الرقم: ٤١٨٣، ومسلم فی الصحيح،

وَخَدَمَهُ وَصَحِبَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يُصَلِّي لَهُمْ فِي وَجْعِ النَّبِيِّ ﷺ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيْهِ، حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ الإِثْنَيْنِ وَهُمْ صُفُوْفٌ فِي الصَّلَاةِ فَكَشَفَ النَّبِيُّ ﷺ سِتْرَ الْحُجْرَةِ يَنْظُرُ إِلَيْنَا وَهُوَ قَائِمٌ كَأَنَّ وَجْهَهُ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ، ثُمَّ تَبَسَّمَ يَضْحَكُ فَهَمَمْنَا أَنْ نَفْتَتِنَ مِنَ الْفَرَحِ بِرُؤْيَةِ النَّبِيِّ ﷺ، فَنَكَصَ أَبُوْبَكْرٍ عَلَى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ وَظَنَّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَارِجٌ إِلَى الصَّلَاةِ، فَأَشَارَ إِلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ: أَنْ أَتِمُّوْا صَلَاتَكُمْ وَأَرْخَى السِّتْرَ فَتُوُفِّيَ مِنْ يَوْمِهِ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں رہتے تھے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضور نبی اکرم ﷺ کے مرضِ وصال کے دوران صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھایا کرتے تھے، یہاں تک کہ پیر کا دن آ گیا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز کی حالت میں صفیں باندھے کھڑے تھے۔ (اِس دوران) حضور نبی اکرم ﷺ نے (اپنے) حجرۂ مبارک سے پردہ اُٹھایا اور کھڑے ہو کر ہمیں دیکھنے لگے۔ ایسے لگ رہا تھا کہ آپ ﷺ کا چہرۂ انور کھلے ہوئے قرآن کی طرح ہے پھر آپ ﷺ تبسم فرماتے ہوئے ہنسنے لگے۔ پس ہم نے ارادہ کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے دیدار کی خوشی سے نماز توڑ دیں گے پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی ایڑیوں کے بل (مصلّہ امامت سے) پیچھے لوٹے تاکہ صف میں شامل ہو جائیں اور گمان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نماز کے لئے (گھر سے) باہر تشریف لانے والے ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمیں اشارہ فرمایا کہ تم

.... كتاب: الصلاة، باب: استخلاف الإمام، ١/٣١٥، الرقم: ٤١٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٩٦، الرقم: ١٣٠٥١، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٥٨٧، الرقم: ٦٦٢٠۔

لوگ اپنی نماز کو مکمل کرو اور پردہ نیچے سرکا دیا۔ پھر آپ ﷺ کا اُسی دن وصال ہو گیا۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۷۹/۳۲. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ شَيْئًا، فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَرَأَيْتَ إِنْ جِئْتُ فَلَمْ أَجِدْكَ؟ قَالَ أَبِي: كَأَنَّهَا تَعْنِي الْمَوْتَ. قَالَ: فَإِنْ لَّمْ تَجِدِيْنِي فَأْتِي أَبَا بَكْرٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت محمد بن جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کسی چیز کے بارے میں پوچھا۔ آپ ﷺ نے اُسے دوبارہ آنے کا حکم فرمایا، اُس نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اگر میں آؤں اور آپ ﷺ کو نہ پاؤں تو؟ (محمد بن جبیر فرماتے ہیں کہ) میرے والد (جبیر بن مطعم) نے فرمایا: گویا وہ عورت آپ ﷺ کا وصال مراد لے رہی تھی۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اگر تم مجھے نہ پاؤ تو ابوبکر کے پاس آنا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۸۰/۳۳. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَطَبَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ:

۳۲: أخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب: فضائل أصحاب النبی ﷺ، باب: من فضائل أبی بکر الصدیق، ۳/۱۳۳۸، الرقم: ۳۴۵۹، ومسلم فی الصحیح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أبی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ، ۴/۱۸۵۶، الرقم: ۲۳۸۶، والترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: فی مناقب أبی بکر وعمر رضي الله عنهما کلیهما، ۵/۶۱۵، الرقم: ۳۶۷۶۔

۳۳: أخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب: الصلاة، باب: الخوخة والممر فی المسجد، ۱/۱۷۷، الرقم: ۴۵۴، والترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب أبی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ، ۵/۶۰۸، الرقم: ۳۶۶۰، وابن حبان —

لَو كُنتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلاً مِنْ أُمَّتِي لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ، وَلَكِنْ أُخُوَّةُ الإِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ.

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا۔ (اب خلت تو نہیں ہے) لیکن اسلام کی اخوت (برادری) اور مودت ہے۔''

اس حدیث کو امام بخاری اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٣٤/٨١. عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ: أَنَّهَا قَالَتْ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ فِي مَرَضِهِ: مُرُوْا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ: قُلْتُ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِکَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ: قُوْلِي لَهُ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِکَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَفَعَلَتْ حَفْصَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَهْ، إِنَّكُنَّ لَأَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ

.... فی الصحيح، ١٤/٥٥٩، الرقم: ٦٥٩٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٥٩، الرقم: ٣٣٨٥۔ فی الصحيح، ١٤/٥٥٩، الرقم: ٦٥٩٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٥٩، الرقم: ٣٣٨٥۔

٣٤: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الآذان، باب: أَهلُ الْعِلْمِ وَالْفَضلِ أَحَقُّ بِالْإِمَامَةِ، ١/٢٤٠، الرقم: ٦٤٧، والترمذی فی السنن، كتاب: المناقب، باب: فی مناقب أبي بكر وعمر رضي الله عنهما كليهما، ٥/٦١٣، الرقم: ٣٦٧٢، ومالك فی الموطأ، ١/١٧٠، الرقم: ٤١٢، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٦/٩٦، الرقم: ٢٤٦٩١، وابن حبان فی الصحيح، ١٤/٥٦٦، الرقم: ٦٦٠١۔

مُرُوْا أَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ.

’’اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے مرضِ وصال میں فرمایا: ابوبکر کو (میری طرف سے) حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کہا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو وہ کثرتِ گریہ کی وجہ سے لوگوں کو (قرأت) نہیں سنا سکیں گے۔ (اس لئے) آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حکم فرمائیں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت حفصہ سے کہا کہ آپ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کریں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب آپ کے مقام (مصلّٰی) پر کھڑے ہوں گے تو رونے کی وجہ سے لوگوں کو کچھ سنا نہ پائیں گے۔ پس آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حکم فرمائیں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں چنانچہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے ایسے ہی کیا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: رُک جاؤ! بیشک تم صواحب یوسف کی طرح ہو۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو (میری طرف سے) حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٨٢/٣٥. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: لَا يَنْبَغِي لِقَوْمٍ فِيْهِمْ أَبُوْ بَكْرٍ أَنْ يَؤُمَّهُمْ غَيْرُهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

’’اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کسی قوم کے لئے مناسب نہیں جن میں ابوبکر صدیق موجود ہوں کہ اُن کی امامت اِن (ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) کے علاوہ کوئی اور شخص کروائے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٣٥: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: فی مناقب أبی بکر وعمر رضي الله عنهما کليهما، ٥/٦١٤، الرقم: ٣٦٧٣۔

٥. فَصْلٌ فِي مُصَاحَبَتِهِ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم فِي الْغَارِ وَالْمَزَارِ

﴿حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رفیقِ غار و مزار ہونے کا بیان﴾

٣٦/٨٣. عَنْ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنه قَالَ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم وَ أَنَا فِي الْغَارِ: لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ تَحْتَ قَدَمَيْهِ لَأَبْصَرَنَا، فَقَالَ: مَا ظَنُّكَ يَا أَبَا بَكْرٍ بِاثْنَيْنِ، اللهُ ثَالِثُهُمَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

”حضرت انس رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا جبکہ میں (آپ کے ساتھ) غار میں تھا: اگر اِن (تلاش کرنے والے کفار) میں سے کوئی شخص اپنے قدموں کی طرف (جھک کر) دیکھے تو یقیناً ہمیں دیکھ لے گا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! اُن دو (افراد) کے متعلق تمہارا کیا گمان ہے جن کے ساتھ تیسرا خود اللہ ہو۔“

اس حدیث کو امام بخاری اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٣٦: أخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب: فضائل أصحاب النبی صلى الله عليه وآله وسلم، باب: مناقب المهاجرين وفضلهم، ٣/١٣٣٧، الرقم: ٣٤٥٣، ومسلم فی الصحیح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أبی بکر الصدیق، ٤/١٨٥٤، الرقم: ٢٣٨١، والترمذی فی السنن، کتاب: تفسیر القرآن، باب: ومن سورة التوبة، ٥/٢٧٨، الرقم: ٣٠٩٦، وابن حبان فی الصحیح، ١٤/١٨١، الرقم: ٦٢٧٩، وأحمد بن حنبل فی المسند، ١/٤، الرقم: ١١، وأبو یعلی فی المسند، ١/٦٨، الرقم: ٦٦۔

٣٧/٨٤. عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ ﷺ قالَ لِأَبِي بَكْرٍ: أَنْتَ صَاحِبِي عَلَى الْحَوْضِ، وَصَاحِبِي فِي الْغَارِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: آپ حوضِ (کوثر) پر میرے ساتھی ہیں اور غار (ثور) میں بھی میرے ساتھی ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور امام ابوعیسیٰ الترمذی نے اسے حدیث حسن کہا ہے۔

٣٨/٨٥. عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: كَانَ أَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ مَكَانَ الْوَزِيْرِ. فَكَانَ يُشَاوِرُهُ فِي جَمِيْعِ أُمُوْرِهِ، وَكَانَ ثَانِيَهُ فِي الْإِسْلَامِ، وَكَانَ ثَانِيَهُ فِي الْغَارِ، وَكَانَ ثَانِيَهُ فِي الْعَرِيْشِ يَوْمَ بَدْرٍ، وَكَانَ ثَانِيَهُ فِي الْقَبْرِ، وَلَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُقَدِّمُ عَلَيْهِ أَحَدًا.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

’’حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں وزیر کی حیثیت رکھتے تھے اور حضور ﷺ اپنے تمام اُمور میں اُن سے مشورہ فرمایا کرتے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اسلام لانے میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ثانی (دوسرے) تھے، غارِ (ثور) میں آپ ﷺ کے ثانی تھے، غزوۂ بدر میں

٣٧: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: في مناقب أبي بکر وعمر کليهما، ٥/٦١٣، الرقم: ٣٦٧٠۔

٣٨: أخرجه الحاکم فی المستدرک، ٣/٦٦، الرقم: ٤٤٠٨۔

عریش (وہ چھپر جو حضور ﷺ کے لئے بنایا گیا تھا) میں بھی آپ ﷺ کے ثانی تھے، قبر میں حضور ﷺ کے ثانی ہیں اور رسول اللہ ﷺ اُن (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) پر کسی کو بھی مقدّم نہیں سمجھتے تھے۔'' اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

٦. فَصْلٌ فِي مَكَانَةِ أَبِي بَكْرٍ رضی الله عنه فِي الْآخِرَةِ

﴿روزِ آخرت حضرت صدیق اکبر رضی الله عنه کا مقام و مرتبہ﴾

٣٩/٨٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم يَقُوْلُ: مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ شَيْءٍ مِنَ الْأَشْيَاءِ فِي سَبِيْلِ اللهِ، دُعِيَ مِنْ أَبْوَابٍ. يَعْنِي: الْجَنَّةِ. يَا عَبْدَ اللهِ، هَذَا خَيْرٌ، فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصِّيَامِ، وَبَابِ الرَّيَّانِ. فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ: مَا عَلَى هَذَا الَّذِي يُدْعَى مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ، وَقَالَ: هَلْ يُدْعَى مِنْهَا كُلِّهَا أَحَدٌ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَأَرْجُو أَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ يَا أَبَابَكْرٍ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

”حضرت ابوہریرہ رضی الله عنه سے روایت ہے کہ میں نے رسول اکرم صلی الله علیه وآله وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا: جو اللہ کی راہ میں ایک چیز کا جوڑا خرچ کرے گا تو اُسے جنت کے

www.MinhajBooks.com

٣٩: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: فصائل أصحاب النبي، باب: قول النبي صلی الله علیه وآله وسلم: لو كنت متخذاً خليلا، ٣/١٣٤٠، الرقم: ٣٤٦٦، والنسائی فی السنن الكبرى، ٢/٦، الرقم: ٢٢١٩، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢/٢٦٨، الرقم: ٧٦٢١، وابن حبان فی الصحيح، ٨/٢٠٦، الرقم: ٣٤١٨، وابن أبي شيبة فی المصنف، ٦/٣٥٣، الرقم: ٣١٩٦٥۔

دروازوں سے بلایا جائے گا۔ اے اللہ کے بندے! یہ خیر ہے پس جو اہل صلاۃ (نمازیوں) میں سے ہوگا اُس کو بابُ الصلاۃ سے بُلایا جائے گا اور جو اہلِ جہاد میں سے ہوگا اُسے بابُ الجہاد سے بلایا جائے گا اور جو اہلِ صدقہ (خیرات والوں) میں سے ہوگا اُسے بابُ الصدقہ سے بلایا جائے گا اور جو اہلِ صِیام (روزہ داروں) میں سے ہوگا اُسے بابُ الصیام اور بابُ الریّان سے بلایا جائے گا۔ پس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: جو اِن سارے دروازوں سے بلایا جائے اُسے تو خدشہ ہی کیا۔ پھر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! کیا کوئی ایسا بھی ہے جو ان تمام دروازوں میں سے بلایا جائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں، اے ابوبکر! مجھے امید ہے کہ تم اُن لوگوں میں سے ہو (جنہیں تمام دروازوں میں سے بلایا جائے گا)۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٨٧/ ٤٠. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ صَائِمًا؟ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: أَنَا، قَالَ: فَمَنْ تَبِعَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ جَنَازَةً؟ قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: أَنَا، قَالَ: فَمَنْ أَطْعَمَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مِسْكِيْنًا؟ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: أَنَا، قَالَ: فَمَنْ عَادَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مَرِيْضًا؟ قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: أَنَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: مَا اجْتَمَعْنَ فِي امْرِءٍ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آج کے دن تم میں سے کون روزہ دار ہے؟ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں، پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آج کے دن تم میں سے کون جنازے کے ساتھ گیا؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

٤٠: أخرجه مسلم فی الصحيح، کتاب: الزکاة، باب: من جمع الصدقة وأعمال البر، ٢/ ٧١٣، الرقم ١٠٢٨، والنسائی فی السنن الکبری، ٥/ ٣٦، الرقم: ٨١٠٧، والبيهقی فی السنن الکبری، ٤/ ١٨٩، الرقم: ٧٦١٩، وفی شعب الإيمان، ٦/ ٥٣٧، الرقم: ٩١٩٩۔

مَیں، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: آج کے دن تم میں سے کس نے مسکین کو کھانا کھلایا؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: مَیں نے، آپ ﷺ نے فرمایا: آج کے دن تم میں سے کس نے بیمار کی عیادت (تیمار داری) کی؟ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے، پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس میں یہ باتیں جمع ہوں وہ ضرور جنت میں جائے گا۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٤١/٨٨. عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ أَبَابَكْرٍ دَخَلَ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: أَنْتَ عَتِيْقُ اللهِ مِنَ النَّارِ، فَيَوْمَئِذٍ سُمِّيَ عَتِيْقًا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ.

’’اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی طرف سے آگ سے آزاد ہو۔ پس اُس دن سے آپ رضی اللہ عنہ کا نام ’’عتیق‘‘ رکھ دیا گیا۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی، ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٤٢/٨٩. عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ فَقَالَ

٤١: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب، باب: فى مناقب أبى بكر وعمر رضى الله عنهما، ٥/٦١٦، الرقم: ٣٦٧٩، وابن حبان فى الصحيح، ٥/٢٧٩، الرقم: ٦٨٦٤، والحاكم فى المستدرك، ٢/٤٥٠، الرقم: ٣٥٥٧، والطبرانى فى المعجم الكبير، ١/٥٣، والبزار فى المسند، ٦/١٧٠، الرقم: ٢٢١٣۔

٤٢: أخرجه الترمذى فى السنن، كتاب: المناقب، باب: فى مناقب عمر بن الخطاب رضى الله عنه، ٥/٦٢٢، الرقم: ٣٦٩٤، والحاكم فى المستدرك، ٣/٧٦، الرقم: ٤٤٤٣، والطبرانى فى المعجم الكبير ١٠/١٦٧، الرقم: ١٠٣٤٣۔

النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم: يَطْلُعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَأَطْلَعَ أَبُوْ بَكْرٍ فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (ابھی) اہلِ جنت میں سے ایک شخص تمہارے پاس آئے گا۔ اتنے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نمودار ہوئے، آپ نے سلام کیا اور بیٹھ گئے۔“

اس حدیث کو امام ترمذی اور امام حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

۹۰/۴۳. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: أَتَانِي جِبْرِيْلُ فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَرَانِي بَابَ الْجَنَّةِ الَّذِي تَدْخُلُ مِنْهُ أُمَّتِي فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ مَعَکَ حَتَّى أَنْظُرَ إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: أَمَّا إِنَّکَ يَا أَبَابَکْرٍ، أَوَّلُ مَنْ يَّدْخُلِ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي.

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالْحَاكِمُ.

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حضرت جبرائیل علیہ السلام نے میرا ہاتھ پکڑا، پھر مجھے جنت کا وہ دروازہ دکھایا جس سے میری اُمت (جنت میں) داخل ہو گی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے پسند ہے کہ میں آپ کے ساتھ ہوتا تاکہ میں بھی جنت کا وہ دروازہ دیکھتا تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۴۳: أخرجه أبو داود فی السنن، کتاب: السنة، باب: الخلفاء، ۴/۲۱۳، الرقم: ۴۶۵۲، والحاکم فی المستدرك، ۳/۷۷، الرقم: ۴۴۴۴، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ۳/۹۳، الرقم: ۲۵۹۴۔

نے فرمایا: یقیناً تم تو میری اُمت کے پہلے شخص ہو جو جنت میں اُس دروازہ سے داخل ہو گا۔‘‘ اس حدیث کو امام ابوداود اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٩١/٤٤. عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَّنْظُرَ إِلَى عَتِيْقٍ مِنَ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَ أَنَّ اسْمَهُ الَّذِي سَمَّاهُ أَهْلُهُ لَعَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَامِرِ بْنِ عَمْرٍو حَيْثُ وُلِدَ فَغَلَبَ عَلَيْهِ اسْمُ عَتِيْقٍ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَ أَبُوْ يَعْلَى وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے آگ سے آزاد (محفوظ) شخص دیکھنا پسند ہو وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے اور آپ رضی اللہ عنہ کا نام ولادت کے وقت آپ کے گھر والوں نے عبد اللہ بن عثمان بن عامر بن عمرو رکھا تھا، پھر اِس پر عتیق کا لقب غالب آ گیا۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم، ابویعلی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٤٤: أخرجه الحاكم فی المستدرك، ٣/٦٤، الرقم، ٤٤٠٤، و أبو يعلى فی المسند، ٨/٣٠٢، الرقم: ٤٨٩٩، و الطبرانی فی المعجم الكبير، ١/٥٤، الرقم: ١٠۔

۷. فَصْلٌ فِي جَامِعِ صِفَاتِهِ وَمَنَاقِبِهِ رضی اللہ عنہ

{حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی جامع صفات اور مناقب کا بیان}

۹۲/۴۵. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ قَالَ: قَالَ: رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إِنَّ أَمَنَّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي مَالِهِ وَصُحْبَتِهِ أَبُوْبَكْرٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمام لوگوں میں سے سب سے زیادہ مجھ پر ابوبکر رضی اللہ عنہ کا احسان ہے، مال کا بھی اور ہم نشینی کا بھی۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۹۳/۴۶. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ

۴۵: أخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب: الصلاة، باب: الخوخة والممر فی المسجد، ۱/۱۷۷، الرقم: ۴۵٤، و کتاب: فضائل أصحاب النبي، باب: من فضائل أبي بکر ۳/۱۳۳۷، الرقم: ۳٤۵٤، و مسلم فی الصحیح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أبي بکر ٤/۱۸۵٤، الرقم: ۲۳۸۲، والترمذی في السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب أبي بکر ۵/۶۰۸، الرقم: ۳۶۶۰، و أحمد بن حنبل في المسند، ۳/۱۸، الرقم: ۱۱۱۵۰۔

۴۶: أخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب: الصلاة، باب: الخوخة والممر فی المسجد، ۱/۱۷۷، الرقم: ٤۵٤، و کتاب: فضائل الصحابة، باب: قول النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، سُدُّو الأبواب إلَّا بَابَ أَبِي بَکْرٍ، ۳/۱٤۱۷، الرقم: ۳۶۹۱، و مسلم فی الصحیح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل أبي بکر الصدیق، ٤/۱۸۵٤، الرقم: ۲۳۸۲، والترمذي فی السنن، کتاب: —

فَقَالَ: لَا يُبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ إِلَّا خَوْخَةُ أَبِي بَكْرٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا: مسجد میں کسی کی کھڑکی باقی نہ رہنے دی جائے مگر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر کی کھڑکی قائم رکھی جائے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۹۴/۴۷. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ، لَمْ يَنْظُرِ اللهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ: إِنَّ أَحَدَ شِقَّي ثَوْبِي يَسْتَرْخِي، إِلَّا أَنْ أَتَعَاهَدَ ذَلِکَ مِنْهُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إِنَّکَ لَسْتَ تَصْنَعُ ذَلِکَ خُيَلَاءَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے اپنے کپڑے کو تکبر کرتے ہوئے گھسیٹا، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔ حضرت ابوبکر (صدیق رضی اللہ عنہ) نے عرض کیا۔ میرے کپڑے کا ایک کونہ عموماً لٹک جاتا ہے سوائے اس صورت کے کہ میں اس کی احتیاط کروں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم ایسا ازراہِ تکبر نہیں کرتے۔''

اس حدیث کو امام بخاری اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

المناقب، باب: مناقب أبي بکر الصديق رضي الله عنه، الرقم: ۳٦٦۰۔

٤٧: أخرجه البخاری في الصحيح، کتاب: فضائل أصحاب النبی، باب: من فضائل أبی بکر الصديق، ۳/۱۳٤۰، الرقم: ۳٤٦٥، و في کتاب: اللباس، باب: من جرّ إزاره من غير خيلاء، ٥/۲۱۸۱، الرقم: ٥٤٤٧، والنسائی في السنن، کتاب: الزينة، باب: إسبال الإزار، ۲۰۸/۸، الرقم: ٥۳۳٥، و أحمد بن حنبل في المسند، ۲/٦٧، الرقم: ٥۳٥۱، و ابن حبان في الصحيح، ۱۲/۲٦۱، الرقم: ٥٤٤٤۔

٩٥/٤٨. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيْهِ عَاصِبًا رَأْسَهُ فِي خِرْقَةٍ فَقَعَدَ عَلَى الْمِنبَرِ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَمَنَّ عَلَيَّ فِي نَفْسِهِ وَمَالِهِ مِنْ أَبِي بَكْرِ ابْنِ أَبِي قُحَافَةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے مرضِ وصال میں (حجرہ مبارک سے) باہر تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے اپنا سرِ انور کپڑے سے لپیٹا ہوا تھا۔ پس آپ ﷺ منبر مبارک پر جلوہ افروز ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی پھر فرمایا: اپنی جان و مال (قربان کرنے) کے اعتبار سے ابوبکر ابن ابی قحافہ سے بڑھ کر مجھ پر زیادہ احسان کرنے والا کوئی نہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٩٦/٤٩. عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: رَحِمَ اللهُ أَبَابَكْرٍ، زَوَّجَنِي ابْنَتَهُ، وَ حَمَلَنِي إِلَى دَارِالْهِجْرَةِ، وَ أَعْتَقَ بِلَالًا مِنْ مَالِهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو يَعْلَى.

٤٨: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: الخوخة والممر فی المسجد، ١/١٧٨، الرقم: ٤٥٥، و النسائی فی السنن الكبری، ٥/٣٥، الرقم: ٨١٠٢، وأحمد بن حنبل فی المسند، ١/٢٧٠، الرقم: ٢٤٣٢، و ابن حبان فی الصحيح ١٥/٢٧٥، الرقم: ٦٨٦٠۔

٤٩: أخرجه الترمذی فی السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب علي بن أبی طالب ﷺ، ٥/٦٣٣، الرقم: ٣٧١٤، وأبو يعلى في المسند، ١/٤١٨، الرقم: ٥٥٠، و الطبرانی في المعجم الأوسط، ٦/٩٥، الرقم: ٥٩٠٦، و ابن أبي عاصم في السنة، ٢/٥٧٧، الرقم: ١٢٣٢۔

”حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابو بکر پر رحم فرمائے انہوں نے مجھ سے اپنی بیٹی کا نکاح کیا، مجھے اٹھا کر دار الہجرت (مدینہ) لے گئے اور اپنے مال سے بلال کو آزاد کروایا۔“

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

٩٧/٥٠. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ عُمَرُ لِأَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رضی اللہ عنہ: يَا خَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دن حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا: اے رسول اللہ ﷺ کے بعد سب سے بہتر انسان۔“ اس حدیث کو امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٩٨/٥١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا لِأَحَدٍ عِنْدَنَا يَدٌ إِلَّا وَقَدْ كَافَيْنَاهُ، مَا خَلَا أَبَابَكْرٍ، فَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا يَدًا يُكَافِئُهُ اللهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کسی کا بھی ہمارے اوپر کوئی ایسا احسان نہیں جس کا ہم نے بدلہ چکا نہ دیا ہو، سوائے ابوبکر رضی اللہ عنہ

٥٠: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: فی مناقب عمر بن الخطاب، ٥/٦١٨، الرقم: ٣٦٨٤، و الحاکم فی المستدرك، ٣/٩٦، الرقم: ٤٥٠٨۔

٥١: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب أبی بکر، ٥/٦٠٩، الرقم: ٣٦٦١۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

صدیق کے۔ بیشک اُن کے ہمارے اوپر احسان ہیں جن کا بدلہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن چکائے گا۔'' اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۹۹/۵۲. عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: قَالَ أَبُوْ قُحَافَةَ لِأَبِي بَكْرٍ: أَرَاکَ قَوْمًا رِقَابًا ضِعَافًا، فَلَوْ أَنَّکَ إِذْ فَعَلْتَ أَعْتَقْتَ رِجَالًا جِلْدًا يَمْنَعُوْنَکَ وَ يَقُوْمُوْنَ دُوْنَکَ. فَقَالَ أَبُوْبَکْرٍ: يَا أَبَتِ إِنِّي إِنَّمَا أُرِيْدُ مَا أُرِيْدُ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِيْهِ: ﴿فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَ اتَّقَى وَ صَدَّقَ بِالْحُسْنَى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى﴾ إِلَى قَوْلِهِ عزوجل ﴿وَمَا لِأَحَدٍ عِنْدَهُ مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزَى إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلَى وَلَسَوْفَ يَرْضَى﴾ [الليل، ۹۲:۵۔۲۱]. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَأَحْمَدُ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد) حضرت ابو قحافہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا میں دیکھتا ہوں کہ تم کمزور غلاموں کو آزاد کرواتے ہو۔ تم ایسا کیوں نہیں کرتے کہ تندومند اور قوی غلاموں کو آزاد کرواؤ تاکہ وہ تمہاری حفاظت کرسکیں اور تمہاری خاطر لڑسکیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے ابا جان میرا مقصد وہ ہے جو ان آیات کا مقصد ہے: ﴿پس جس نے (اپنا مال اللہ کی راہ میں) دیا اور پرہیزگاری اختیار کی اور اس نے (اِنفاق وتقویٰ کے ذریعے) اچھائی (یعنی دینِ حق اور آخرت) کی تصدیق کی تو ہم عنقریب اسے آسانی (یعنی رضائے الٰہی) کے لئے سہولت فراہم کر دیں گے اور جس نے بخل کیا اور (راہِ حق میں مال خرچ کرنے سے) بے پروا رہا اور اس نے (یوں) اچھائی (یعنی دینِ حق اور آخرت) کو جھٹلایا

۵۲: أخرجه الحاكم في المستدرك، ۲/۵۷۲، الرقم، ۳۹۴۲، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ۱/۹۵، الرقم: ۶۶۔

تو ہم عنقریب اسے سختی (یعنی عذاب کی طرف بڑھنے) کے لئے سہولت فراہم کر دیں گے (تاکہ وہ تیزی سے مستحقِ عذاب ٹھہرے) اور اس کا مال اس کے کسی کام نہیں آئے گا جب وہ ہلاکت (کے گڑھے) میں گرے گا۔ بیشک راہِ (حق) دکھانا ہمارے ذمہ ہے۔ اور بیشک ہم ہی آخرت اور دنیا کے مالک ہیں سو میں نے تمہیں (دوزخ کی) آگ سے ڈرا دیا ہے جو بھڑک رہی ہے جس میں انتہائی بد بخت کے سوا کوئی داخل نہیں ہوگا جس نے (دینِ حق کو) جھٹلایا اور (رسول کی اطاعت سے) منہ پھیر لیا اور اس (آگ) سے اس بڑے پرہیز گار شخص کو بچا لیا جائے گا جو اپنا مال (اللہ کی راہ میں) دیتا ہے کہ (اپنے جان و مال کی) پاکیزگی حاصل کرے اور کسی کا اس پر کوئی احسان نہیں کہ جس کا بدلہ دیا جا رہا ہو۔ مگر (وہ) صرف اپنے ربِ عظیم کی رضا جوئی کے لئے (مال خرچ کر رہا ہے) اور عنقریب وہ (اللہ کی عطا سے اور اللہ اس کی وفا سے) راضی ہو جائے گا۔﴾''

اس حدیث کو امام حاکم اور احمد نے روایت کیا ہے نیز امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

١٠٠/ ٥٣. عَنْ أَسَدِ بْنِ زَرَارَةَ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم خَطَبَ النَّاسَ فَالْتَفَتَ الْتِفَافَةً فَلَمْ يَرَ أَبَا بَكْرٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: أَبُوْبَكْرٍ. أَبُوْبَكْرٍ! إِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ جِبْرِيْلَ عليه السلام أَخْبَرَنِي آنِفًا إِنَّ خَيْرَ أُمَّتِکَ بَعْدَکَ أَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّيْقُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت اسد بن زرارہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے توجہ فرمائی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو نہ دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پکارا: ابوبکر ابوبکر روح القدس جبرائیل علیہ السلام

٥٣: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٦/ ٢٩٢، الرقم: ٦٤٤٨۔

نے مجھے خبر دی ہے کہ میری اُمت میں سے میرے بعد سب سے بہتر ابوبکر صدیق رضی الله عنہ ہیں۔‘‘اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۰۱/۵۴. عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: إِنَّ اللهَ عزوجل فِي السَّمَاءِ يَكْرَهُ أَنْ يُّخْطَأَ أَبُوْبَكْرٍ فِي الْأَرْضِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت معاذ بن جبل رضی الله عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلى الله عليه وآله وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو آسمان پر یہ پسند نہیں کرتا کہ ابوبکر رضی الله عنہ سے زمین پر کوئی خطا سرزد ہو۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۰۲/۵۵. عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: لَمَّا احْتَضَرَ أَبُوْبَكْرٍ رضي الله عنه قَالَ: يَا عَائِشَةُ، انْظُرِي اللَّقْحَةَ الَّتِي كُنَّا نَشْرَبُ مِنْ لَبَنِهَا، وَالْجِفْنَةَ الَّتِي نَصْطَبِخُ فِيْهَا، وَالْقَطِيْفَةَ الَّتِي كُنَّا نَلْبَسُهَا، فَإِنَّا كُنَّا نَنْتَفِعُ بِذَالِکَ حِيْنَ كُنَّا فِي أَمْرِ الْمُسْلِمِيْنَ، فَإِذَا مِتُّ فَارْدُدِيْهِ إِلَى عُمَرَ، فَلَمَّا مَاتَ أَبُوْ بَكْرٍ رضي الله عنه أَرْسَلَتْ بِهِ إِلَى عُمَرَ رضي الله عنه فَقَالَ عُمَرُ رضي الله عنه: رَضِيَ اللهُ عَنْکَ يَا أَبَا بَكْرٍ، لَقَدْ أَتْعَبْتَ مَنْ جَاءَ بَعْدَکَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آپ نے فرمایا: جب حضرت ابوبکر صدیق رضی الله عنہ کے وصال کا وقت قریب آیا تو آپ رضی الله عنہ نے فرمایا: اے عائشہ! یہ دودھ دینے والی اونٹنی دیکھ لو جس کا ہم دودھ پیتے تھے اور یہ بڑا برتن جس میں ہم کھانا

۵۴: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۶۷/۲۰، الرقم: ۱۲۴۔

۵۵: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۶۰/۱، الرقم: ۳۸، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۲۳۱/۵۔

پکاتے تھے اور یہ کمبل چادر جسے ہم اوڑھتے تھے، ہم ان چیزوں سے نفع حاصل کرنے کے مجاز تھے جب تک ہم مسلمانوں کے اُمور میں مصروف رہتے تھے۔ پھر جب میں فوت ہو جاؤں تو یہ سب کچھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لوٹا دینا۔ پھر جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے وہ چیزیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف بھجوا دیں۔ اُس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو، آپ نے اپنے بعد ہر آنے والے کو تھکا دیا ہے (مشکل میں ڈال دیا ہے)۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۰۳/۵۶. عَنْ عُبَيْدَةَ قَالَ: جَاءَ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنٍ وَالْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رضی الله عنه فَقَالُوْا: يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عیینہ بن حصن رضی اللہ عنہ اور اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ، سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہوں نے کہا: یا خلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! (اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلیفہ)۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم اور امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۱۰۴/۵۷. عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ: خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُوْبَكْرٍ رضی الله عنه. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

۵۶: أخرجه الحاكم في المستدرك، ۳/۸۵، الرقم: ۴۴۷۳، و البيهقي في السنن الكبرى، ۷/۲۰۔

۵۷: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱/۱۱۰، الرقم: ۸۷۹، والطبراني في المعجم الأوسط، ۱/۲۹۸، الرقم: ۹۹۲۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اس امت میں سے بہتر ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔'' اس حدیث کو امام احمد بن حنبل اور امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۰۵/ ۵۸. قَالَ عَلِيٌّ وَالزُّبَيْرُ رضي الله عنهما قَالَ: إِنَّا نَرَى أَبَا بَكْرٍ أَحَقَّ النَّاسِ بِهَا بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: إِنَّهُ لَصَاحِبُ الْغَارِ، وَ ثَانِي اثْنَيْنِ، وَ إِنَّا لَنَعْلَمُ بِشَرَفِهِ وَ كِبَرِهِ، وَ لَقَدْ أَمَرَهُ رَسُوْلُ اللهِ بِالصَّلَاةِ بِالنَّاسِ وَ هُوَ حَيٌّ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت علی اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بلاشبہ حضرت ابوبکر خلافت کے سب سے زیادہ حقدار ہیں آپ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غار کے ساتھی ہیں۔ آپ ثانی اثنین (یارِ غار) ہیں اور ہم آپ کے شرف کو اور آپ کے خیر ہونے کو جانتے ہیں۔ بے شک آپ کو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ظاہری حیات طیبہ میں نماز کی امامت کا حکم دیا تھا۔'' اس حدیث کو امام حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۱۰۶/ ۵۹. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ: كَانَ أَبُوْبَكْرٍ مَعْرُوْفًا بِالتِّجَارَةِ. لَقَدْ بُعِثَ النَّبِيُّ صلی الله عليه وآله وسلم وَ عِنْدَهُ أَرْبَعُوْنَ أَلْفَ دِرْهَمٍ. فَكَانَ يُعْتِقُ مِنْهَا، وَ يُقَوِّي الْمُسْلِمِيْنَ حَتَّى قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ الْقُدْرَةَ آلَافَ دِرْهَمٍ ثُمَّ، كَانَ يَفْعَلُ فِيْهَا مَا كَانَ يَفْعَلُ بِمَكَّةَ. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

''حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مشہور

۵۸: أخرجه الحاكم فی المستدرك، ۳/ ۷۰، الرقم: ۴۴۲۲، والبيهقی فی السنن الكبرى، ۸/ ۱۵۲۔

۵۹: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ۳/ ۱۷۲، و ابن عساكرفي تاريخ دمشق الكبير، ۳۰/ ۶۸۔

تاجر تھے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اعلان نبوت فرمایا تو آپ کے پاس چالیس ہزار درہم موجود تھے آپ اس رقم سے غلاموں کو آزاد کرواتے اور مسلمانوں کو تقویت پہنچاتے تھے یہاں تک کہ آپ ہجرت کرکے ہزاروں درہموں کے ساتھ مدینہ طیبہ آ گئے۔ یہاں بھی آپ مکہ معظّمہ کی طرح دل کھول کر اسلام پر خرچ کرتے رہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن سعد اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

۱۰۷/ ٦۰. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: حُبُّ أَبِي بَكْرٍ وَ شُكْرُهُ وَاجِبٌ عَلَى أَمَّتِي. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ وَالْخَطِيْبُ.

’’حضرت سہل بن سعد ﷛ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابوبکر ﷛ سے محبت اور اُن کا شکر ادا کرنا میری امت پر واجب ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام دیلمی اور خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

۱۰۸/ ٦۱. عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: رَآنِي النَّبِيُّ ﷺ وَ أَنَا أَمْشِي أَمَامَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ: لِمَ تَمْشِي أَمَامَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْکَ؟ إِنَّ أَبَابَكْرٍ خَيْرٌ مِّمَّنْ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ أَوْ غَرَبَتْ. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

’’حضرت ابو درداء ﷛ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے دیکھا کہ میں حضرت ابوبکر ﷛ کے آگے آگے چل رہا ہوں۔ آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: تم اُس ہستی کے آگے کیوں چل رہے ہو جو تم سے بہت بہتر ہے؟ بے شک ابوبکر ﷛ ہر اُس شخص سے بہتر ہیں جس پر سورج طلوع یا غروب ہوتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

٦۰: أخرجه الديلمی فی مسند الفردوس، ۲/ ۱٤۲، الرقم: ۲۷۲٤، و الخطيب في تاريخ بغداد، ٥/ ٤٥۱۔

٦۱: أخرجه الديلمي فی مسند الفردوس، ٥/ ۳٥۱۔

اَلْبَابُ الثَّالِثُ:

مَنَاقِبُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی الله عنه

﴿حضرت عمر بن خطاب رضی الله عنه کے مناقب﴾

www.MinhajBooks.com

www.MinhajBooks.com

١. فَصْلٌ فِيمَا يَتَعَلَّقُ بِإِسْلَامِهِ رضی الله عنه

﴿حضرت عمر فاروق رضی الله عنه کے قبولِ اسلام کا بیان﴾

١/١٠٩. عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ: اللَّهُمَّ، أَعِزَّ الإِسْلَامَ بِأَحَبِّ هَذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ إِلَيْکَ بِأَبِي جَهْلٍ أَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. قَالَ: وَکَانَ أَحَبَّهُمَا إِلَيْهِ عُمَرُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی: اے اللہ! تو ابوجہل یا عمر بن خطاب دونوں میں سے اپنے ایک پسندیدہ بندے کے ذریعے اسلام کو غلبہ اور عزت عطا فرما۔ راوی کہتے ہیں کہ ان دونوں میں اللہ کو محبوب حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے (جن کے بارے میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا قبول ہوئی اور آپ مشرف بہ اسلام ہوئے)۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: فی مناقب عمر، ٥/٦١٧، الرقم: ٣٦٨١، و أحمد بن حنبل فی المسند، ٢/٩٥، الرقم: ٥٦٩٦، و ابن حبان فی الصحيح، ١٥/٣٠٥، الرقم: ٦٨٨١، و الحاکم في المستدرك، ٣/٥٧٤، الرقم: ٦١٢٩، و البزار في المسند، ٦/٥٧، الرقم: ٢١١٩، و عبد بن حميد في المسند، ١/٢٤٥، الرقم: ٧٥٩۔

۲/۱۱۰. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا أَسْلَمَ عُمَرُ نَزَلَ جِبْرِيْلُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، لَقَدِ اسْتَبْشَرَ أَهْلُ السَّمَاءِ بِإِسْلَامِ عُمَرَ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجه وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ.

’’حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایمان لائے تو جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! تحقیق اہل آسمان نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے پر خوشی منائی ہے (اور مبارکبادیں دی ہیں)۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ماجہ، ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۳/۱۱۱. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: لَمَّا أَسْلَمَ عُمَرُ رضي الله عنه قَالَ الْمُشْرِكُوْنَ: الْيَوْمَ قَدِ انْتَصَفَ الْقَوْمُ مِنَّا. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَأَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

وَ قَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو مشرکین نے کہا آج کے دن ہماری قوم دو حصوں میں بٹ گئی ہے (اور آدھی رہ گئی ہے)۔‘‘

۲: أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: فضل عمر، ۱/۳۸، الرقم: ۱۰۳، وابن حبان في الصحيح، ۱۵/۳۰۷، الرقم: ٦٨٨٣، والحاكم في المستدرك، ۳/۹۰، الرقم: ٤٤٩١، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۱/۸۰، الرقم: ۱۱۱۰۹، و الهيثمي في موارد الظمان، ۱/٥٣٥، الرقم: ۲۱۸۲۔

۳: أخرجه الحاكم في المستدرك، ۳/۹۱، الرقم: ٤٤٩٤، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۱/۲٥٥، الرقم: ۱۱٦٥۹، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ۱/۲٤۸، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/٦۲۔

اس حدیث کو امام حاکم، احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے نیز امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۴/۱۱۲. عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم ضَرَبَ صَدْرَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِيَدِهِ حِيْنَ أَسْلَمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَهُوَ يَقُوْلُ: اللَّهُمَّ، أَخْرِجْ مَا فِي صَدْرِهِ مِنْ غِلٍّ وَ أَبْدِلْهُ إِيْمَانًا. يَقُوْلُ ذٰلِکَ ثَلَاثًا.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَ الطَّبَرَانِيُّ، وَ قَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ مُسْتَقِيْمُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب اسلام لائے تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے سینے پر تین دفعہ اپنا دست اقدس مارا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ فرما رہے تھے ۔اے اللہ! عمر کے سینے میں جو غل (سابقہ عداوت کا اثر) ہے اس کو نکال دے اور اس کی جگہ ایمان ڈال دے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ کلمات تین مرتبہ دہرائے۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے اورامام حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۵/۱۱۳. عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: إِنْ كَانَ إِسْلَامُ عُمَرَ

۴: أخرجه الحاكم فی المستدرك، ۳/۹۱، الرقم: ۴۴۹۲، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ۲/۲۰، الرقم: ۱۰۹۶، وفی المعجم الكبير، ۱۲/۳۰۵، الرقم: ۱۳۱۹۱، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/۶۵۔

۵: أخرجه الطبرانی فی المعجم الكبير، ۹/۱۶۵، الرقم: ۸۸۲۰، و الهيثمی فی مجمع الزوائد، ۹/۶۲۔

لَفَتْحًا، وَ إِمَارَتُهُ لَرَحْمَةً وَاللهِ مَا اسْتَطَعْنَا أَنْ نُّصَلِّي بِالْبَيْتِ حَتَّى أَسْلَمَ عُمَرُ، فَلَمَّا أَسْلَمَ قَابَلَهُمْ حَتَّى دَعُوْنَا فَصَلَّيْنَا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قبول اسلام (ہمارے لئے) ایک فتح تھی اور ان کی امارت ایک رحمت تھی، خدا کی قسم ہم بیت اللہ میں نماز پڑھنے کی استطاعت نہیں رکھتے تھے، یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسلام لائے۔ پس جب وہ اسلام لائے تو آپ نے مشرکینِ مکہ کا سامنا کیا یہاں تک کہ انہوں نے ہمیں چھوڑ دیا تب ہم نے خانہ کعبہ میں نماز پڑھی۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

۲. فَصْلٌ فِي مَنْزِلَتِهِ رضي الله عنه عِنْدَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم

﴿بارگاہِ رسالت صلى الله عليه وآله وسلم میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مقام و مرتبہ﴾

۶/۱۱۴. عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم عَنِ السَّاعَةِ فَقَالَ: مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: وَ مَاذَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟ قَالَ: لَا شَيْئَ إِلَّا أَنِّي أُحِبُّ اللهَ وَ رَسُوْلَهُ صلى الله عليه وآله وسلم فَقَالَ: أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ. قَالَ أَنَسٌ: فَمَا فَرِحْنَا بِشَيْئٍ فَرَحْنَا بِقَوْلِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم: أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ. قَالَ أَنَسٌ: فَأَنَا أُحِبُّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم وَ أَبَا بَكْرٍ وَ عُمَرَ، وَ أَرْجُو أَنْ أَكُونَ مَعَهُمْ بِحُبِّي إِيَّاهُمْ، وَ إِنْ لَمْ أَعْمَلْ بِمِثْلِ أَعْمَالِهِمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کسی صحابی نے حضور نبی اکرم صلى الله عليه وآله وسلم سے پوچھا کہ قیامت کب آئے گی؟ تو آپ صلى الله عليه وآله وسلم نے فرمایا: تم نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ وہ صحابی عرض گزار ہوا: میرے پاس تو کوئی عمل نہیں سوائے اس کے کہ میں اللہ اور اس کے رسول صلى الله عليه وآله وسلم سے محبت کرتا ہوں۔ آپ صلى الله عليه وآله وسلم نے فرمایا: تمہیں آخرت میں اسی کی معیت

۶: أخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب: فضائل الصحابة باب: مناقب عمر بن الخطاب، ۳/۱۳۴۹، الرقم: ۳۴۸۵، و مسلم في الصحیح، کتاب: البر والصلة والأدب، باب: المرء مع من أحب، ۴/۲۰۳۲، الرقم: ۲۶۳۹، و أحمد بن حنبل فی المسند، ۳/۲۲۷، الرقم: ۱۳۳۹۵، و أبو یعلی فی المسند، ۶/۱۸۰، الرقم: ۳۴۶۵، و عبد بن حمید في المسند، ۱/۳۹۷، الرقم: ۱۳۳۹، و المنذری في الترغیب و الترهیب، ۴/۱۴، ۱۵، الرقم: ۴۵۹۴۔

اور سنگت نصیب ہو گی جس سے تم محبت کرتے ہو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں کسی خبر نے اتنا خوش نہیں کیا جتنا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان نے کیا کہ ''تم اسی کے ساتھ ہو گے جس سے محبت کرتے ہو۔'' حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرتا ہوں اور ابو بکر و عمر سے بھی لہٰذا امیدوار ہوں کہ ان کی محبت کے باعث ان حضرات کے ساتھ ہوں گا اگرچہ میرے اعمال ان جیسے نہیں۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١١٥/٧. عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: وُضِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى سَرِيْرِهِ فَتَكَنَّفَهُ النَّاسُ يَدْعُوْنَ وَيُثْنُوْنَ وَيُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ وَأَنَا فِيهِمْ، قَالَ: فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا بِرَجُلٍ قَدْ أَخَذَ بِمَنْكِبِي مِنْ وَرَائِي. فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ عَلِيٌّ. فَتَرَحَّمَ عَلَى عُمَرَ وَقَالَ: مَا خَلَّفْتَ أَحَدًا أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللهَ بِمِثْلِ عَمَلِهِ، مِنْكَ. وَايْمُ اللهِ، إِنْ كُنْتُ لَأَظُنُّ أَنْ يَجْعَلَكَ اللهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ وَ ذَاكَ، أَنِّي كُنْتُ أُكَثِّرُ أَسْمَعُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ جِئْتُ أَنَا وَ أَبُوبَكْرٍ وَ عُمَرُ، وَ دَخَلْتُ أَنَا وَ أَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَخَرَجْتُ أَنَا وَ أَبُوْ بَكْرٍ وَ عُمَرُ. فَإِنْ كُنْتُ لَأَرْجُو، أَوْ لَأَظُنُّ، أَنْ يَجْعَلَكَ اللهُ مَعَهُمَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ هَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: مناقب عمر بن الخطاب، ١٣٤٨/٣، الرقم: ٣٤٨٢، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل عمر، ١٨٥٨/٤، الرقم: ٢٣٨٩، و أحمد بن حنبل في المسند، ١١٢/١، الرقم: ٨٩٨، و الحاكم في المستدرك، ٧١/٣، الرقم: ٤٤٢٧۔

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا جنازہ تخت پر رکھا گیا تو لوگ ان کے گرد جمع ہوگئے، وہ ان کے حق میں دعا کرتے، تحسین آمیز کلمات کہتے اور جنازہ اٹھائے جانے سے بھی پہلے ان پر صلوۃ (یعنی دعا) پڑھ رہے تھے، میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا، اچانک ایک شخص نے پیچھے سے میرے کندھے پر ہاتھ رکھا، میں نے گھبرا کر مڑ کے دیکھا تو وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے، انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے رحمت کی دعا کی اور کہا (اے عمر!) آپ نے اپنے بعد کوئی ایسا شخص نہیں چھوڑا جس کے کیے ہوئے اعمال کے ساتھ مجھے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنا پسند ہو بخدا مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کا درجہ آپ کے دونوں صاحبوں کے ساتھ کردے گا، کیونکہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہ کثرت یہ سنتا تھا، ’’میں اور ابوبکر و عمر آئے، میں اور ابوبکر و عمر داخل ہوئے، میں اور ابوبکر و عمر نکلے‘‘ اور مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو (اسی طرح) آپ کے دونوں صاحبوں کے ساتھ رکھے گا۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

۱۱۶ / ۸. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صلی الله عليه وآله وسلم، وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔‘‘

۸: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: مناقب عمر بن الخطاب، ۳/ ۱۳۵۱، الرقم: ۳۴۹۱، و في كتاب: الإستئذان، باب: المصافحة، ۵/ ۲۳۱۱، الرقم: ۵۹۰۹، و ابن حبان فی الصحيح، ۱۶/ ۳۵۵، الرقم: ۷۳۵۶، و البيهقي في شعب الإيمان، ۲/ ۱۳۲، الرقم: ۱۳۸۲۔

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٩/١١٧. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ عُمَرُ لِأَبِي بَکْرٍ: يَا خَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ أَبُوْبَکْرٍ: أَمَا إِنَّکَ إِنْ قُلْتَ ذَاکَ فَلَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلَی رَجُلٍ خَيْرٍ مِنْ عُمَرَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاکِمُ.

’’حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرکے فرمایا: اے حضور نبی اکرم ﷺ کے بعد لوگوں میں سب سے بہترین انسان! یہ سن کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آگاہ ہو جاؤ اگر تم نے یہ کہا ہے تو میں نے بھی حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عمر سے بہتر کسی آدمی پر ابھی تک سورج طلوع نہیں ہوا۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

١٠/١١٨. عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْعُمْرَةِ فَقَالَ أَيْ أُخَيَّ: أَشْرِکْنَا فِي دُعَائِکَ وَلَا تَنْسَنَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

٩: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: فی مناقب عمر، ٥/٦١٨، الرقم: ٣٦٨٤، و الحاکم فی المستدرک، ٣: ٩٦، الرقم: ٤٥٠٨۔

١٠: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: الدعوات، باب: فی دعاء النبي ﷺ، ٥/٥٥٩، الرقم: ٣٥٦٢۔ و إبن ماجه فی السنن، کتاب: المناسك، باب: فضل دعاء الحاج، ٢/٩٦٦، الرقم: ٢٨٩٤، و البیهقی فی شعب الإیمان، ٦/٥٠٢، الرقم: ٩٠٥٩۔

’’حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عمرہ کی اجازت طلب کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں فرمایا: اے میرے بھائی! ہمیں بھی اپنی دعاؤں میں شریک رکھنا اور ہمیں نہیں بھولنا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۱۹/۱۱. عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رَأَی عَلَی عُمَرَ قَمِيْصًا أَبْيَضَ فَقَالَ ثَوْبُکَ هَذَا غَسِيْلٌ أَمْ جَدِيْدٌ؟ قَالَ: لَا. بَلْ غَسِيْلٌ: قَالَ: الْبَسْ جَدِيْدًا، وَعِشْ حَمِيْدًا، وَمُتْ شَهِيْدًا. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دفعہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سفید قمیص زیب تن کئے ہوئے دیکھا تو دریافت فرمایا: (اے عمر) تمہارا یہ قمیص نیا ہے یا پرانا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: یہ پرانا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (اللہ کرے) تم ہمیشہ نیا لباس پہنو اور پرسکون زندگی بسر کرو اور تمہیں شہادت کی موت نصیب ہو۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۲۰/۱۲. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ: کُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، وَ هُوَ

۱۱: أخرجه أبن ماجة فی السنن، کتاب: اللباس، باب: ما يقول الرجل إذا لبس ثوبًا جديداً، ۲/۱۱۷۸، الرقم: ۳۵۵۸، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۸۸، الرقم: ۵۶۲۰، والطبرانی فی المعجم الکبير، ۱۲/۲۸۳، الرقم: ۱۳۱۲۷، وأبو يعلی في المسند، ۹/۴۰۲، الرقم: ۵۵۴۵۔

۱۲: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۴/۳۳۶، و الحاکم في المستدرک، ۳/۵۱۶، الرقم: ۵۹۲۲، والطبراني في المعجم الأوسط، ۱/۱۰۲، الرقم: ۳۱۷، و البزار في المسند، ۸/۳۸۴، الرقم: ۳۴۵۹۔

آخِذُ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه فَقَالَ: وَاللهِ، يَا رَسُوْلَ اللهِ، لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا نَفْسِي، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ نَفْسِهِ قَالَ: فَأَنْتَ الْآنَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: الْآنَ يَا عُمَرُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھے اور آپ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ مجھے ہر چیز سے بڑھ کر محبوب ہیں سوائے میری جان کے۔ اس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اسے اس کی جان سے بڑھ کر محبوب نہیں ہو جاتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اب آپ مجھے میری جان سے بھی بڑھ کر محبوب ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عمر! اب تمہارا ایمان کامل ہو گیا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد، حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

٣. فَصْلٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: لَوْ كَانَ نَبِيٌّ بَعْدِي لَكَانَ عُمَرُ

﴿فرمان رسول ﷺ: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر ہوتا﴾

١٢١/١٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَقَدْ كَانَ فِيمَا قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ فَإِنْ يَکُ فِي أُمَّتِي أَحَدٌ فَإِنَّهُ عُمَرُ.

وفي رواية: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَقَدْ كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيْلَ رِجَالٌ يُكَلَّمُوْنَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُوْنُوْا أَنْبِيَاءَ، فَإِنْ يَكُنْ مِنْ أُمَّتِي مِنْهُمْ أَحَدٌ فَعُمَرُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلی امتوں میں محدَّث ہوا کرتے تھے اگر میری امت میں کوئی محدَّث ہے تو وہ عمر رضی اللہ عنہ ہے۔''

''اور ایک روایت میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ الفاظ مروی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلے لوگوں یعنی بنی اسرائیل میں ایسے لوگ بھی ہوا کرتے تھے جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ کلام فرماتا تھا حالانکہ وہ نبی نہ تھے۔ اگر ان جیسا میری امت کے اندر کوئی ہوتا تو وہ عمر ہوتا۔'' اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

١٣: أخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب: فضائل الصحابة باب: مناقب عمر بن الخطاب رضی الله عنه، ٣/١٣٤٩، الرقم: ٣٤٨٦، وفي كتاب: الأنبياء، باب: أم حسبت أن أصحاب الكهف والرقيم، ٣/١٢٧٩، الرقم: ٢٣٨٢، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/٥٨٣، الرقم: ١٢٦١۔

۱۲۲/ ۱۴. عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: قَدْ كَانَ يَكُوْنُ فِي الْأُمَمِ قَبْلَكُمْ مُحَدَّثُوْنَ فَإِنْ يَكُنْ فِي أُمَّتِي مِنْهُمْ أَحَدٌ، فَإِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مِنْهُمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

وقَالَ ابْنُ وَهْبٍ: تَفْسِيْرُ مُحَدَّثُوْنَ مُلْهَمُوْنَ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ فرماتے تھے کہ تم سے پہلی امتوں میں محدَّثون ہوتے تھے۔ اگر میری امت میں کوئی محدَّث ان میں سے ہے تو وہ عمر بن الخطاب ہے، ابن وہب نے کہا محدَّث اس شخص کو کہتے ہیں جس پر الہام کیا جاتا ہو۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۱۲۳/ ۱۵. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّهُ كَانَ فِيْمَنْ مَضَى رِجَالٌ يَتَحَدَّثُوْنَ نُبُوَّةً. فَإِنْ يَّكُنْ فِي أُمَّتِي أَحَدٌ مِّنْهُمْ فَعُمَرُ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سابقہ امتوں میں بعض لوگ ایسے بھی ہوتے تھے جو نبوت کی سی باتیں کرتے تھے اور اگر میری امت میں ایسا کوئی ہے تو وہ عمر ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۱۴: أخرجه مسلم فی الصحیح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل عمر، ۴/ ۱۸۶۴، الرقم: ۲۳۹۸، و الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: فی مناقب عمر بن الخطاب، ۵/ ۶۲۲، الرقم: ۳۶۹۳، و ابن حبان فی الصحیح، ۱۵/ ۳۱۷، الرقم: ۶۸۹۴، و الحاکم فی المستدرک، ۳/ ۹۲، الرقم: ۴۴۹۹، و النسائي في السنن الکبری، ۵/ ۳۹، الرقم: ۸۱۱۹۔

۱۵: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۶/ ۳۵۴، الرقم: ۳۱۹۷۲۔

٤. فَصْلٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم: إِنَّ الشَّيْطَانَ يَفِرُّ مِنْ ظِلِّ عُمَرَ

﴿فرمانِ رسول صلى الله عليه وآله وسلم: بے شک شیطان عمر کے سائے سے بھی بھاگتا ہے﴾

١٢٤/١٦. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: اسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَ عِنْدَهُ نِسْوَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُكَلِّمْنَهُ وَ يَسْتَكْثِرْنَهُ عَالِيَةً أَصْوَاتُهُنَّ عَلَى صَوْتِهِ. فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قُمْنَ فَبَادَرْنَ الْحِجَابَ. فَأَذِنَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم. فَدَخَلَ عُمَرُ وَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَضْحَكُ فَقَالَ عُمَرُ: أَضْحَكَ اللهُ سِنَّكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم: عَجِبْتُ مِنْ هَؤُلَاءِ اللَّاتِي كُنَّ عِنْدِي! فَلَمَّا سَمِعْنَ

١٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: مناقب عمر بن الخطاب، ١٣٤٧/٣، الرقم: ٣٤٨٠، و في كتاب: بدء الخلق، باب: صفة إبليس و جنوده، ١١٩٩/٣، الرقم: ٣١٢٠، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل عمر، ١٨٦٣/٤، الرقم: ٢٣٩٦، و النسائي في السنن الكبرى، ٤١/٥، الرقم: ٨١٣٠، و أحمد بن حنبل في المسند، ١٧١/١، الرقم: ١٤٧٢، و الطبراني في المعجم الأوسط، ٣٣٢/٨، الرقم: ٨٧٨٣، و أبويعلى في المسند، ١٣٢/٢، الرقم: ٨١٠۔

صَوْتَکَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ فَقَالَ عُمَرُ: فَأَنْتَ أَحَقُّ أَنْ يَهَبْنَ يَا رَسُوْلَ اللهِ، ثُمَّ قَالَ عُمَرُ: يَا عَدُوَّاتِ أَنْفُسِهِنَّ: أَتَهَبْنَنِي وَ لَا تَهَبْنَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ! فَقُلْنَ: نَعَمْ أَنْتَ أَغْلَظُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِيْهًا يَا ابْنَ الْخَطَّابِ! وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَقِيَکَ الشَّيْطَانُ سَالِکًا فَجًّا قَطُّ إِلَّا سَلَکَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّکَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب نے حضور نبی اکرم ﷺ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی اور اس وقت آپ ﷺ کے پاس قریش کی کچھ عورتیں خوب اونچی آواز سے گفتگو کر رہی تھیں۔ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی تو وہ اٹھ کھڑی ہوئیں اور پردے میں چلی گئیں۔ اس پر حضور نبی اکرم ﷺ مسکرانے لگے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ کے دندانِ مبارک کو تبسم ریز رکھے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں ان عورتوں پر حیران ہوں جو میرے پاس تھیں کہ جب انہوں نے تمہاری آواز سنی تو پردے میں چھپ گئیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! آپ زیادہ حق دار ہیں کہ یہ آپ سے ڈریں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اپنی جان کی دشمنو! تم مجھ سے ڈرتی ہو اور حضور نبی اکرم ﷺ سے نہیں ڈرتیں؟ عورتوں نے جواب دیا: ہاں! آپ حضور نبی اکرم ﷺ کے مقابلہ میں سخت گیر اور سخت دل ہیں۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابن خطاب! اس بات کو چھوڑو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! جب شیطان تمہیں کسی راستے پر چلتے ہوئے دیکھتا ہے تو تمہارے راستے کو چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کر لیتا ہے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۲۵/۱۷. عَنْ بُرِيْدَةَ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي بَعْضِ مَغَازِيْهِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ جَاءَ تْ جَارِيَةٌ سَوْدَاءُ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي كُنْتُ نَذَرْتُ إِنْ رَدَّکَ اللهُ سَالِماً أَنْ أَضْرِبَ بَيْنَ يَدَيْکَ بِالدُّفِّ وَ أَتَغَنَّى، فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنْ كُنْتِ نَذَرْتِ فَاضْرِبِي وَ إِلَّا فَلَا. فَجَعَلَتْ تَضْرِبُ، فَدَخَلَ أَبُوْبَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ، ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَهِيَ تَضْرِبُ، ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَ هِيَ تَضْرِبُ، ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَأَلْقَتِ الدُّفَّ تَحْتَ اسْتِهَا ثُمَّ قَعَدَتْ عَلَيْهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَخَافُ مِنْکَ يَا عُمَرُ، إِنِّي كُنْتُ جَالِساً وَهِيَ تَضْرِبُ فَدَخَلَ أَبُوْبَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَ هِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَ هِيَ تَضْرِبُ، فَلَمَّا دَخَلْتَ أَنْتَ يَا عُمَرُ، أَلْقَتِ الدُّفَّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ أَبُوعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

”حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک مرتبہ کسی جہاد سے واپس تشریف لائے تو ایک سیاہ فام باندی حاضر ہوئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ آپ کو صحیح سلامت واپس لائے تو میں آپ کے سامنے دف بجاؤں گی اور گانا گاؤں گی۔ آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: اگر تم نے نذر مانی تھی تو بجالو ورنہ نہیں۔ اس نے دف بجانا شروع کیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آ گئے وہ بجاتی رہی پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آنے پر بھی وہ دف بجاتی رہی۔ لیکن اس کے بعد

۱۷: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: فی مناقب عمر، ۵/ ۶۲۰، الرقم: ۳۶۹۰، و الحکيم الترمذي في نوادر الأصول في أحاديث الرسول، ۱/ ۲۳۰، و العسقلاني في فتح الباري، ۱۱/ ۵۸۸۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ داخل ہوئے تو وہ دف کو نیچے رکھ کر اس پر بیٹھ گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عمر! تم سے شیطان بھی ڈرتا ہے کیونکہ میں موجود تھا اور یہ دف بجا رہی تھی پھر ابوبکر، علی اور عثمان (یکے بعد دیگرے) آئے۔ تب بھی یہ بجاتی رہی لیکن جب تم آئے تو اس نے دف بجانا بند کر دیا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۲۶/۱۸. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ جَالِسًا فَسَمِعْنَا لَغَطًا وَ صَوْتَ صِبْيَانٍ. فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَإِذَا حَبْشِيَّةٌ تَزْفِنُ وَالصِّبْيَانُ حَوْلَهَا فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ، تَعَالَي فَانْظُرِي فَجِئْتُ فَوَضَعْتُ لَحْيَيَّ عَلَى مَنْكِبِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهَا مَا بَيْنَ الْمَنْكِبِ إِلَى رَأْسِهِ، فَقَالَ لِي: أَمَا شَبِعْتِ، أَمَا شَبِعْتِ. قَالَتْ: فَجَعَلْتُ أَقُولُ لَا لِأَنْظُرَ مَنْزِلَتِي عِنْدَهُ، إِذْ طَلَعَ عُمَرُ قَالَتْ: فَارْفَضَّ النَّاسُ عَنْهَا. قَالَتْ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَى شَيَاطِيْنِ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ قَدْ فَرُّوْا مِنْ عُمَرَ. قَالَتْ: فَرَجَعْتُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

وَقَالَ أَبُوعِيْسَي: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضور نبی اکرم ﷺ تشریف فرما تھے اتنے میں ہم نے شور و غل اور بچوں کی آواز سنی۔ آپ ﷺ کھڑے

۱۸: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب، باب: فی مناقب عمر، ۶۲۱/۵، الرقم: ۳۶۹۱، و النسائی فی السنن الکبری، ۳۰۹/۵، الرقم: ۸۹۵۷، و العسقلاني في فتح الباري، ۴۴۴/۲، و إبراهيم حسيني في البيان والتعريف، ۲۸۲/۱، و المناوي في فيض القدير، ۱۲/۳۔

ہوئے تو دیکھا کہ ایک حبشی عورت ناچ رہی ہے اور بچے اس کے گرد گھیرا ڈالے ہوئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: عائشہ آؤ دیکھو! میں گئی اور ٹھوڑی حضور نبی اکرم ﷺ کے مبارک کندھے پر رکھ کر آپ ﷺ کے کندھے اور سر کے درمیان سے دیکھنے لگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارا جی نہیں بھرا؟ میں دیکھنا چاہتی تھی کہ آپ ﷺ کے نزدیک میری کیا قدر و منزلت ہے؟ لہٰذا میں نے عرض کیا: ''نہیں'' اتنے میں حضرت عمر رضی الله عنه آ گئے اور انہیں دیکھتے ہی سب لوگ بھاگ گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں کہ شیاطین جن و انس عمر کو دیکھ کر بھاگ کھڑے ہوئے، پھر میں لوٹ آئی۔''

اس حدیث کو امام ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۹/۱۲۷. عَنْ سُدَيْسَةَ مَوْلَاةِ حَفْصَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ الشَّيْطَانَ لَمْ يَلْقَ عُمَرَ مُنْذُ أَسْلَمَ إِلَّا خَرَّ لِوَجْهِهِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَ إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

''حضرت سدیسہ رضی اللہ عنہا جو کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی خادمہ ہیں بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک جب سے عمر نے اسلام قبول کیا ہے شیطان ان کے سامنے سے گزرتا ہے تو اپنا سر جھکا لیتا ہے۔''

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

۱۹: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۲۴/۳۰۵، الرقم: ۷۷۴، والديلمي في مسند الفردوس، ۲/۳۸۰، الرقم: ۳۶۹۳، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/۷۰، و المناوي في فيض القدير، ۲/۳۵۲۔

٥. فَصْلٌ فِي تَبْشِيرِ النَّبِيِّ ﷺ لَهُ بِالْجَنَّةِ

﴿حضور ﷺ کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جنت کی بشارت دینا﴾

١٢٨/ ٢٠. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ إِذْ قَالَ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ، فَإِذَا امْرَأَةٌ تَتَوَضَّأُ إِلَى جَانِبِ قَصْرٍ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ؟ قَالُوْا: لِعُمَرَ، فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ، فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا، فَبَكَى عُمَرُ وَ قَالَ: أَ عَلَيْکَ أَغَارُ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ میں نے خود کو جنت میں پایا وہاں میں نے ایک محل کے کونے میں ایک عورت کو وضو کرتے ہوئے دیکھا۔ میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے؟ جواب ملا عمر کا۔ پس مجھے ان کی غیرت یاد آ گئی۔ اس لئے میں الٹے پاؤں لوٹ آیا۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ رونے لگے اور عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! کیا میں آپ پر بھی غیرت کر سکتا ہوں؟‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: مناقب عمر بن الخطاب، ٣/ ١٣٤٦، الرقم: ٣٤٧٧، و في كتاب: بدء الخلق، باب: ما جاء في صفة الجنة، ٣/ ١١٨٥، الرقم: ٣٠٧٠، و في كتاب: النكاح، باب: الغيرة، ٥/ ٢٠٠٤، الرقم: ٤٩٢٩، و مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل عمر، ٤/ ١٨٦٣، الرقم: ٢٣٩٥، و النسائي في السنن الكبرى، ٥/ ٤١، الرقم: ٨١٢٩، و ابن حبان في الصحيح، ١٥/ ٣١١، الرقم: ٦٨٨٨.

۱۲۹/ ۲۱. عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ فِيْهَا دَارًا أَوْ قَصْرًا فَقُلْتُ: لِمَنْ هٰذَا؟ فَقَالُوا: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَکَ فَبَکَی عُمَرُ وَ قَالَ: أَيْ رَسُوْلَ اللهِ، أَوَ عَلَيْکَ يُغَارُ؟ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا میں نے وہاں ایک گھر یا محل دیکھا۔ میں نے پوچھا یہ کس کا محل ہے؟ حاضرین نے کہا یہ عمر بن الخطاب کا محل ہے میں نے اس میں داخل ہونے کا ارادہ کیا پھر مجھے تمہاری غیرت یاد آ گئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رونے لگے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ پر بھی غیرت کی جا سکتی ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

۱۳۰/ ۲۲. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِيْهِ: أَنَّ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدٍ حَدَّثَهُ فِي نَفَرٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: عَشْرَةٌ فِي الْجَنَّةِ أَبُوْبَکْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَ عُثْمَانُ وَ عَلِيٌّ ...... الحديث.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

۲۱: أخرجه مسلم فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل عمر، ۴/ ۱۸۶۲، الرقم: ۲۳۹۴۔

۲۲: أخرجه الترمذي في السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب عبدالرحمن بن عوف، ۵/ ۶۴۸، الرقم: ۳۷۴۸، و النسائي في السنن الکبری، ۵/ ۵۶، الرقم: ۸۱۹۵، و في فضائل الصحابة، ۱/ ۲۸، الرقم: ۹۲، والحاکم في المستدرک، ۳/ ۴۹۸، الرقم: ۵۸۵۸، وابن أبي شيبة في المصنف، ۶/ ۳۵۰، الرقم: ۳۱۹۴۶۔

''حضرت عبد الرحمٰن بن حمید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے ایک مجلس میں اسے یہ حدیث بیان کی کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دس آدمی جنتی ہیں: ابوبکر جنتی ہیں، عمر جنتی ہیں، عثمان جنتی ہیں اور، علی جنتی ہیں، ...... آگے طویل حدیث ہے۔'' اس حدیث کو امام ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

١٣١/٢٣. عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ: أَنَّهُ قَالَ: اشْهَدُ عَلَى التِّسْعَةِ أَنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ، وَلَوْ شَهِدْتُ عَلَى الْعَاشِرِ لَمْ آثَمْ. قِيْلَ وَكَيْفَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بِحِرَاءَ فَقَالَ: اثْبُتْ حِرَاءُ، فَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيْقٌ أَوْ شَهِيْدٌ. قِيْلَ وَمَنْ هُمْ؟ قَالَ: رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَأَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدٌ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ قِيْلَ فَمَنِ الْعَاشِرُ؟ قَالَ: أَنَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نو آدمیوں کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ جنتی ہیں اور اگر میں دسویں آدمی کے بارے میں بھی گواہی دوں تو گناہ گار نہ ہوں گا۔ پوچھا گیا وہ کیسے؟ فرمایا: ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ کوہ حراء پر تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے حراء ٹھہر جا، کیونکہ تجھ پر نبی، صدیق اور شہید ہی تو ہیں۔ پوچھا گیا وہ کون تھے؟ فرمایا: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت

٢٣: أخرجه الترمذی في السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل رضی اللہ عنہ: ٥/٦٥١، الرقم: ٣٧٥٧، والنسائی في السنن الكبری، ٥/٥٥، الرقم: ٨١٩٠، والحاكم فی المستدرك، ٣/٥٠٩، الرقم: ٥٨٩٨۔

ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت سعد اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہم پوچھا گیا دسواں کون تھا؟ فرمایا: میں تھا۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۴/۱۳۲. عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: أَوَّلُ مَنْ يُصَافِحُهُ الْحَقُّ عُمَرُ، وَأَوَّلُ مَنْ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ، وَأَوَّلُ مَنْ يَأْخُذُ بِيَدِهِ، فَيُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجه وَالْحَاكِمُ.

’’حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حق تعالیٰ سب سے پہلے جس شخص سے مصافحہ فرمائے گا وہ عمر ہے اور سب سے پہلے جس شخص پر سلام بھیجے گا اور سب سے پہلے جس کا ہاتھ پکڑ کر جنت میں داخل فرمائے گا وہ عمر ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۲۵/۱۳۳. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لِأَصْحَابِهِ ذَاتَ يَوْمٍ: مَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ جَنَازَةً؟ قَالَ عُمَرُ: أَنَا. قَالَ: مَنْ عَادَ مِنْكُمْ مَرِيْضًا؟ قَالَ عُمَرُ: أَنَا. قَالَ: مَنْ تَصَدَّقَ؟ قَالَ عُمَرُ: أَنَا.

۲۴: أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب: فضل عمر، ۱/۳۹، الرقم: ۱۰۴، و الحاكم في المستدرك، ۳/۹۰، الرقم: ۴۴۸۹، و الطبراني في المعجم الأوسط ، ۵/۳۶۹، الرقم: ۵۵۸۴، و الديلمي في مسند الفردوس، ۱/۲۵، الرقم:۳۶۔

۲۵: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳/۱۱۸، الرقم: ۱۲۲۰۲، و ابن أبي شيبة في المصنف، ۲/۴۴۴، الرقم: ۱۰۸۴۴، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۳/۱۶۳۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

قَالَ: مَنْ أَصْبَحَ صَائِماً؟ قَالَ عُمَرُ: أَنَا. قَالَ: وَجَبَتْ، وَجَبَتْ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک دن حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ سے پوچھا: آج کس نے جنازہ پڑھا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آج کس نے کسی مریض کی تیمارداری کی ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا: آج کس نے صدقہ کیا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے: میں نے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آج کون روزے سے رہا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا (عمر کے لئے جنت) واجب ہو گئی ، واجب ہو گئی۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٢٦/١٣٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ سِرَاجُ أَهْلِ الْجَنَّةِ. رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَالدَّيْلَمِيُّ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عمر بن خطاب اہل جنت کا چراغ ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ابونعیم اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

٢٦: أخرجه أبو نعيم فی حلية الأولياء، ٦/٣٣٣، والديلمی فی مسند الفردوس، ٣/٥٥، الرقم: ٤١٤٦، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ٩/٧٤۔

٦. فَصْلٌ فِيْمَا وَرَدَ لَهُ مِنَ الْفَضْلِ مِنْ مُوَافَقَتِهِ رضي الله عنه لِلْوَحْيِ

﴿حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے کے مطابق نزولِ وحی الٰہی کا بیان﴾

١٣٥/٢٧. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ لَمَّا تُوُفِّيَ جَاءَ ابْنُهُ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَعْطِنِي قَمِيْصَکَ أُکَفِّنْهُ فِيْهِ وَصَلِّ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرْ لَهُ فَأَعْطَاهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم قَمِيْصَهُ فَقَالَ: آذِنِّي أُصَلِّي عَلَيْهِ فَآذَنَهُ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ جَذَبَهُ عُمَرُ رضي الله عنه فَقَالَ: أَلَيْسَ

٢٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجنائز، باب: الكفن في القميص الذي يكف أو لا يكف، ٤٢٧/١، الرقم: ١٢١٠، وفي كتاب تفسير القرآن، باب: قوله: استغفرلهم أولا تستغفرلهم إن تستغفرلهم سبعين مرة، ١٧١٥/٤، الرقم: ٤٣٩٣، ٤٣٩٥، وفي كتاب: اللباس، باب: لبس القميص، ٢١٨٤/٥، الرقم: ٥٤٦٠، ومسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل عمر رضي الله عنه، ١٨٦٥/٤، الرقم: ٢٤٠٠، وفي كتاب: صفات المنافقين و أحكامهم، ٢١٤١/٤، الرقم: ٢٧٧٤، و الترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: ومن سورة التوبة، ٢٧٩/٥، الرقم: ٣٠٩٨، وقال: هذا حديث حسن صحيح، والنسائي في السنن، كتاب: الجنائز، باب: القميص في الكفن، ٣٦/٤، الرقم: ١٩٠٠، وابن ماجة في السنن، كتاب: الجنائز، باب: في الصلاة على أهل القبلة، ٤٨٧/١، الرقم: ١٥٢٣ـ ١٥٢٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ١٦/١، الرقم: ٩٥، وابن حبان في الصحيح، ٤٤٧/٧، الرقم: ٣١٧٥ـ

اللهُ نَهَاکَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ؟ فَقَالَ: أَنَا بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ قَالَ: ﴿اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللهُ لَهُمْ﴾، [التوبة، ٩: ٨٠]، فَصَلَّى عَلَيْهِ فَنَزَلَتْ: ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَاتَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ﴾ [التوبة، ٩: ٨٤]. و في رواية زاد: قَالَ: فَتَرَکَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب عبد اللہ بن اُبی فوت ہوگیا تو اس کا بیٹا حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! مجھے اپنی قمیص مبارک عطا فرمائیں کہ اس کا میں اپنے باپ کو کفن پہنا سکوں اور اس پر نمازِ جنازہ بھی پڑھیں اور اس کے لئے دعائے مغفرت بھی فرمائیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے اپنی قمیص عطا فرما دی اور فرمایا کہ مجھے اطلاع کر دینا تاکہ میں اس پر نمازِ جنازہ پڑھوں سو آپ ﷺ کو اطلاع دے دی گئی۔ جب آپ ﷺ نے اس پر نماز پڑھنے کا ارادہ کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو روکا اور عرض گزار ہوئے: اللہ تعالیٰ نے آپ کو منافقین پر نماز پڑھنے سے منع نہیں فرمایا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے دونوں باتوں کا اختیار دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اُن کے لئے دعائے مغفرت کریں یا نہ کریں اگر آپ ستر مرتبہ اُن کے لئے دعائے مغفرت کریں تب بھی اللہ انہیں نہیں بخشے گا‘‘ سو پس آپ ﷺ نے اس پر نماز پڑھی تو وحی نازل ہوئی: ’’اُن مین سے کسی پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ ہی کسی کی قبر پر کھڑے ہونا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٣٦/٢٨. عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: وَافَقْتُ رَبِّي فِي ثَلَاثٍ:

٢٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: ما جاء في القبلة ١/١٥٧، الرقم: ٣٩٣، و في كتاب: التفسير، باب: و قوله: و اتخذوا من —

فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، لَوِ اتَّخَذْنَا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى فَنَزَلَتْ: ﴿وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى﴾ وَآيَةُ الْحِجَابِ، قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللهِ، لَوْ أَمَرْتَ نِسَاءَکَ أَنْ يَحْتَجِبْنَ، فَإِنَّهُ يُکَلِّمُهُنَّ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ، فَنَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ وَاجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم فِي الْغَيْرَةِ عَلَيْهِ، فَقُلْتُ لَهُنَّ: ﴿عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَکُنَّ أَنْ يُبَدِّلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْکُنَّ﴾ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے رب نے تین باتوں میں میری موافقت فرمائی۔ میں عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ! کاش! ہم مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بنائیں تو حکم نازل ہوا۔ ﴿اور مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ﴾ اور پردے کی آیت، میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! کاش آپ ازواج مطہرات کو پردے کا حکم فرمائیں کیونکہ ان سے نیک اور بد ہر قسم کے لوگ کلام کرتے ہیں تو پردے کی آیت نازل ہوئی اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات نے رشک کے باعث آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دباؤ ڈالا تو میں نے ان سے کہا۔ ’’اگر وہ آپ کو طلاق دے دیں تو قریب ہے کہ ان کا رب انہیں اور بیویاں عطا فرما دے جو اسلام میں آپ سے بہتر ہوں۔‘‘ تو یہی آیت نازل ہوئی۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۲۹/۱۳۷. عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: وَافَقْتُ رَبِّي فِي ثَلَاثٍ:

.... مقام إبراهيم مصلى، ٤/١٦٢٩، الرقم: ٤٢١٣، و ابن حبان في الصحيح، ١٥/٣١٩، الرقم: ٦٨٩٦، و أحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٣، الرقم: ١٥٧، و سعيد بن منصور في السنن، ٢/٦٠٧، الرقم: ٢١٥۔

۲۹: أخرجه مسلم فى الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل عمر، ٤/١٨٦٥، الرقم: ٢٣٩٩، و الطبرانى فى المعجم الأوسط، ٦/٩٢، ٩٣،—

فِي مَقَامِ إِبْرَاهِيْمَ، وَ فِي الْحِجَابِ، وَ فِي أَسَارَى بَدْرٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے رب نے تین امور میں میری موافقت فرمائی: مقام ابراہیم میں (وجوبِ) حجاب میں اور بدر کے قیدیوں میں (تین کا ذکر شہرت کے اعتبار سے ہے ورنہ ان آیات کی تعداد زیادہ ہے)۔'' اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

۱۳۸/ ۳۰. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیہ وآلہ وسلم قَالَ: إِنَّ اللهَ جَعَلَ الْحَقَّ (و في رواية: وَضَعَ الْحَقَّ) عَلَى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ. وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رضي الله عنهما: مَا نَزَلَ بِالنَّاسِ أَمْرٌ قَطُّ فَقَالُوْا فِيْهِ: وَقَالَ فِيْهِ عُمَرُ أَوْقَالَ ابْنُ الْخَطَّابِ فِيْهِ، (شَكَّ خَارِجَةُ) إِلَّا نَزَلَ فِيْهِ الْقُرآنُ عَلَى نَحْوِ مَا قَالَ عُمَرُ. رَوَاهُ التِّرمِذِيُّ وأَبُو دَاوُدَ.

وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

الرقم: ٥٨٩٦، و ابن أبي عاصم في السنة، ٢/ ٥٨٦، الرقم: ١٢٧٦۔

٣٠: أخرجه الترمذی في السنن، كتاب: المناقب عن رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم، باب: فی مناقب عمر بن الخطاب رضی الله عنہ، ٥/ ٦١٧، الرقم: ٣٦٨٢، وأبو داود فی السنن، كتاب: الخراج والإمارة والفيء، باب: فی تدوين العطاء، ٣/ ١٣٨، الرقم: ٢٩٦١، ٢٩٦٢، وابن ماجة فی السنن، المقدمة، باب: فی فضائل أصحاب رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم، ١/ ٤٠، الرقم: ١٠٨، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٢/ ٥٣، الرقم: ٥١٤٥، وابن حبان فی الصحيح، ١٥/ ٣١٢، الرقم: ٦٨٨٩، والحاكم فی المستدرك، ٣/ ٩٣، الرقم: ٤٥٠١، والبيهقی فی السنن الكبرى، ٦/ ٢٩٥، الرقم: ١٢٥٠٣۔

فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حق کو عمر کی زبان اور دل پر جاری کر دیا ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب کبھی لوگوں کو کوئی مسئلہ درپیش ہوا اور لوگوں نے اس میں بات کی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اس مسئلہ پر کچھ کہا تو قرآن حکیم عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے قول کے موافق نازل ہوا۔‘‘

اسے امام ترمذی اور ابو داود نے روایت کیا ہے نیز امام ترمذی اور حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۳۹/ ۳۱. عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ أَبِي مَيْسَرَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: أَنَّهُ قَالَ: اَللّٰهُمَّ، بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانَ شِفَاءٍ فَنَزَلَتِ الَّتِي فِي الْبَقَرَةِ: ﴿يَسْأَلُوْنَکَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ﴾ [البقرة، ٢: ٢١٩]، **فَدُعِيَ عُمَرُ فَقُرِءَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ، بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانَ شِفَاءٍ فَنَزَلَتِ الَّتِي فِي النِّسَاءِ: ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَ اَنْتُمْ سُکَارٰی﴾** [النساء، ٤: ٤٣]، **فَدُعِيَ عُمَرُ فَقُرِءَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ، بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانَ شِفَاءٍ فَنَزَلَتِ الَّتِي فِي الْمَائِدَةِ: ﴿اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطَانُ اَنْ**

٣١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: ومن سورة المائدة، ٥/٢٥٣، الرقم: ٣٠٤٩، وأبو داود في السنن، كتاب: الأشربة، باب: في تحريم الخمر، ٣/٣٢٥، الرقم: ٣٦٧٠، والنسائي في السنن، كتاب: الأشربة، باب: تحريم الخمر، ٨/٢٨٦، الرقم: ٥٥٤٠، وفي السنن الكبرى، ٣/٢٠٢، الرقم: ٥٠٤٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٥٣، الرقم: ٣٧٨، والحاكم في المستدرك، ٢/٣٠٥، الرقم: ٣١٠١، ٤/١٥٩، الرقم: ٧٢٢٤، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢/١٢٥، الرقم: ١٤٦٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٨/٢٨٥۔

يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُوْنَ﴾، [المائدة، ٥: ٩١]، فَدُعِيَ عُمَرُ فَقُرِءَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ: انْتَهَيْنَا انْتَهَيْنَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ أَبُو عِيْسَى: وَهَذَا أَصَحُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت عمرو بن شرحبیل ابو میسرہ، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: اے اللہ! شراب کے معاملہ میں ہمارے لئے شافی و کافی حکم نازل فرما، تو وہ آیت اتری جو سورۂ بقرہ میں ہے: ''آپ سے شراب اور جوئے کی نسبت سوال کرتے ہیں۔'' پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلایا گیا اور اس آیت کی تلاوت کی گئی، انہوں نے پھر کہا: اے اللہ! شراب کے معاملہ میں ہمارے لئے شافی و کافی حکم نازل فرما، تو وہ آیت اتری جو سورۂ النساء میں ہے: ''اے ایمان والو! تم نشہ کی حالت میں نماز کے قریب مت جاؤ۔'' پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلایا گیا اور ان پر یہ آیت پڑھی گئی آپ رضی اللہ عنہ نے پھر کہا: اے اللہ! شراب کے معاملہ میں ہمارے شافی و کافی حکم نازل فرما، پھر وہ آیت نازل ہوئی جو سورۂ مائدہ میں ہے: ''شیطان یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے تمہارے درمیان عداوت اور کینہ ڈلوا دے اور تمہیں اللہ کے ذکر سے اور نماز سے روک دے۔ کیا تم (ان شر انگیز باتوں سے) باز آؤ گے؟'' پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلایا گیا اور ان پر یہ آیت تلاوت کی گئی تو وہ کہنے لگے (اے اللہ!) ہم باز آ گئے ہم باز آ گئے۔''

اس حدیث کو امام ترمذی، ابو داود، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے اور امام حاکم کہتے ہیں یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

١٤٠/٣٢. عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ في رواية طويلة: قَالَ: وَكَانَ عُمَرُ

٣٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٤٦، الرقم: ٢٢١٧٧، والحاكم —

قَدْ أَصَابَ مِنَ النِّسَاءِ مِنْ جَارِيَةٍ أَوْ مِنْ حُرَّةٍ بَعْدَ مَا نَامَ وَأَتَى النَّبِيَّ صلی الله عليه وآله وسلم فَذَكَرَ ذٰلِکَ لَهُ فَأَنْزَلَ اللهُ عزوجل: ﴿أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلٰى نِسَآئِكُمْ ط﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى الَّيْلِ﴾، [البقرة، ٢: ١٨٧].

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سو کر اٹھنے کے بعد اپنی بیویوں، لونڈی یا آزاد عورت میں سے کسی کے ساتھ شب باشی کی اور پھر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوکر یہ بیان بھی کر دیا تو اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی: ''تمہارے لئے روزوں کی راتوں میں اپنی بیویوں کے پاس جانا حلال کر دیا گیا ہے۔'' اللہ تعالیٰ کے اس قول تک ''پھر روزہ رات (کی آمد) تک پورا کرو۔''

اسے امام احمد اور حاکم نے روایت کیا نیز امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

١٤١/٣٣. عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: مَا كَانَ نَبِيٌّ قَطُّ إِلَّا فِي أُمَّتِهِ مُعَلِّمٌ أَوْ مُعَلِّمَانِ وَ إِنْ يَّكُنْ فِي أُمَّتِي مِنْهُمْ أَحَدٌ فَهُوَ عُمَرُ بْنُ

.... في المستدرك، ٢/٣٠١، الرقم: ٣٠٨٥، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/٢١٥، والعظيم آبادي في عون المعبود، ٢/١٤١۔

٣٣: أخرجه ابن أبي عاصم في السنة، ٢/٥٨٣، الرقم: ١٢٦٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ٩/٦٦، الرقم: ٩١٣٧، وابن سعد في الطبقات، ٢/٣٣٥، وابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٤٤/٩٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٦٧۔

الْخَطَّابِ. إِنَّ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ وَ قَلْبِهِ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَ الطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی نبی بھی ایسا نہیں گزرا جس کی امت میں ایک یا دو معلم (لوگوں کو احکام شریعت سکھانے والے) نہ ہوں اور اگر ان میں سے میری امت میں کوئی ہو تو وہ عمر بن خطاب ہے۔ بے شک حق عمر کی زبان اور دل پر بولتا ہے۔''

اس حدیث کو امام ابن ابی عاصم اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور الفاظ امام طبرانی کے ہیں۔

۱۴۲/ ۳۴. عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كَانَ عُمَرُ إِذَا رَأَى الرَّأْيَ نَزَلَ بِهِ الْقُرْآنُ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب کوئی رائے دیتے تو اس کے مطابق قرآن نازل ہوتا۔'' اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۱۴۳/ ۳۵. عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ عَلِيٍّ قَوْلُ عُمَرَ قَدْ أُلْقِيَ فِي رَوْعِي أَنَّكُمْ إِذَا لَقِيتُمُ الْعُدُوَّ هَزَمْتُمُوهُمْ فَقَالَ عَلِيٌّ: مَا كُنَّا نُبْعِدُ أَنَّ السَّكِينَةَ تَنْطِقُ بِلِسَانِ عُمَرَ وَ أَنَّ فِي الْقُرْآنِ لَرَأْيًا مِنْ رَأْيِ عُمَرَ.

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَ السَّيُوطِيُّ.

۳۴: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۶/ ۳۵۴، الرقم: ۳۱۹۸۰۔

۳۵: أخرجه ابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ۴۴/ ۹۵، والسيوطي في تاريخ الخلفاء، ۱/ ۱۲۲۔

''امام شعبی بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ قول کہ ''البتہ میرے دل میں یہ القاء کیا گیا ہے کہ جب تمہارا سامنا تمہارے دشمن سے ہوگا تو تم اسے شکست دے دوگے۔'' بیان کیا گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم اس چیز کو محال نہیں سمجھتے تھے کہ بے شک حضرت سکینہ عمر کی زبان سے بولتا ہے اور بے شک قرآن میں ضرور بالضرور حضرت عمر کی آراء میں سے بعض ہیں۔''

اس حدیث کو امام ابن عساکر اور امام سیوطی نے روایت کیا ہے۔

۱۴۴/۳۶. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ عُمَرُ يَعْنِي ابْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ وَافَقْتُ رَبِّي فِي أَرْبَعٍ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ سُلَالَةٍ مِنْ طِيْنٍ﴾، [المؤمنون، ۲۳: ۱۲]، **قُلْتُ أَنَا: فَتَبَارَكَ اللهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ. فَنَزَلَتْ: ﴿فَتَبَارَكَ اللهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ﴾،** [المؤمنون، ۲۳: ۱۴].

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ وَالْقُرْطُبِيُّ وَابْنُ كَثِيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چار چیزوں میں میرے رب نے میری موافقت میں آیات اتاریں (ان میں سے ایک یہ ہے کہ) جب یہ آیت مبارکہ ﴿وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ سُلَالَةٍ مِنْ طِيْنٍ﴾ ''اور تحقیق ہم نے انسان کی تخلیق (کی ابتداء) مٹی (کے کیمیائی اجزاء) کے خلاصہ سے فرمائی'' نازل ہوئی تو میں نے کہا: پس اللہ تعالیٰ برکت والا ہے جو سب سے بہتر خلقت کرنے والا ہے تو

۳۶: أخرجه القرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ۲/۱۱۲، ۱۴/۲۲۷، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۳/۲۴۲، والسيوطي في الدر المنثور، ۶/۹۴، وقال: أخرجه الطيالسي، وابن أبي حاتم وابن مردوية و ابن عساكر، وفي الإتقان، ۱/۱۰۱، وفي لباب النقول، ۱/۱۵۱، وفي تاريخ الخلفاء، ۱/۱۲۳، وأبو السعود في إرشاد العقل السليم، ۶/۱۲۷۔

یہ اس کی موافقت میں یہ آیت نازل ہوئی: ''پھر (اس) اللہ نے (اسے) بڑھا (کر محکم وجود بنا) دیا جو سب سے بہتر پیدا فرمانے والا ہے۔''

اس حدیث کو امام ابن ابو حاتم، قرطبی اور ابن کثیر نے روایت کیا ہے اور یہ الفاظ بھی انہی کے ہیں۔

www.MinhajBooks.com

٧. فَصْلٌ فِي جَامِعِ صِفَاتِهِ وَمَنَاقِبِهِ رضي الله عنه

﴿حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جامع صفات اور مناقب کا بیان﴾

١٤٥/٣٧. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: أُرِيتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَنْزِعُ بِدَلْوِ بَكْرَةٍ عَلَى قَلِيبٍ. فَجَاءَ أَبُوْبَكْرٍ، فَنَزَعَ ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ نَزْعًا ضَعِيفًا. وَاللهُ يَغْفِرُ لَهُ. ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا، فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا يَفْرِي فَرِيَّهُ، حَتَّى رَوِيَ النَّاسُ وَضَرَبُوا بِعَطَنٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: خواب میں مجھے دکھایا گیا کہ میں ایک کنویں سے ڈول کے ذریعے پانی نکال رہا ہوں جس پر چرخی لگی ہوئی ہے، پھر ابوبکر آئے اور انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے لیکن انہیں کچھ مشکل پیش آ رہی تھی۔ اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرمائے۔ (مراد، ان کے دورِ خلافت کی مشکلات ہیں جو آپ رضی اللہ عنہ نے مرتدین، منکرین زکوٰۃ اور جھوٹے مدعیان نبوت کے فتنوں کو کچلنے میں اٹھائیں۔ آپکا پورا اڑھائی سالہ دور انہی مشکلات سے نبرد آزمائی میں

٣٧: أخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب: فضائل الصحابة باب: مناقب عمر بن الخطاب، ٣/١٣٤٧، الرقم: ٣٤٧٩، و مسلم فی الصحیح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل عمر، ٤/١٨٦٢، الرقم: ٢٣٩٣، و أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٩، الرقم: ٤٩٧٢، و ابن أبی شیبة فی المصنف، ٦/١٧٧،٣٥٣، الرقم: ٣٠٤٨٥، ٣١٩٦٩، و أبویعلی في المسند، ٩/٣٨٧، الرقم: ٥٥١٤۔

گزرا) ان کے بعد عمر بن خطاب آئے تو وہ ڈول ایک بڑے ڈول میں تبدیل ہو گیا اور میں نے کسی بھی جوان مرد کو اس طرح کام کرتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ تمام لوگ خود بھی سیراب ہوئے اور جانوروں کو بھی سیراب کر کے ان کے ٹھکانوں پر لے گئے۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۴۶/۳۸. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ، شَرِبْتُ يَعْنِي اللَّبَنَ حَتَّى أَنْظُرَ إِلَى الرِّيِّ يَجْرِي فِي ظُفُرِي أَوْ فِي أَظْفَارِي ثُمَّ نَاوَلْتُ عُمَرَ. فَقَالُوا: فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: الْعِلْمُ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ دورانِ خواب میں نے اتنا دودھ پیا کہ جس کی تازگی میرے ناخنوں سے بھی ظاہر ہونے لگی، پھر بچا ہوا میں نے عمر کو دے دیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے اس کی کیا تعبیر فرمائی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے مراد علم (نبوت کا حصہ) ہے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۴۷/۳۹. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ:

۳۸: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة باب: مناقب عمر بن الخطاب، ۳/۱۳٤٦، الرقم: ۳٤۷۸، ومسلم في الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل عمر، ٤/۱۸٥۹، الرقم: ۲۳۹۱، والدارمي في السنن، کتاب: الرؤياء، باب: في القمص و البئر واللبن، ۲/۱۷۱، الرقم: ۲۱٥٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/۱۷۹، الرقم: ۳۰٤۹۲۔

۳۹: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: الإيمان، باب: تفاضيل أهل الإيمان فی الأعمال، ۱/۱۷، الرقم: ۲۳، و في کتاب: فضائل الصحابة، باب: —

بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُونَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَ وَ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُونَ ذٰلِکَ. وَ عُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجُرُّهُ قَالُوْا: مَاذَا أَوَّلْتَ ذَالِکَ؟ يَارَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: الدِّيْنَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ مُسْلِمٌ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ النَّسَائِيُّ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ دوران خواب میں نے دیکھا کہ مجھ پر لوگ پیش کئے جا رہے ہیں اس حال میں کہ انہوں نے قمیص پہنی ہوئی ہیں بعض کی قمیص سینے تک تھیں اور بعض لوگوں کی اس سے بھی کم، اور میرے سامنے عمر بن خطاب کو پیش کیا گیا۔ ان پر ایک ایسی قمیص تھی جسے وہ گھسیٹ رہے تھے، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دریافت کیا: یا رسول اللہ! آپ نے اس کی کیا تعبیر فرمائی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس کی تعبیر دین ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام بخاری، مسلم، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

١٤٨ / ٤٠. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: سَأَلَنِي ابْنُ عُمَرَ

.... مناقب عمر، ٣/١٣٤٩، الرقم: ٣٤٨٨، و مسلم فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل عمر، ٤/١٨٥٩، الرقم: ٢٣٩٠، و الترمذی فی السنن، کتاب: الرؤياء عن رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم، باب: فی رؤيا النبی صلی الله عليه وآله وسلم، ٤/٥٣٩، الرقم: ٢٢٨٥، و النسائی فی السنن، کتاب: الإيمان و شرائعه، باب: زيادة الإيمان، ٨/١١٣، الرقم: ٥٠٠٤، و الدارمي في السنن، کتاب: الرؤياء، باب: في القمص و البئر، ٢/١٧٠، الرقم: ٢١٥١۔

٤٠: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة باب: مناقب عمر بن الخطاب، ٣/١٣٤٨، الرقم: ٣٤٨٤، و ابن سعد في الطبقات الکبری، ٣/٢٩٢۔

عَنْ بَعْضِ شَأْنِهِ يَعْنِي: عُمَرَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا قَطُّ بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مِنْ حِيْنَ قُبِضَ كَانَ أَجَدَّ وَ أَجْوَدَ حَتَّى انْتَهَى مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعض حالات پوچھے تو میں نے انہیں بتایا کہ حضورر نبی اکرم ﷺ کی وفات کے بعد میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جیسا نیک اور سخی نہیں دیکھا گویا یہ خوبیاں تو آپ کی ذات پر ختم ہوگئی تھیں۔''

اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

١٤٩/٤١. عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: رَأَيْتُ فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ كَأَنِّي أَنْزِعُ أَرْضًا، وَرَدَتْ عَلَيَّ غَنَمٌ سُوْدٌ، وَغَنَمٌ عُفْرٌ، فَجَاءَ أَبُوْبَكْرٍ فَنَزَعَ ذَنُوْبًا أَوْ ذَنُوْبَيْنِ. وَفِيْهِمَا ضَعْفٌ وَاللهُ يَغْفِرُلَهُ. ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ فَنَزَعَ فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا. فَمَلَأَ الْحَوْضَ وَ أَرْوَى الْوَارِدَةَ فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًا أَحْسَنَ نَزْعًا مِنْ عُمَرَ. فَأَوَّلْتُ أَنَّ السُّوْدَ الْعَرَبُ، وَأَنَّ الْعُفْرَ الْعَجَمُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت ابوطفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے خواب دیکھا گویا میں ایک زمین سے جس میں مجھ پر کالی اور سرخی مائل سفید بکریاں وارد ہوئیں پانی کے ڈول نکال رہا ہوں پھر ابوبکر آئے اور انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے اور ان کو ڈول نکالنے میں مشکل پیش آ رہی تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کو معاف کرے پھر عمر

٤١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٤٥٥، الرقم: ٢٣٨٥٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٥/١٨٠۔

آئے۔ پس انہوں نے بھی ڈول نکالے تو وہ ڈول ان کے ہاتھ میں بڑے ڈول میں تبدیل ہو گیا۔ پھر آپ نے حوض بھر دیا اور وارد ہونے والی بکریوں کو سیراب کر دیا اور میں نے کسی کو عمر سے بڑھ کر ڈول نکالنے والا نہیں دیکھا اور میں نے اس خواب کی تعبیر یہ کی کہ سیاہ بکریوں سے مراد عرب اور سرخی مائل سفید بکریوں سے مراد عجم ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

۱۵۰/۴۲. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: إِنَّ عَلِيًّا دَخَلَ عَلَى عُمَرَ وَ هُوَ مُسَجًّى فَقَالَ: صَلَّى اللهُ عَلَيْکَ ثُمَّ قَالَ: مَا مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللهُ بِمَا فِي صَحِيْفَتِهِ مِنْ هَذَا الْمُسَجَّى.

رَوَاهُ الْحَاکِمُ وَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اور وہ ایک چادر میں لپٹے ہوئے تھے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھ پر رحمت فرمائے پھر فرمایا: لوگوں میں سے کوئی بھی میرے نزدیک اس چادر میں لپٹے ہوئے سے زیادہ محبوب نہیں ہے جو کچھ اللہ تعالیٰ کے صحیفہ (یعنی قرآن) میں ہے وہ اسے اس کے منشاء کے مطابق نازل فرماتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۱۵۱/۴۳. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم أَنَّ اللهَ عزوجل بَاهَى

۴۲: أخرجه الحاکم فی المستدرک، ۳/ ۱۰۰، الرقم: ۴۵۲۳، وابن أبی شيبة فی المصنف، ۶/۳۵۹، الرقم: ۳۲۰۱۸۔

۴۳: أخرجه الطبرانی فی المعجم الأوسط، ۲/ ۶۱، الرقم: ۱۲۵۱، وابن أبي عاصم في السنة، ۲/ ۵۸۶، الرقم: ۱۲۷۳، والهيثمی فی مجمع الزوائد، ۹/ ۷۰۔

مَلَائِکَتَهُ بِعَبِيْدِهِ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ عَامَةً وَ بَاهَی بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ خَاصَةً.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تبارک و تعالی عرفہ کی رات کو فرشتوں کے سامنے اپنے تمام بندوں پر فخر کرتا ہے اور خاص طور پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر فخر کرتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

١٥٢/٤٤. عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: مَا کُنَّا نَبْعُدُ أَنَّ السَّکِيْنَةَ تَنْطِقُ عَلَی لِسَانِ عُمَرَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُوْنُعَيْمٍ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم یہ خیال کیا کرتے تھے کہ آسمانی سکونِ قلب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان سے ٹپکتا تھا۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی، امام ابن ابی شیبہ اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

١٥٣/٤٥. عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: يَا

٤٤: أخرجه الطبراني في المعجم الکبير، ٩/١٦٧، الرقم: ٨٨٢٧، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٥٤، الرقم: ٣١٩٧٤، و المقدسي في الأحاديث المختارة، ٢/١٧١، الرقم: ٥٥٠، و أبونعيم في حلية الأولياء، ١/٤٢، و ابن راشد في الجامع، ١١/٢٢٢، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ١/٤٤٤، الرقم: ٧١١، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٦٧۔

٤٥: أخرجه أبويعلی في المسند، ٣/١٧٩، الرقم: ١٦٠٣، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢/١٥٨، الرقم: ١٥٧٠، و الروياني في المسند، ٢/٣٦٧، الرقم: ١٣٤٢، والديلمي في مسند الفردوس، ٥/٣٨٣، الرقم: ٨٤٩٩۔

عَمَّارُ، أَتَانِي جِبْرِيْلُ آنِفًا فَقُلْتُ: يَا جِبْرِيْلُ حَدِّثْنِي بِفَضَائِلَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي السَّمَاءِ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، لَوْ حَدَّثْتُکَ بِفَضَائِلِ عُمَرَ مِثْلَ مَا لَبِثَ نُوْحٌ فِي قَوْمِهِ أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا مَا نَفِدَتْ فَضَائِلُ عُمَرَ، وَ إِنَّ عُمَرَ لَحَسَنَةٌ مِنْ حَسَنَاتِ أَبِي بَکْرٍ. رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلَى وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے عمار! ابھی میرے پاس جبریل امین علیہ السلام آئے تھے اور میں نے ان سے پوچھا، اے جبرائیل مجھے آسمان والوں میں عمر کے فضائل کے بارے میں بتاؤ۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر میں آپ کو اتنی مدت تک حضرت عمر کے فضائل بیان کرتا رہوں جتنی مدت حضرت نوح علیہ السلام زمین پر رہے یعنی نو سو پچاس برس، تب بھی عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل ختم نہیں ہوں گے اور بے شک حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نیکیوں میں سے ایک نیکی ہیں۔‘‘

اس حدیث کو امام ابویعلی اور طبرانی نے بیان کیا ہے۔

١٥٤/٤٦. عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ أَخِي عَبْدِ اللهِ قَالَ: کَانَ لِلْعَبَّاسِ مِيْزَابٌ عَلَى طَرِيْقِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. فَلَبِسَ عُمَرُ ثِيَابَهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ. وَقَدْ کَانَ ذُبِحَ لِلْعَبَّاسِ فَرْخَانِ. فَلَمَّا وَافَى الْمِيْزَابَ صُبَّ مَاءٌ بِدَمِ الْفَرْخَيْنِ فَأَصَابَ عُمَرَ. وَفِيْهِ دَمُ الْفَرْخَيْنِ. فَأَمَرَ عُمَرُ بِقَلْعِهِ، ثُمَّ رَجَعَ عُمَرُ فَطَرَحَ ثِيَابَهُ، وَلَبِسَ ثِيَابًا غَيْرَ ثِيَابِهِ ثُمَّ، جَاءَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَأَتَاهُ الْعَبَّاسُ فَقَالَ: وَاللهِ، إِنَّهُ لَلْمَوْضِعُ الَّذِي وَضَعَهُ النَّبِيُّ صلی الله عليه وآله وسلم،

٤٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٢١٠، الرقم: ١٧٩٠، و المقدسي في الأحاديث المختارة، ٨/٣٩١، الرقم: ٤٨٢۔

فَقَالَ عُمَرُ لِلْعَبَّاسِ وَأَنَا أَعْزِمُ عَلَيْکَ لَمَّا صَعِدْتَ عَلَى ظَهْرِي، حَتَّى تَضَعَهُ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي وَضَعَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَفَعَلَ ذٰلِکَ الْعَبَّاسُ رضی الله عنه. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بھائی حضرت عبید اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے گھر کا ایک پرنالہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے راستے کی طرف تھا ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے روز اپنے کپڑے پہنے اور اسی دن حضرت عباس کے لیے دو چوزے ذبح کیے گئے تھے پس جب پرنالہ سے چوزوں کے خون سے ملا ہوا پانی بہنے لگا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر پانی گرا پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس پرنالے کو وہاں سے اکھاڑنے کا حکم دے دیا پھر آپ رضی اللہ عنہ واپس لوٹ آئے اور اپنا وہ لباس اتارا اور نیا لباس پہنا پھر آ کر لوگوں کی امامت کروائی۔ بعد میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: اے عمر! اللہ کی قسم! بے شک یہ اس جگہ پر نصب ہے جہاں حضور نبی اکرم ﷺ نے اس کو رکھا تھا۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے کہا اور میں اس وقت تک آپ سے تاکید کرتا رہوں گا جب تک آپ میری پیٹھ پر سوار ہو کر اس پرنالے کو اسی جگہ پر دوبارہ نہیں لگا لیتے جہاں حضور نبی اکرم ﷺ نے اس کو لگایا تھا پس حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

١٥٥/٤٧. عَنْ سَالِمٍ قَالَ: جَاءَ أَهْلُ نَجْرَانَ إِلَى عَلِيٍّ فَقَالُوْا: يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، كِتَابُکَ بِيَدِکَ، وَ شَفَاعَتُکَ بِلِسَانِکَ، أَخْرَجَنَا

٤٧: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٥٧، الرقم: ٣٢٠٠٤، و الخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٦/١٨٥، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ١/٣٦٦۔

عُمَرُ مِنْ أَرْضِنَا فَارْدُدْنَا إِلَيْهَا فَقَالَ لَهُمْ عَلِيٌّ: وَيْحَكُمْ إِنَّ عُمَرَ كَانَ رَشِيْدَ الْأَمْرِ وَلَا أُغَيِّرُ صَنْعَةَ عُمَرَ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت سالم رضی الله عنہ بیان کرتے ہیں کہ اہل نجران حضرت علی رضی الله عنہ کے پاس آئے اور کہا: اے امیر المومنین! آپ کا نامہ اعمال آپ کے ہاتھ میں ہے اور آپ کی شفاعت آپ کی زبان میں ہے ہمیں عمر نے ہماری زمین سے نکال دیا ہے آپ ہمیں ہماری زمین کی طرف لوٹا دیں۔ حضرت علی رضی الله عنہ نے ان سے کہا: تمہارا برا ہو بے شک عمر بالکل درست کام انجام دینے والے تھے اور میں ان کا کیا ہوا فیصلہ تبدیل نہیں کروں گا۔'' اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۱۵۶/۴۸. عَنْ أَبِي السَّفَرِ قَالَ: رُئِيَ عَلَى عَلِيٍّ بُرْدٌ كَانَ يُكْثِرُ لُبْسَهُ قَالَ: فَقِيْلَ لَهُ: إِنَّکَ لَتُكْثِرُ لُبْسَ هَذَا الْبُرْدِ، فَقَالَ: إِنَّهُ كَسَانِيْهِ خَلِيْلِي وَصَفِيِّي وَصَدِيْقِي وَخَاصِي عُمَرُ إِنَّ عُمَرَ نَاصِحَ اللهِ فَنَصَحَهُ اللهُ ثُمَّ بَكَى. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت ابوسفر رضی الله عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی الله عنہ پر ایک چادر دیکھی گئی جو آپ رضی الله عنہ اکثر پہنتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں آپ رضی الله عنہ سے کہا گیا کہ آپ کثرت سے یہ چادر (کیوں) پہنتے ہیں؟ تو آپ رضی الله عنہ نے فرمایا: بے شک یہ مجھے میرے نہایت پیارے اور خاص دوست عمر نے پہنائی تھی۔ بے شک عمر اللہ تعالیٰ کے لئے خالص ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے خالص بھلائی چاہی پھر آپ رضی الله عنہ رونے لگ گئے۔''

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۴۸: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۶/۳۵۶، الرقم: ۳۱۹۹۷۔

۱۵۷/ ۴۹. عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: إِذَا ذُكِرَ الصَّالِحُوْنَ فَحَيَّ هَـلًا بِعُمَرَ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا: جب صالحین کا ذکر ہو تو جلدی سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نام نامی پکارا کرو۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۱۵۸/ ۵۰. عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: إِنَّ عُمَرَ كَانَ لِلإِسْلَامِ حِصْنًا حَصِيْنًا، يَدْخُلُ فِيْهِ الإِسْلَامُ وَلَا يَخْرُجُ مِنْهُ فَلَمَّا قُتِلَ عُمَرُ انْثَلَمَ الْحِصْنُ. فَالإِسْلَامُ يَخْرُجُ مِنْهُ وَلَا يَدْخُلُ فِيْهِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت زید بن وہب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسلام کے لئے ایک مضبوط قلعہ تھے جس میں اسلام محفوظ تھا اور اس سے باہر نہیں نکلتا تھا پس جب آپ رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا تو اسلام اس قلعہ سے باہر نکل گیا یعنی غیر محفوظ ہو گیا اور اس کے بعد اس میں داخل نہیں ہوا (یعنی اس کے بعد فتنوں کے حملوں سے امت محفوظ نہ رہی)۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۱۵۹/ ۵۱. عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: مَا رَأَيْتُ عُمَرَ إِلَّا وَكَانَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَلَكٌ يُسَدِّدُهُ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے

۴۹: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۶/ ۳۵۴، الرقم: ۳۱۹۷۵۔

۵۰: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۶/ ۳۵۴، الرقم: ۳۱۹۷۷۔

۵۱: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ۶/ ۳۵۴، الرقم: ۳۱۹۸۳۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

کبھی بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نہیں دیکھا مگر یہ کہ آپ کی دونوں آنکھوں کے درمیان ایک فرشتہ ہے جو آپ رضی اللہ عنہ کو سیدھی راہ دکھاتا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

١٦٠/٥٢. عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ: مَا رَأَيْتُ رَجُـلًا أَعْلَمَ بِاللهِ وَلَا أَقْرَأَ لِكِتَابِ اللهِ، وَ أَفْقَهَ فِي دِيْنِ اللهِ مِنْ عُمَرَ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت قبیصہ بن جابر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر کوئی عالم باللہ نہیں دیکھا اور نہ ہی ان سے بڑھ کر کوئی کتاب اللہ کا قاری دیکھا ہے اور نہ ہی ان سے بڑھ کر کوئی اللہ کے دین کا فقیہ دیکھا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

١٦١/٥٣. عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: لَوْ أَنَّ عِلْمَ عُمَرَ وُضِعَ فِي كِفَّةِ الْمِيْزَانِ وَوُضِعَ عِلْمُ أَهْلِ الْأَرْضِ فِي كِفَّةٍ لَرَجَحَ عِلْمُهُ بِعِلْمِهِمْ. قَالَ وَكِيْعٌ: قَالَ الْأَعْمَشُ: فَأَنْكَرْتُ ذٰلِکَ فَأَتَيْتُ إِبْرَاهِيْمَ فَذَكَرْتُهُ لَهُ فَقَالَ وَمَا أَنْكَرْتُ مِنْ ذٰلِکَ؟ فَوَاللهِ، لَقَدْ قَالَ عَبْدُ اللهِ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِکَ قَالَ: إِنِّي لَأَحْسِبُ تِسْعَةَ أَعْشَارِ الْعِلْمِ ذَهَبَ يَوْمَ ذَهَبَ عُمَرُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا علم ترازو کے ایک پلڑے میں رکھا جائے اور تمام اہل زمین کا علم دوسرے پلڑے میں رکھا جائے تو یقیناً حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا علم ان کے علم پر بھاری ہو گا۔ امام وکیع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ امام اعمش

٥٢: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٣٥٥/٦، الرقم: ٣١٩٨٧، ٣٠١٣٠۔

٥٣: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٦٣/٩، الرقم: ٨٨٠٩، و ابن سعد في الطبقات الكبرى، ٣٣٦/٢، وابن عبدالبر في التمهيد، ١٩٨/٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٦٩/٩۔

نے فرمایا: میں نے اس چیز کا انکار کیا پس میں ابراہیم سے ملا اور ان کے سامنے یہ چیز بیان کی تو انہوں نے کہا میں اس کا انکار نہیں کرتا۔ پس خدا کی قسم! ابن مسعود نے اس سے بھی بڑھ کر کہا ہے وہ کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ علم کے دس حصوں میں سے نو حصے اس دن چلے گئے جس دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس دنیا سے وصال فرما گئے۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے بیان کیا ہے۔

١٦٢/٥٤. عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: لَقِيَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ رَجُلًا مِنَ الْجِنِّ فَصَارَعَهُ، فَصَرَعَهُ الإِنْسِيُّ فَقَالَ لَهُ الإِنْسِيُّ: إِنِّي لَأَرَاکَ ضَئِيْلًا شَخِيْتًا کَأَنَّ ذُرَيْعَتَکَ ذُرَيْعَتِي کَلْبٍ فَکَذَلِکَ أَنْتُمْ مَعْشَرُ الْجِنِّ أَمْ أَنْتَ مِنْ بَيْنِهِمْ کَذَلِکَ فَقَالَ: لَا وَاللهِ إِنِّي مِنْهُمْ لَضَلِيْعٌ، وَلَکِنْ عَاوِدْنِي الثَّانِيَّةَ، فَإِنْ صَرَعْتَنِي عَلَّمْتُکَ شَيْئًا يَنْفَعُکَ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: تَقْرَأُ ﴿اللهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ﴾؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَإِنَّکَ لَا تَقْرَؤُهَا فِي بَيْتٍ إِلَّا خَرَجَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ لَهُ خَبَجٌ کَخَبَجِ الْحِمَارِ لَا يَدْخُلُهُ حَتَّى تُصْبِحَ.

وزاد الطبراني: قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَنْ ذَاکَ الرَّجُلُ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ؟ فَعَبَسَ عَبْدُ اللهِ، وَ أَقْبَلَ عَلَيْهِ وَ قَالَ: مَنْ يَکُوْنُ هُوَ إِلَّا عُمَرُ رضی اللہ عنہ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

٥٤: أخرجه الدارمي فی السنن، کتاب: فضائل القرآن، باب: فضل أول سورة البقرة و آية الکرسي، ٢/ ٥٤٠، الرقم: ٣٣٨١، و الطبرانی فی المعجم الکبير، ٩/ ١٦٦، الرقم: ٨٨٢٦، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ٧١۔

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک صحابی ایک جن کو ملا اور اس کے ساتھ کشتی کی۔ پس حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی نے اس جن کو پچھاڑ دیا پھر اسے کہا کہ تم نہایت کمزور اور دبلے پتلے ہو اور تمہارے ہاتھ کتے کے ہاتھ کی طرح کمزور ہیں۔ کیا گروہِ جنات اسی طرح کا ہوتا ہے؟ یا تم ان میں سے اس طرح ہو؟ تو وہ جن کہنے لگا: نہیں خدا کی قسم! میں ان سب میں سے ایک موٹا تازہ جن ہوں لیکن تم میرے ساتھ دوبارہ کشتی کرو۔ پس اگر تم نے مجھے دوبارہ پچھاڑ دیا تو میں تمہیں ایسی چیز سکھاؤں گا جو تمہیں نفع دے گی انہوں نے کہا ٹھیک ہے۔ (انہوں نے اسے دوبارہ پچھاڑ دیا) تو جن نے کہا کیا تم ’’اللہ لا إله إلا هو الحي القيوم‘‘ پڑھتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ جن نے کہا: یہ جس گھر میں بھی پڑھی جاتی ہے اس سے شیطان گدھے کی طرح ڈر کر بھاگتا ہے اور وہ اس گھر میں اس وقت تک داخل نہیں ہوتا جب تک صبح نہ ہو جائے۔

امام طبرانی کی روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے کہ لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا: اے ابو عبد الرحمن! اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے وہ آدمی کون سا تھا؟ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے پہلے تھوڑا تردد کیا لیکن پھر فرمایا: وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے علاوہ اور کون ہو سکتا ہے؟‘‘ اس حدیث کو امام دارمی اور امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٦٣/٥٥. عَنْ قُدَامَةَ ابْنِ مَظْعُوْنٍ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ أَدْرَکَ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُوْنٍ وَ هُوَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَ عُثْمَانُ عَلَى رَاحِلَتِهِ عَلَى ثَنِيَّةِ الْأَثَايَةِ مِنَ الْعَرْجِ، فَضَغَطَتْ رَاحِلَتُهُ رَاحِلَةَ عُثْمَانَ وَ قَدْ مَضَتْ رَاحِلَةُ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أَمَامَ الرَّكْبِ فَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُوْنٍ: أَوْجَعْتَنِي يَا

٥٥: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٩/٣٨، الرقم: ٨٣٢١، و العسقلاني في فتح الباري، ٦/٦٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٧٢۔

غَلْقَ الْفِتْنَةِ، فَلَمَّا اسْتَهَلَّتِ الرَّوَاحِلُ دَنَا مِنْهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: يَغْفِرُ اللهُ أَبَا السَّائِبِ مَا هَذَا الإِسْمُ الَّذِي سَمَّيْتَنِيهِ؟ فَقَالَ: لَا وَاللهِ: مَا أَنَا الَّذِي سَمَّيْتُكَهُ سَمَّاكَهُ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم هَذَا هُوَأَمَامَ الرَّكْبِ يَقْدِمُ الْقَوْمَ مَرَرْتَ بِنَا يَوْماً وَ نَحْنُ جُلُوْسٌ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، فَقَالَ هَذَا غَلْقُ الْفِتْنَةِ. وَ أَشَارَ بِيَدِهِ لَا يَزَالُ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَ الْفِتْنَةِ بَابٌ شَدِيْدُ الْغَلْقِ مَا عَاشَ هَذَا بَيْنَ ظَهْرَانِيْكُمْ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت قدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو اس حال میں دیکھا کہ وہ اپنی سواری پر سوار تھے اور عرج کے علاقہ میں مقام اثایہ کی وادی میں چل رہے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سواری نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی سواری کو دھکا دیا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواری قافلہ کے آگے چل رہی تھی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: اے فتنوں کو روکنے والے تو نے مجھے تکلیف دی ہے۔ جب سواریاں رکیں تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قریب گئے اور کہا اے ابو سائب! اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمائے یہ کون سا نام ہے جو تو نے مجھے دیا ہے؟ انہوں نے کہا: ایسا نہیں خدا کی قسم! میں وہ نہیں ہوں جس نے تمہیں یہ نام دیا ہے بلکہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمہیں یہ نام دیا ہے جو کہ آج اس لشکر کی قیادت فرما رہے ہیں۔ ایک دن آپ ہمارے پاس سے گزرے۔ ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ شخص یعنی عمر (دین اور امت کے خلاف اٹھنے والے) فتنوں کو روکنے والا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف اشارہ بھی کیا اور فرمایا: یہ تمہارے اور فتنوں کے درمیان ایک سختی سے بند کیا ہوا دروازہ ہے جب تک یہ تمہارے درمیان زندہ ہے (فتنہ تمہارے اندر داخل نہیں ہو سکے گا)۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٦٤/٥٦. عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ لَقِيَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَأَخَذَ بِيَدِهِ فَغَمَزَهَا، وَ كَانَ عُمَرُ رَجُلًا شَدِيْدًا فَقَالَ: أَرْسِلْ يَدِي يَا قُفْلَ الْفِتْنَةِ. فَقَالَ عُمَرُ: وَمَا قُفْلُ الْفِتْنَةِ؟ قَالَ: جِئْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم ذَاتَ يَوْمٍ، وَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم جَالِسٌ، وَ قَدِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ، فَجَلَسْتُ فِي آخِرِهِمْ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم: لَا تُصِيْبُكُمْ فِتْنَةٌ مَا دَامَ هَذَا فِيْكُمْ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ملے پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کا ہاتھ پکڑ کر ہلایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بہت مضبوط آدمی تھے تو حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ’’قفل الفتنة‘‘ (فتنوں کو روکنے والے دروازے کا تالا) میرا ہاتھ چھوڑیئے۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا یہ قفل الفتنة کیا ہے؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: ایک دن میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما تھے اور لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اردگرد جمع تھے۔ پس میں ان کے پیچھے بیٹھ گیا تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہیں اس وقت تک فتنہ نہیں پہنچ سکتا جب تک یہ (عمر) تم میں موجود ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٦٥/٥٧. عَنْ عُمَيْرِ بْنِ رَبِيْعَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَرْسَلَ إِلَى كَعْبِ الْأَحْبَارِ فَقَالَ: يَا كَعْبُ، كَيْفَ تَجِدُ نَعْتِي؟ قَالَ: أَجِدُ نَعْتَكَ قَرْنًا

٥٦: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٢/٢٦٨، الرقم: ١٩٤٥، والعسقلاني في فتح الباري، ٦/٦٠٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٧٣.

٥٧: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١/٨٤، الرقم: ١٢٠، والشيباني في الآحاد والمثاني، ١/١٢٦، الرقم: ١٣٣، وأبونعيم في حلية الأولياء، ٦/٢٥، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٦٥.

مِنْ حَدِيْدٍ، قَالَ: وَمَا قَرْنٌ مِنْ حَدِيْدٍ؟ قَالَ: أَمِيْرٌ سَدِيْدٌ، لَا يَأْخُذُهُ فِي اللهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ، قَالَ: ثُمَّ مَه؟ قَالَ: ثُمَّ يَكُوْنُ مِنْ بَعْدِکَ خَلِيْفَةٌ تَقْتُلُهُ فِئَةٌ ظَالِمَةٌ، قَالَ: ثُمَّ مَهْ؟، قَالَ: ثُمَّ يَكُوْنُ الْبَلَاءُ! رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عمیر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا اور ان سے دریافت فرمایا: اے کعب! تم (تورات میں) ہماری تعریف کو کیسے پاتے ہو انہوں نے کہا میں (تورات میں) آپ رضی اللہ عنہ کی تعریف کو لوہے کے ایک سینگ کی طرح پاتا ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اور وہ لوہے کا سینگ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا صائب الرائے امیر، جو اللہ کی راہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈرے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر اس کے بعد کیا ہوگا؟ انہوں نے کہا پھر اس کے بعد ایک ایسا خلیفہ ہوگا جس کو ایک ظالم گروہ قتل کرے گا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے بعد کیا ہوگا؟ انہوں نے کہا: پھر اس کے بعد آزمائش ہوگی۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٦٦/٥٨. عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: قَالَ لِي جِبْرِيْلُ عليه السلام لِيَبْکِ الإِسْلَامُ عَلَى مَوْتِ عُمَرَ رضي الله عنه. رَوَاهُ أَبُوْنُعَيْمٍ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے جبرائیل علیہ السلام نے بتایا ہے کہ اسلام عمر کی موت پر روئے گا۔‘‘

اس حدیث کو امام ابونعیم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٥٨: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ١٧٥/٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٦٧/١، الرقم: ٦١، و الديلمي في مسند الفردوس، ١٨٩/٣، الرقم: ٤٥٢٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٧٤/٩۔